صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 19 ستمبر 2011ء بمطابق 20 شوال 1432 ہجری شام چھ بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَٱسۡتَقِمۡ كَمَآ أُمِرۡتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡاْ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌ O وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ O وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفً۬ا مِّنَ ٱلَّيۡلِ ۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَـٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ O وَٱصۡبِرۡ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بی بی! 'کوئسچنز آور' کے بعد۔ کوئسچنز بس دا یو خو دی دومرہ نہ دی اور یہ تمام پارلیمانی پارٹی کے مشران سے گزارش ہے کہ آج جو اتنا لیٹ سیشن رکھا ہے تو بھی بڑی Thin حاضری ہے، یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے حاضری کم ہے، ہماری حاضری ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہ نہ ادھر دیکھو نا، یہ حکومت کے علاوہ بھی دیکھو، نہ نہ اس طرف بھی دیکھو، یہ حالت بھی دیکھو، وہ بھی دیکھو، یہ بھی دیکھو، سب دیکھو، برا حال ہے۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔ آپ بھی ساری پارٹی سے ایک ہی بندے آئے ہیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب! Responsibility گورنمنٹ باندے ځکہ زیاتہ راځی چہ هغوی اجلاس راغوښتے دے۔

جناب سپیکر: دا ټولو باندے ده جی چہ کوم د دے ایوان حلف واخلی هغه ټولو باندے ده۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: اجلاس هغوی راغوښتے دے، پکار ده چہ هغوی د خپل تعداد پوره کړی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ بابک ایسا نہ ہو کہ چلیں جائیں کیونکہ یہ-----

جناب سپیکر: نہیں چلیں گے، نہیں چلیں گے، نہیں جائیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دے دیں تو۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں آ جائیں نا، اس پہ سوال ہے، آج اس کا سوال ہے۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

* 5 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر خوراک از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا محکمہ گزشتہ تین سالوں سے مقامی طور پر زمینداروں سے گندم خرید رہا ہے؛

(ب) ضلع ڈی آئی خان میں بھی مقامی طور پر زمینداروں سے گندم خریدی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مقامی طور پر گندم کی خریداری سے حکومت اور مقامی زمینداروں کو کیا فائدہ ہو رہا ہے، نیز خریداری اور ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) محکمہ کی طرف سے اس ضمن میں مقررہ کردہ سیل پوائنٹس اور ان کی کارکردگی کی مکمل تفصیل بمعہ بقایاجات اگر ہوں تو فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں، درست ہے کہ محکمہ خوراک، صوبہ خیبر پختونخوا گزشتہ تین سالوں سے صوبے کے مختلف اضلاع میں گندم کی خریداری کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ڈی آئی خان میں مقامی زمینداروں اور دیگر لوگوں سے گندم خریدی گئی ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)

(ج) (i) مقامی طور پر گندم کی خریداری سے ایک طرف حکومت کو ٹرانسپورٹیشن اور اتفاقیہ اخراجات کی مد میں کروڑوں روپوں کی بچت ہوتی ہے جبکہ زمینداروں کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قیمت پر گندم کی قیمت ادا کی جاتی ہے جو زمینداروں کے مفاد میں ہوتی ہے۔ زمینداروں کو بروقت ادائیگی سے ان میں زیادہ گندم اگانے کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے جس سے ملک گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہوتا ہے اور اس وجہ سے بیرونی ممالک سے گندم کی درآمد پر جو اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں، اس کی بچت ہوتی ہے۔ گندم کی خرید اور قیمت کی ادائیگی کا طریقہ کار یوں ہے کہ ہر ضلع میں گندم کی خریداری کیلئے متعلقہ ڈی ایف سی کی سربراہی میں نگران کمیٹیاں قائم ہیں جن کے ممبران میں DO(R&E) اور EDO محکمہ زراعت کے نمائندگان شامل ہیں۔ (کمیٹی کی تشکیل اور دائرہ کار سے متعلق محکمہ خوراک حکومت خیبر پختونخوا کے اعلامیہ بحوالہ No.SOF (Food Deptt)2-1/1892 dated 25th April 2011 ملاحظہ کیا گیا)۔ امسال خریداری مہم کی کامیابی کیلئے بینک آف خیبر اور فرسٹ ویمن بینک سے 9.5 ارب روپے کو بطور قرض حاصل کرنے کے بعد اضلاع کیلئے مقرر شدہ خریداری کے ہدف کی مناسبت سے متعلقہ اضلاع میں واقع ان بینکوں کی برانچوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ فروخت کنندگان کو باسہولت ادائیگی ہو سکے۔ خریداری مرکز پر گندم پہنچنے پر اس کا معیار پرکھا جاتا ہے اور خریداری کے قابل پائے جانے کے بعد حکومت کے مقرر کردہ فارم پر اس کا بل بنا کر ایک پرت گندم فروخت کنندہ کو دی جاتی ہے جو بینک کی مقررہ برانچ

پر لے جا کر مطلوبہ رقم حاصل کرتا ہے۔ مقررہ اوقات کار کے اندر بینک پر نہ پہنچنے کی صورت میں دوسرے دن اسے ادائیگی ہو جاتی ہے۔

(ii) صوبہ کے دوسرے اضلاع کی طرح ڈی آئی خان میں بھی صرف ایک ہی سنٹر یعنی غلہ گودام (PRC D.I.Khan) میں گندم کی خریداری کیجاتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ابھی تک محکمہ خوراک خیبر پختونخوا نے سارے صوبہ میں گندم کی جتنی بھی خریداری کی ہے، اس میں اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ گندم کے فروخت کنندہ کو بینک سے اس کی مطلوبہ رقم کی ادائیگی بروقت اور بلا تاخیر ہو۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! میں مشکور ہوں۔ سر، یہ سوال محکمہ خوراک سے متعلق ہے اور ابھی منسٹر صاحب سے میری اس پہ مختلف حوالوں سے ڈسکشن ہوئی ہے۔ میں سر ان کی توجہ چاہوں گا کہ جز (ب) میں میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہ جو ضلع ڈی آئی خان میں آپ نے مقامی زمینداروں سے گندم خریدی ہے تو اس کی تفصیلات وغیرہ؟ انہوں نے لکھا ہے کہ ڈی آئی خان سے بھی ہم نے تین سالوں میں زمینداروں اور دیگر لوگوں سے گندم خریدی ہے۔ تو پہلے تو سر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زمیندار تو زمیندار ہو گیا یہ 'دیگر' لوگ کون ہیں؟ نمبر ون۔ دوسری سر میری ان سے یہ گزارش ہے کہ جز (ب) کے (i) میں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کا طریقہ کار کیا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ فرسٹ ویمن بینک سے ہم ساڑھے نو ارب روپے لیتے ہیں جو کہ پھر Reimbursement کرتے ہیں جہاں سے ہم 'پرچیز' کرتے ہیں۔ سر، میں ان کی توجہ چاہوں گا کہ یہ آگے چل کر جو انہوں نے فگرز دیئے ہیں، ڈی آئی خان میں 2010ء میں جو 'پرچیز' ہوئی ہے، وہ تقریباً Eight billion کی ہوئی ہے اور 2011ء کی جو 'پرچیز' ہے، وہ بھی تقریباً چھیانوے کروڑ کی ہے۔ جو سر ٹیفکیٹ لکھا ہوا ہے، سر ٹیفکیٹ میں کہتے ہیں The above mentioned quantity has been purchased from the growers، یعنی صرف زمیندار، جبکہ جواب میں کہا جاتا ہے کہ زمیندار بھی ہیں اور دیگر لوگ بھی ہیں۔ ساتھ ہی سر میری ان سے یہ گزارش ہے کہ جو انہوں نے Annexure دیا ہے، اس میں جو PRC, D.I.Khan انہوں نے لکھا ہوا ہے، وہاں پہ کوئی پچاس ہزار میٹرک ٹن ہو گی اور جو انہوں نے لکھا ہے 2010-11 کا، لیکن یہاں پہ جب میں ان فگرز کو Calculate کرتا ہوں تو 42,745 میٹرک ٹن کی 'پرچیز 2010' ء میں ہے اور 2011ء میں 40,449، تو میری جناب منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ کافی ٹیکنیکل ایشوز ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک انہوں نے نیا Initiative لیا تھا، مارکیٹ سے گندم خریدتے تھے اور ان کا یہ خیال

ہے کہ ہم Incidental جو چار جز ہیں، ان کو بچا رہے ہیں۔ جہاں تک میں نے Workout کیا ہے، میری ان سے یہ گزارش ہے کہ آپ جو ساڑھے نو بلین کا قرضہ لیتے ہیں، اس پہ جو 'مارک اپ' ہے، وہ پھر آپ کہاں سے Meet out کرتے ہیں؟ تو اگر وہ آپ Meet out کرتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوا کہ کوئی As such saving نہیں ہو رہی اور جو 'کوالٹی' تھی جو پاسکو Ensure کرتا تھا، میرے خیال میں وہ بھی نہیں رہی بلکہ اور اس میں ایسے ذرائع آ رہے ہیں، تو اگر مناسب سمجھیں تو آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں، میں مشکور ہوں گا۔

<u>حافظ اختر علی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حافظ اختر علی صاحب فرسٹ۔ جی سپلیمنٹری سوال، سپلیمنٹری سوال۔

<u>حافظ اختر علی:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د منسټر صاحب نه جی زما سوال دا دے چه دوی وائی چه مونږه د ټرانسپورټیشن د اخراجاتو نه د بچت د پاره مقامی طور باندے خریداری کوؤ، نو په ضلع بونیر کښے جی دوه ځایونه دی، یو مسکی کور دے او یو جووړ سالار زئی دے چه ډیر شومره موزوں ځائے دے نو هغه جووړ سالار زئی دے، د هغے وجه دا ده چه یو خو هلته کښے چه کوم متعلقه ایم این ایز، ایم پی ایز دی نو اکثریتی رائے په هغے حق کښے ده۔ دویمه په هغے کښے دا ده چه هغه سائیټ چه دے نو ډی ایف سی هغه موزوں قرار کړے دے، نو یو لرے ځائے چه هغه مسکی کور دے، د فرد واحد د مفاداتو د پاره ولے لرے اوړی؟ او هغه اخراجات په هغے باندے مزید سیوا راولی۔ که منسټر صاحب دا وضاحت اوکړی۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی نور سحر بی بی۔خو بونیر کښے دومره ډیر غنم وی چه تاسو خرخوئ هم پکښے۔

<u>حافظ اختر علی:</u> او جی، هلته کښے اوس ګودام جوړیږی لګیا دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ښه ښه، دا خو ښه خبره ده۔ جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں نے منسٹر صاحب سے کوئسچن کرنا ہے کہ انکو ڈی ایف سی نے خالی بوریاں دی تھیں گندم کیلئے؟ اگر دی تھیں تو کتنی بوریاں انکو ملی ہیں اور کتنی گندم کا انہوں نے ٹینڈر کیا ہوا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Food.

وزیر خوراک: شکریہ، جناب سپیکر۔ جو ایشو اٹھایا ہے اسرار اللہ خان صاحب نے، یہ بڑی اہم بات ہے اور وہ بہت گہری نظر رکھتے ہیں ان سارے ایشوز پہ، اصل میں اس طرح تھا جی، میں تھوڑا سا Background بتادوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ آپ اسے کمیٹی کو ریفر کریں لیکن میں تھوڑا سا اس کا Background آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ Basically آپ نے دیکھا جب پچھلی Regime تھی تو سلیمان شاہ صاحب جب ایڈوائزر تھے تو گندم کی قیمت پانچ سو روپے رکھی گئی تھی تو جب گندم کی قیمت پانچ سال تک پانچ سو روپے رہی تو ملک میں زمیندار نے گندم اگانا چھوڑ دی۔ جب یہ پولیٹیکل گورنمنٹ آئی تو اس نے اس میں سب سے پہلے سو روپے کا اضافہ کیا پرائم منسٹر صاحب نے، اور گندم کی قیمت پانچ سو سے چھ سو پچاس کر دی گئی اور آپ کو یاد ہوگا جناب سپیکر، کہ جب Caretaker government تھی تو یہاں پہ نو لاکھ پچاس ہزار ٹن گندم ملک سے باہر سے لانا پڑی جو تیرہ سو روپے من کے حساب سے گوادر پہ پہنچتی تھی۔ اس کے بعد کرایہ دیا جاتا تھا، اس کو یہاں پہنچانے کا، چھبیس سو روپے ٹن اور ساڑھے سات سو میں ہم اسے بیچتے تھے اس صوبے کے اندر، تو وہ سارے پیسے جو ہیں وہ اسی Incidental سے دیئے جاتے تھے۔ پھر بعد میں پرائم منسٹر صاحب نے چاروں صوبوں کے ایگریکلچر منسٹرز اور فوڈ منسٹرز بلائے اور گندم کی قیمت نو سو پچاس روپے فکس کی، جس کی وجہ سے جب گندم کی قیمت نو سو پچاس روپے فکسڈ ہوئی تو آپ کے ملک کے زمیندار نے دو سال کی گندم ایک سال میں آپ کو پیدا کر کے دی۔ اس سال بیس لاکھ ٹن گندم پہلے اجازت دی گئی جو آپ نے باہر دنیا کو بھیجی، پھر اس کے بعد جو اضافی گندم تھی، دس لاکھ ٹن مزید گندم باہر بھیجی گئی۔ جو ایشو اسرار اللہ خان صاحب نے اٹھایا کہ اس صوبے میں یہ رواج نہیں تھا کہ یہاں گندم کی Procurement ہو اور یہاں زمیندار سے خریدی جائے، آسان طریقہ ہوتا تھا کہ یہاں سے، پنجاب گورنمنٹ سے اور پاسکو سے خرید لی اور ان کے Incidental charges اور اس کا کرایہ ہم بھر دیتے تھے اس دوار ب میں سے، ہم نے دو سال پہلے Effort کی، پہلے سال صرف آٹھ ہزار ٹن ہم گندم Procure کر سکے، پھر اگلے سال کوشش کی، اس پہ Effort کی، اسے ایک لاکھ تک لے آئے۔ پھر تین لاکھ ہوئی، اس سال ہم نے چار لاکھ کا ٹارگٹ رکھا تھا جو ہم

Achieve نہیں کر سکے کہ چار لاکھ ٹن گندم ہم خرید سکتے زمیندار سے، کیونکہ یہ طے ہوا تھا فیڈرل گورنمنٹ میں کہ اس کو ایکسپورٹ کی اجازت اس وقت دی جائے گی جب صوبے اپنی ضرورت پوری کر لیں گے لیکن درمیان میں ان کو ایکسپورٹ کی اجازت مل گئی جس کی وجہ سے باقی جگہ پہ ہوا لیکن ہمیں اس میں، تو جو پچھلے سال ہم نے تین لاکھ ٹن گندم خریدی ہے، اس میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے جو ان کی اپنی Calculation ہے، اسکے مطابق ہم نے دو ارب روپے کی Saving کی ہے۔ اگر یہ ہم پنجاب گورنمنٹ سے خریدتے یا ہم پیسکو سے خریدتے تو اس میں یہ ہمیں اضافی، باقی جو آپ اس میں جو Nitty-gritty ہے، بالکل یہ اگر کمیٹی کو ریفر کیا جائے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس میں یہ چیز ہو۔ جو بات معزز ممبر صاحب نے کی بونیر کے گودام کے متعلق، ہمارے پاس اس وقت صوبے میں صرف تین لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے، گوداموں کی، سٹوریج کی، اور کم از کم تین مہینے کیلئے ایک Storage capacity ہمیں اس کو چھ لاکھ تک بڑھانا ہے۔ اگر کسی وقت وہ کرائسس آئے اور آپ نے دنیا سے، کسی جگہ سے منگوانی ہے تو کم از کم تین مہینے کا وہ سارا عرصہ لگتا ہے اس کیلئے، تو اس گورنمنٹ نے آ کر اس Capacity کو بڑھانے کیلئے مختلف اضلاع میں گودام قائم کرنا شروع کئے ہیں۔ اس میں بونیر ڈسٹرکٹ بھی ہے جس میں گودام نہیں تھا اور اس سال بن رہا ہے، اس کیلئے ایک جگہ خریدی گئی، پھر اس میں مختلف پولیٹیکل پرابلمز آ گئے، مختلف ایم پی ایز کے درمیان، میاں صاحب کو چیف منسٹر صاحب نے کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا کہ ان کو بٹھا کے ایک بات طے کی جائے تاکہ یہ ایک جگہ پہ ہو لیکن وہ چیز بعد میں، ایک Consensus جب نہ بن سکا، ڈیپارٹمنٹ نے وہی جگہ Mention کی تھی جو ابھی خریدی گئی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے وہی جگہ جو آج خریدی گئی ہے، وہی جگہ Mention کی تھی لیکن اس میں ابھی ہم نے دوبارہ چیف منسٹر کو سمری بھیجوادی ہے کہ اب دوسرا گودام، کیونکہ ہر ضلع میں ہم نے چھ سے سات گودام بنانے ہیں کہ دوسرے گودام کیلئے بھی ہمیں پیسے دے دیئے جائیں جو ابھی چیف منسٹر کے آفس گئی ہے، تو انشاء اللہ دوسری جگہ بھی ہم گودام بنا رہے ہیں، جدھر دوسری جگہ معزز ممبر کہہ رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بونیر میں؟

<u>وزیر خوراک:</u> بونیر میں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ Nitty-gritty طے کرنے کیلئے اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے تو میں سر ان کا مشکور ہوں کیونکہ اس میں Financial implications----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that

وہ تو انہوں نے Favour کی ہے نا کہ ان کو اعتراض نہیں ہے۔

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The'Ayes' have it; The Question is referred to the concerned Committee. Second Question.

وہ بھی اسرار اللہ خان! آپ کا ہے، یہ بھی یہی ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ سر اس سے Related ہے لیکن یہ سوال نمبر 39 تھا تو جواب نہیں آیا، آپ نے---

جناب سپیکر: یہ پھر جواب نہیں آیا میاں صاحب، اتنی سخت ڈائریکشنز کے بعد بھی جواب نہیں آیا ہے؟ اس پر تو Breach of Privilege کا نوٹس ایشو کیا جائے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں کیونکہ یہ تین ایشوز ایسے تھے کہ ایک دوسرے سے Related تھے، میں نے ان پہ تین مختلف طریقوں سے سوال بھیجے تھے، اگر یہ Agree کریں تو ہم بھیج دیتے ہیں، نہیں تو انتظار کر لیں گے، جیسے مناسب سمجھیں۔

محترمہ نور سحر: سر! میں نے جو کوسچن کیا تھا، اس کا جواب منسٹر صاحب نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو فریش کوسچن میں آرہا ہے، وہ تو فریش کوسچن آپ پوچھیں گی۔ نہیں۔

وزیر خوراک: سر! یہ اسرار خان کا جو دوسرا کوسچن ہے کیونکہ اس میں آدھا پارٹ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا تھا اور آدھا کام فنانس ڈیپارٹمنٹ کا تھا، وہ فنانس کو ریفر کیا گیا، اس وجہ سے اس کو واپس آنے میں ایک دن کی دیری ہوئی ہے۔ ہمیں اس پہ کوئی، یعنی کوئی چیز ایسی نہیں ہے، جسطرح مناسب سمجھتے ہیں، اگر اس کو بھی کمیٹی میں ڈسکس کرتے ہیں تو ڈسکس کریں۔

جناب سپیکر: شازی خان صاحب! یہ لکھا ہوا ہے، تیسرا دن ہے کہ نوٹس چیف سیکرٹری تک کو پہنچ چکا ہے میاں صاحب کی ڈائریکشنز پہ، پھر بھی اگر یہ لوگ جواب دینے میں ہچکچاتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! اس کیلئے اگلے سیشن کیلئے کہا تھا۔

جناب سپیکر: وہ تو چھوڑیں، وہ تو آپ کا مسئلہ نہیں ہے، اسمبلی کا مسئلہ ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ممبر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھی کمیٹی میں Club کر دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس چیز میں، ہاں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! میاں صاحب نے جو اس ضمن میں کہا تھا تو انہوں نے Next Session کی بات کی تھی۔ چونکہ کو سچنز جو ہیں، ابھی جہاں بھی دفتروں میں جائیں گے، ٹائم لگے گا، انہوں نے کہا تھا کہ Next Session میں انشاء اللہ کوئی کو سچین بھی باقی نہیں رہے گا اس لئے اس سیشن میں آپ سے معذرت خواہ ہیں، انشاء اللہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: Next Session تو اگلے سال آئے گا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): انشاء اللہ جلد آئے گا۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی تو ہم نے، میاں صاحب نے تہیہ کیا ہے کہ Hundred days پورے کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ تو نہیں، نہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے، انشاء اللہ یہ سیشن ختم ہو گا، پھر سیشن آئے گا انشاء اللہ۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب بات کو ٹالنے کی کوشش نہ کریں، جو آنریبل منسٹر صاحب نے کہا ہے، اس پہ عمل کیا جائے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بالکل میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میاں صاحب نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری کیبنٹ کے سب سے اہم ترین رکن ہیں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میاں صاحب نے Next Session کا کہا تھا اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں Next Session نہیں، وہ اسی کے متعلق تھا۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ اتنی سختی نہ کریں۔

جناب سپیکر: میں نہیں کر رہا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ اتنی سختی نہ کریں، انشاء اللہ اگلی دفعہ پورے کوئسچنز آئیں گے اور میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: Next Session کی بات نہیں ہے، اسی میں یہ 'کرنٹ' ابھی چھ چھ مہینے اور دو دو سال کوئسچنز۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! مختلف محکموں کے کوئسچنز ہوتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے، اس کیلئے پھر جواب بھی اسی طریقے سے لانا پڑتا ہے اور میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرونگا، انشاء اللہ Next Session میں آپ کے سارے کوئسچنوں کے جواب آجائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، Next نہیں جی، نہیں This is wastage، اتنا بڑا خرچہ اسمبلی پہ ہو رہا ہے اور Next Session کیلئے انتظار نہیں کرنا ہے۔ یا تو آپ بھی Voluntarily سارے خرچے چھوڑ دیں تو پھر ٹھیک ہے Next Session میں آپ مفت میں۔۔۔۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! معزز رکن یہی کہہ رہے ہیں کہ اس کو بھی کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان! سیکنڈ۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، منسٹر Agree کر رہے ہیں کہ اس کو بھی کمیٹی کو ریفر کر دیں، ان کو اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! آپ کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی یہ سارے کوئسچنز بس ایسے ہی کر لوں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ Related ہیں، یہ تو کر سکتے ہیں نا۔

جناب سپیکر: جس کا جواب ہی نہیں آیا ہے تو کیا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ صوبے کا ایشو ہے، اگر آپ اس کو دیکھیں۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ایک منٹ شاہ حسین صاحب۔اس میں سر، اگر آپ دیکھیں، میں Basically یہ Prove کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: This is kept pending. Next Question, Israrullah Khan.

* 40 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ خوراک نے صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کیلئے مختلف اضلاع کو اہداف دیئے ہیں;

(ب) گندم کی خریداری کا یہ عمل پچھلے چند سالوں سے جاری ہے، حالانکہ ماضی میں اسکی مثال نہیں ملتی;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مختلف اضلاع کے اہداف اور حصول شدہ اہداف کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) ماضی میں خریداری کس طریقہ کار کے تحت کی جاتی تھی، نیز موجودہ طریقہ کار سے کیا مثبت اثرات سامنے آئے ہیں جس سے سرکاری خزانہ کو ریلیف ملا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک صوبہ خیبر پختونخوا نے صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کیلئے مختلف اضلاع کو اہداف دیئے ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ خریداری کا یہ عمل گزشتہ تین سالوں سے جاری ہے حالانکہ ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی، اس سے قبل بہت تھوڑی مقدار میں گندم خریدی گئی ہے۔

(ج) (i) مختلف اضلاع کے اہداف اور حاصل شدہ اہداف کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) ماضی اور موجودہ وقت میں گندم کی خریداری کے طریقہ کار میں یہ فرق ہے کہ گزشتہ سالوں میں جب محکمہ خوراک گندم کی مقامی خریداری نہیں کرتا تھا تو اسے پیسکو پنجاب کے (Incidental) اخراجات اور پنجاب سے صوبہ خیبر پختونخوا تک ترسیل اور بار برداری کے اخراجات بھی ادا کرنا پڑتے تھے جبکہ گزشتہ دو سالوں سے محکمہ مقامی طور پر جتنا بھی ممکن ہو گندم کی خریداری کرتا ہے جس کی وجہ سے صوبائی خزانہ کو مندرجہ بالا اخراجات کی مد میں بہت بڑی بچت ہوئی ہے۔ مقامی طور پر گندم خریدنے کے بعد بھی جو ضرورت باقی رہ جاتی ہے تو محکمہ وہ گندم پنجاب سے خریدتا ہے۔

مقامی طور پر گندم کی خریداری کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مقامی طور پر گندم کی خریداری سے حکومت کو ترسیل / بار برداری اور اتفاقیہ اخراجات کی مد میں کروڑوں روپوں کی بچت ہوئی ہے۔ امسال تاحال گندم کی خریداری مہم جاری ہے اور اس مد میں پہنچنے

والے مکمل مالی فائدے کا تخمینہ مہم کے اختتام پذیر ہونے پر لگایا جا سکے گا۔ تاہم گزشتہ سال محکمہ خوراک نے تین لاکھ ٹن گندم کی مقامی طور پر خریداری کی اور بار برداری اور متفرق اخراجات کی مد میں 2623 ملین روپے کی بچت ہوئی جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2۔ مقامی زمینداروں کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اہداف قیمت خرید پر گندم کی قیمت ادا کی گئی جو زمیندار کے مفاد میں ہے اور زمیندار کو بروقت ادائیگی سے ان میں زیادہ گندم اگانے کا جذبہ پیدا ہوا۔

3۔ ملک گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہوا اور اسی وجہ سے بیرونی ممالک کی درآمد پر جو اربوں روپے خرچ ہوتے تھے، اس کی بچت ہوئی۔

گندم کی خریداری اور قیمت کی ادائیگی کا طریقہ کار یوں ہے کہ ہر ضلع میں گندم کی خریداری کیلئے متعلقہ ڈی ایف سی کی سربراہی میں نگران کمیٹیاں قائم ہیں جن کے ممبران DO(R&E) اور EDO محکمہ زراعت کے نمائندہ گان شامل ہیں۔ (کمیٹی کی تشکیل اور دائرہ کار سے متعلق محکمہ خوراک حکومت خیبر پختونخوا کے اعلامیہ بحوالہ No.SOF (Food Deptt)2-1/1892 dated 25th April 2011 ملاحظہ کیا گیا)۔ امسال خریداری مہم کی کامیابی کیلئے بینک آف خیبر اور فرسٹ ویمن بینک سے 9,500 ارب روپے بطور قرض حاصل کرنے کے بعد اضلاع کیلئے مقرر شدہ خریداری کے ہدف کی مناسبت سے متعلقہ اضلاع میں واقع ان بینکوں کی برانچوں میں رقم تقسیم کی گئی تاکہ فروخت کنندہ گان کو باسہولت ادائیگی ہو سکے۔ خریداری مرکز پر گندم پہنچنے پر اس کا معیار پرکھا جاتا ہے اور خریداری کے قابل پائے جانے کے بعد حکومت کے مقرر کردہ فارم پر اس کا بل بنا کر ایک پرت گندم فروخت کنندہ کو دی جاتی ہے جو بینک کی مقررہ برانچ پر لے جا کر مطلوبہ رقم حاصل کرتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ابھی تک محکمہ خوراک خیبر پختونخوا نے سارے صوبہ میں گندم کی جتنی بھی خریداری کی ہے، اس میں اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ گندم کے فروخت کنندہ کو بینک سے اس کی مطلوبہ رقم کی ادائیگی بروقت اور بلا تاخیر ہو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں بھی اگر آپ دیکھیں یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہے۔ میری سر گزارش یہ ہے کہ یہ جو ایشو ہے، پورے صوبے کا ہے، جب ہم ان کو ایک Amount sanction کر کے دیتے ہیں سر اور جو وہ اپنے لئے ایک ٹارگٹ Set کر لیتے ہیں جیسے کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ تین لاکھ Last year ہم نے Achieve کر لیا تھا، اس سال انہوں نے چار لاکھ رکھا تھا لیکن وہ انہوں نے ابھی تک Achieve نہیں کیا۔ میری سر گزارش یہ ہے کہ یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے میں

لایاہوں کہ کتنا آپ کا ایریاء ہے جس پہ آپ گندم اگاتے ہیں اور یہ سر جس ڈسٹرکٹ کا ہے، اس میں ڈی آئی خان کا جو رقبہ ہے، ڈی آئی خان کا 75 Maximum سے 80 ہزار میٹرک ٹن تک جتنا آپ کا Produce ہے لیکن یہاں پہ ان کے جو فگرز ہیں سر، وہ ایک لاکھ آٹھ ہزار ہیں، یہ 2011 کے جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی وہ بتا رہے ہیں کہ اس دفعہ کافی بچت ہوئی ہے، کروڑوں میں بچت ہوئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں یہ نہیں کہہ رہا، اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ایک اچھی چیز ہوگی، اسرار اللہ خان صاحب اس پہ Appreciate۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ گندم جب آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ توجہ دیں، جواب دینا پڑیگا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب جب آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ کو بہت بڑی بچت ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ چیز نہیں ہے نا، سر آپ یہ دیکھیں کہ میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ آپ کے ٹارگٹس کیا ہیں؟ سر، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ آپ کا ایک Data رکھتا ہے کہ کون کونسی Crop کا Cropping pattern تھا، یہ تو نہیں ہو سکتا ناجی کہ آپ کا Produce اسی ہزار ہو اور آپ نے ایک لاکھ رکھا ہو تو ایک لاکھ چونکہ ڈی آئی خان کے ساتھ بھکر Adjacent ہے، یہ 20 ہزار وہاں سے لاتے ہیں، یہ جب وہاں سے لاتے ہیں تو سر وہاں پہ ریٹ اس کا 1800 ہے، آتے ہی جیسے ہی آدھے گھنٹے کے بعد آپ آئیں وہ 2400 کا بن جاتا ہے، میری سر گزارش یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اتنا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ ان دیگر لوگوں میں آرہے ہیں نا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، جیسے وہ ہے کہ زمیندار اور دیگر لوگ، تو دیگر لوگ تو یہی ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آڑھتی، آڑھتی ہیں جو Third person ہوتے ہیں، یہی ہوتے ہیں جی منسٹر صاحب؟ جواب دیدیں، آدھا جواب تو میں نے آپ کیلئے دیا ہے لیکن انکی تسلی نہیں ہو رہی ہے۔

وزیر خوراک: سر، اس طرح ہے کہ اسرار خان کا یہ کوئسچن وہی کوئسچن ہے جو اس سے پہلے انہوں نے کیا ہے، بس اس میں کوئی اتنا بڑا فرق نہیں ہے، میں نے جس طرح کہا ہے جی کہ اب جس طرح پورے صوبے کی جو ضرورت ہے، اس میں دس لاکھ ٹن ہم گندم پیدا کرتے ہیں اور تیس لاکھ ٹن کا شارٹ فال

ہے۔ جو تیس لاکھ ٹن کا شارٹ فال ہے، اس کو پورا کرنے کیلئے شاید یہ سارے وسائل بھی ہمیں دیں تو وہ تو Through open trade آتی ہے اس صوبے میں، کہ جس طرح ٹماٹر پاکستان میں ہر کوئی خرید سکتا ہے، آپ کیلا ہر جگہ سے خرید سکتے ہیں، اسی طرح آپ گندم بھی خرید سکتے ہیں، یہی ہماری Plea رہی ہے۔ جب بھی پنجاب گورنمنٹ نے Ban کیا ہے تو یہی ہماری Plea رہی ہے تو کوئی بھکر سے لاتا ہے، کوئی ڈی آئی خان سے لاتا ہے، کوئی لاہور سے لاتا ہے، میرے گودام میں Unload کر کے مجھے 950 روپے میں دیتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Same price پہ؟

وزیر خوراک: تو Same price پہ، مجھے اگر وہ پرائس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرائس میں کوئی Difference نہیں ہوتا؟

وزیر خوراک: تو مجھے اگر وہ باہر سے لاکر Unload کر کے دیتا ہے تو باقی ان کا کونسچن جو ہے وہ وہی کونسچن ہے جو پچھلا تھا، میں نے جس طرح کہا کہ اگر وہ کمیٹی میں اس چیز کو Thrash out کرنا چاہتے ہیں Why not، وہ کریں اس چیز کو۔

جناب سپیکر: یہ بھی اسی میں ہے، اگر کوئی وہ ہو، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ Same price میں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ State sponsored smuggling تو نہیں ہو سکتی نا، سر آپ کو پراونشل گورنمنٹ ایک رقم دیتی ہے، یہ پیسے آپ کے تو نہیں ہیں، آپ کو جو پراونشل گورنمنٹ دیتی ہے، دو بلین روپے دیتی ہے، ٹھیک ہے وہ اس وجہ سے دیتی ہے کہ جو MANFAL کے آپ کے ریٹس ہیں، آپ کو Controlled rate پہ فلور ملوں کو دینا ہوگا۔ اگر اس رقم کو آپ Subsidy جو یہاں سے آپ دو بلین دیتے ہیں اور آپ ساڑھے نو ارب پہ جو اس کا 'مارک اپ' آتا ہے، اگر 14 percent سے 18 percent تک لے لیں تو سر Two billion تو آپ کے اس ہیڈ میں جا رہے ہیں، پھر آپ جو Saving کہہ رہے ہیں، Saving تو سر یہ ہوتی ہے کہ Re-imbursement ہو جائے فنانس کو کہ یہ پیسے ہم سے بچ گئے ہیں۔ اگر یہ ہم Presume کریں کہ اگر میں وہاں سے لیتا تو یہ دو بلین مجھے مہنگی پڑتی، سر یہ چیز نہیں ہے، میری یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب کی نیت اچھی ہو گی، انہوں نے گورنمنٹ کے مفاد میں سوچا ہو گا لیکن یہ ایشو اس طریقے سے نہیں چل رہا، بہتر یہی ہو گا کہ سر اگر اس کو بھی کمیٹی کو ریفر کر لیں کیونکہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! آخر پھر اس ہاؤس کا کیا اختیار رہ گیا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، کیوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب آپ کی ہر چیز ہم کمیٹی کو ریفر کریں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، آپ اس کی کیوں مخالفت کرتے ہیں؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر منسٹر Agree ہے، آپ کیوں کہتے ہیں کہ یہ نہ جائے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر، اسرار خان نے جو ایشو پہلے اٹھایا، یہ Same وہی بات ہے۔ یعنی اس کو کسچین کو کمیٹی کو ریفر کرنے کی Same وہی بات ہے اور دوسری بات جو انہوں نے کی کہ یہ سمگلنگ، تو ہمیشہ ہمارا پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ یہ پرابلم رہا ہے اور سمگلنگ کہتے ہیں کہ جب کوئی چیز انٹرنیشنل بارڈر کراس کر جائے۔ اگر پنجاب سے گندم یہاں آتی ہے یا یہاں سے کوئی فصل پنجاب کو جاتی ہے، جب بھی انہوں نے Ban لگایا ہم اسی ایشو پہ ہائی کورٹ گئے کہ یہ صوبوں کے درمیان جو ٹرانسفر ہے، یہ چیز سمگلنگ کے زمرے میں نہیں آتی اور اگر یہ چیز ایک دفعہ Establish ہو جائے تو پھر تو اس کے بعد آپ کا تیس لاکھ کا شارٹ فال ہے، پھر اس کے بعد تو سارا زمانہ آپ گندم کی قیمت بڑھاتا رہے یہ صوبہ اور اسی میں چلتا رہے، تو یہ کوسچین Same وہی بات ہے جو انہوں نے پہلے کی ہے، ایک بار جب یہ میں نے کہدیا کہ وہ اس کو کمیٹی میں حل کریں تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی، یہ وہی کوسچین ہے جو اس سے پہلے ہوا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ کوسچنز ایک جیسے نہیں ہیں، جب اسمبلی نے ایک کو 39 نمبر دیا ہے، ایک کو 40 دیا ہے، ایک کو 5 نمبر دیا ہے، سر یہ کیا بات ہوئی کہ یہ Same Question ہے؟ میں کہہ رہا ہوں، ایک میں میں نے صرف 'مارک اپ' کا پوچھا ہے، یہ پوچھا ہے کہ زمینداروں کو کیا فائدہ ہوا ہے؟ جو آپ نے مطلب ہے گزشتہ جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی تین سالوں سے لوکل مارکیٹ سے آپ 'پرچیز' کر رہے ہیں، میں تو سر صرف یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ پالیسی جو ہے، Policy in good faith ہو گی لیکن اس کی Implementation میں مشکلات پیش آ رہی ہیں، اگر وہ پیش آ رہی ہیں تو مہربانی کر کے اس کو بھی ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خوراک: سر، جس طرح میں نے آپ کو پہلے کہا کہ جب یہ کام شروع کیا گیا، یہ اس صوبے میں بالکل نیا کام تھا، آٹھ ہزار سے ہم نے شروع کیا، آج اسے چار لاکھ پہ لے گئے۔

جناب سپیکر: چار لاکھ تک پہنچ گئی؟

وزیر خوراک: اور یہ جو بچت ہے-----

جناب سپیکر: چار لاکھ 'پرچیز' ہوئی ہے، گورنمنٹ نے کی ہے؟

وزیر خوراک: اور جو آپ لوکل خریداری کرتے ہیں، میں نے جسطرح کہا ناجی کہ انہوں نے کہا کہ بھکر سے آتی ہے یا لاہور سے آتی ہے، مجھے میرے گودام میں Unload کر کے 950 میں دیتا ہے آدمی، تو میں پنجاب گورنمنٹ کو، پیسکو کو کیوں Incidental charges بھروں، میں اس کو کیوں کرائے کے پیسے بھروں؟ تو یہ جو کوئسچن ہے، اس کوئسچن میں جو کچھ پوچھا ہے، یہی باتیں انہوں نے اس پہلے پوچھی ہیں اور میں نے ان کو کہدیا ہے، General policy اس بات کیلئے تھی کہ زمیندار سے گندم خریدی جائے اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا خرچہ کم سے کم کیا جائے، یہ پالیسی اس لئے تھی، اگر اس میں کسی جگہ آپ سمجھتے ہیں کہ تھوڑی بہت مشکلات ہیں یا راہداری میں کوئی آپ-----

جناب سپیکر: ان کا خالی-----

وزیر خوراک: یا اس بارے میں کوئی آپ ہمیں نیا مشورہ کمیٹی میں دینا چاہتے ہیں تو وہ کوئسچن میں نے ریفر کروا دیا ہے کمیٹی کو، لیکن اس طرح کی Same وہی بات دوبارہ پوچھی گئی ہے سر، اس میں۔

جناب سپیکر: بس ایک 'پروسیجر' ہے، 'پروسیجر' بنالیں کمیٹی میں، ویسے بھی ایک کوئسچن گیا ہے نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب، یہ علیحدہ کوئسچن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کل آپ اس کو لے آئیں، میں یہ Prove کرتا ہوں کہ State sponsored smuggling ہو رہی ہے، یہ سر کیا بات ہوئی کہ میں مارکیٹ سے لونگا پھر یہ Procurement کے رولز کہاں گئے؟ پھر کل کو سی اینڈ ڈبلیو بیٹھ جائے، وہ کہے کہ میں مارکیٹ سے اپنے-----

جناب سپیکر: بس آپ Written notice دے دیں مجھے، Written notice دیدیں جی۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر یو پاتے شو، سر۔

جناب سپیکر: محترمہ مہر سلطانہ بی بی، محترمہ مہر----

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی تا سو، نہ دوسری بات ہے یا اس کوئسچنز آور سے ہے؟

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جی میرا ضمنی سوال ہے۔
جناب سپیکر: وہ تو نوٹس آ گیا ہے، اس پر پھر ڈیٹیل بات ہو گی نا، نوٹس ان کا آ گیا ہے، اب اس پر مزید اسی دن بحث ہو گی جب وہ Put ہو گا۔ جی مہر سلطانہ بی بی۔
محترمہ مہر سلطانہ: شکریہ سر، کوئسچن نمبر 54۔
جناب سپیکر: جی۔
* 54 _ محترمہ مہر سلطانہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے گاؤں لتمبر میں صرف ایک گرلز سکول ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں طالبات کی تعداد زیادہ ہونے کے باوجود اساتذہ کی تعداد کم ہے؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں میں زنانہ تعلیم سو فیصد ہے؛
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ گاؤں میں نیا گرلز ہائی یا مڈل سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مذکورہ گرلز ہائی سکول پر طالبات کا بوجھ کم ہو سکے؟
جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔
(ب) مذکورہ سکول میں طالبات کی تعداد 739 ہے اور اساتذہ کی تعداد 16 ہے۔ امید ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے نئے ایس ای ٹی اساتذہ کی آسامیاں پر ہونے کے بعد صورتحال میں بہتری کی توقع ہے۔
(ج) جی نہیں، مذکورہ گاؤں میں زنانہ تعلیم سو فیصد نہیں ہے۔ البتہ مذکورہ گاؤں کی زنانہ شرح خواندگی دوسرے گاؤں کے مقابلے میں نسبتاً بہتر ہے۔ اس وقت ضلع کرک میں زنانہ تعلیم کی شرح تقریباً 33 فیصد ہے۔
(د) مروجہ Planning Criteria کی روشنی میں حکومت مذکورہ گاؤں میں نیا گرلز ہائی یا مڈل سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر مذکورہ سکول کے ساتھ ملحقہ زمین مفت دلوانے کا بندوبست ہو سکے تو نئے کمروں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
Mr. Speaker: Any supplementary?
محترمہ مہر سلطانہ: جی سر۔ سر، یہ اس کے کوئسچن میں جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ سکول میں طالبات کی تعداد 739 ہے اور اساتذہ 16 ہیں، امید ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے نئے ایس ای ٹی اساتذہ کی آسامیاں پر ہونے کے بعد صورتحال میں بہتری کی توقع ہے۔ سر ایک تو میرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ

تقرریاں کب تک ہونگی؟ کیونکہ یہ کوئسچن میں نے پچھلے سیشن میں کیا تھااور ابھی تک اس پہ کام نہیں ہوا تو سر وہاں کی بچیاں Suffer ہورہی ہیں، Already آپ کو تعداد انہوں نے بتادی ہے اور سر یہ جز (د) میں میرا کوئسچن یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر مذکورہ گاؤں میں سکول کا ارادہ رکھتے ہیں بنانے کا لیکن کہا گیا ہے کہ اگر مذکورہ سکول کے ساتھ ملحقہ زمین مفت دلوانے کا بندوبست ہوسکے تو نئے کمروں کا اضافہ کیا جاسکتا ہے اور اگر سر پھر مفت زمین کا بندوبست نہ ہوسکے تو کیا ڈیپارٹمنٹ وہاں پر سکول نہیں بنائے گا؟ اور سر lAready آپ کو بتادیا گیا ہے کہ وہاں پہ تعداد بچیوں کی زیادہ ہے اور سکول کی کمی ہے، ایک ہی گرلز سکول ہے سر۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for------

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، منسٹر صاحب سکولوں میں اضافے کی کوشش کررہے ہیں لیکن یہ ہے کہ پرائمری سکول کیلئے بھی چالیس بچوں پر ایک ٹیچر دیا جاتا ہے اور یہاں ہائی سکول میں اس کے لحاظ سے 640 بچوں کیلئے ایک ٹیچر ہے اور یہ 740 بن گئے ہیں ایک سو طلباء زائد ہیں تو یہ کیسے ان کو Manage کرسکتے ہیں، یہ ٹیچر کیسے انہیں پڑھا سکتے ہیں؟ ایک اور دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے ایک پالیسی بنائی ہے، رجسٹریشن کی کہ چالیس بچوں پر ایک استاد، اگر چالیس پر پرائمری میں ایک استاد ہے، اگر ساٹھ ہونگے تو کیا کریں گے؟ وہ ایک ہی استاد پڑھائے گا، جب تک اسی (80) نہیں ہونگے، یہ دوسرا استاد نہیں دیں گے؟ اس کی بھی ذرا وضاحت کردیں۔ یہ ابھی تک سکولوں میں یہی چل رہا ہے کہ جس سکول میں چالیس پر ایک ٹیچر ملتا ہے پرائمری سکولوں میں اور اگر وہ ساٹھ ہوتے ہیں، وہ بیچارہ کیسے ساٹھ کو پڑھا سکے گا، ستر کو کیسے پڑھا سکے گا؟ اس کی بھی ذرا یہ وضاحت کردیں جی۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، دا زمونږ حلقے سره تعلق ساتی، 'لتمبر' دا یو مشهور کلے دے۔ Already feasibility د دے ډگری کالج پانچ چھ سال نه دا چلیږی چه دلته د ډگری کالج اوکړی او 740 طلباء دی هغلته کبنے، دومره گنجان دی او د دے سره بل کلے دے سور ډاگ ورته وائی چه هغے کبنے د سکول سخت ضرورت دے، تین سو وړوکی غریب دغسے د داخلے نه دے کال

پاتی دی نو زه د منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم لکه څرنګ چه مهر سلطانه بی بی ریکویسټ اوکړو چه آیا دوئ بل ورکول غواړی چه په هغے کښے دلته یو سکول اوکړی۔ زه Specially ریکویسټ کوم چه دا خلق جینکئ د تعلیم نه پاتے کیږی او 33 فیصد شرح چه دوئ لیکلے ده د لټمبر، دا 55 نه Above دی۔ مونږ ته پته ده جی چه هلته کښے بی بی کوئسچن دے چه آیا Are you from Latamber? چه دالټمبر په Female education کښے په ټاپ دے ډسټرکټ کرک کښے نه، زه دا وئیلے شم چه په جنوبی اضلاع کښے ټاپ دے نو دے سره ډیر لوئے زیاتے دے، د هغه ځائے جینکو سره چه هغلته کښے د هغوی دغه نشته، ځائے نشته چه هغوی ته داخلے ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی کوئسچن یہ ہے جی کہ میرے حلقے میں سائنس ٹیچر کی ہائی سکولوں میں غالباً نوے فیصد پوسٹیں خالی ہیں، پرنسپلز کی پوسٹیں ہیں، جس سے طلباء اور طالبات کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہونگا کہ کب تک وہ سائنس ٹیچر کی پوسٹیں پر کریں گے؟

جناب سپیکر: جی جی، آنریبل منسٹر، سردار بابک صاحب۔ سردار حسین بابک صاحب، منسٹر فار ایجوکیشن پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا کوم سوال چه مهر سلطانه بی بی راپورته کړے دے، مونږ خو کوشش کړے دے چه مونږ د هغے جواب هم ورکړے دے، بیا ملک قاسم صاحب هم ذکر اوکړو چه د هغے حلقے سره د دے تعلق دے او دا خو د خوشحالئ خبره ده چه سکول کښے دومره غټ تعداد دے او سوله هغے کښے ټیچرز دی او ما مخکښے په روان سیشن کښے وئیلی وو چه ایس ای ټیر چه کوم دی، انشاء الله په دے میاشت کښے مونږ ته پبلک سروس کمیشن خپل Recommendees رااولیږی نو هغے سره به هم په دے مسئله کښے په ټوله صوبه کښے اسانتیا راشی او بیا مونږ چه د زمکے دا خبره کړے ده نو زمونږ د حکومت پالیسی هم دا ده چه سکولونه چه مونږ جوړوؤ دا ستاسو په علم کښے هم ده چه زمکه مونږ ته

Donate شی نو په هغے باندے مونږ سکول جوړوؤ خو بیا هم دا چه کومه مسئله ده، حقیقت دا دے چه زمونږ کوشش بیا هم دا وی چه مونږ اضافی کمرے ورکوؤ۔ زه به انشاء الله کوشش کوم که مونږ اضافی کمرے ورکولے شوے یا د هغلته ممبران صاحبان هم دا کوآپریشن مونږ سره کولے شی که زمکه ملاؤ شی نو بیا هم مونږ دغسے کولے شو انشاء الله، ګنی د هغے باوجود هم مونږه دا کیس چه دے، دا به مونږه Process کړو چه دا مسئله په Priority باندے به مونږه حل کړو انشاء الله که خیر وی۔

<u>جناب سپیکر</u>: د هغے څه Cut date درکړو، دے پبلک سروس کمیشن چه کله به دے ټیچرز راکوی؟

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی 22 تاریخ ئے مونږ له راکړے وو، ما خو دلته ذکر هم کړے وو۔

<u>جناب سپیکر</u>: 22 تاریخ؟

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی 22 تاریخ ئے مونږ له راکړے وو، امید دے چه انشاء الله په هغے باندے به۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا 22 کنه، د دے میاشت؟

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: دا راروان 22 چه کوم دے، او جی بالکل۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا ښه خبره ده جی، یو لوئے Headache به خلاص شی، دا ښه Encouraging خبره ده۔ تھینک یو جی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: مهربانی جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر! وہ میری بات تو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، ٹیچرز نہیں ہیں تو ٹیچرز جب نہ ہوں تو کیسے کرینگے؟

(شور)

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب، ٹیچر۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> ہں جی؟

(شور، قطع کلامیاں)

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> 'ڈیفر' ہو جائے گا، نہیں ہو گا تو تب دوسرا ٹیچر ہو گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب یہ کہتے ہیں، ٹیچرز سٹوڈنٹس۔۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> پرائمری کیلئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پرائمری کیلئے؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> پرائمری میں سرگورنمنٹ نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ چالیس بچے ہونگے تو ایک ٹیچر، پہلے جو Sanctioned پوسٹیں تھیں، وہ ختم کر دیں کہ ایک سکول کیلئے چار سیٹیں ہیں یا دو سیٹیں ہیں یا تین ہیں، ختم۔ اب یہ ہے کہ جہاں چالیس بچے ہونگے تو ایک ٹیچر ہو گا اور اسی (80) ہونگے تو دوسرا ٹیچر ہو گا۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ ساٹھ اور ستر کیلئے انہوں نے کیا Criteria بنایا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں نے تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہی تھی لیکن اب چونکہ ایجوکیشن کا مسئلہ ہی چل رہا ہے، جناب سپیکر صاحب، یہاں پر ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کافی زیادہ کالجوں میں بعض کالج ایسے ہیں جہاں پر سٹاف بہت زیادہ ہے لیکن بعض کالجز اور سکولز ایسے ہیں کہ جہاں پر سٹاف بالکل نہیں ہے تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ منسٹر صاحب یہ ایک مہربانی کریں کہ جہاں پر زیادہ سٹاف ہے اور سٹوڈنٹس کم ہیں تو وہاں کے کالجوں سے اس سٹاف کو شفٹ کر کے ان کالجوں میں لے جائیں جہاں پہ سٹاف کم ہے اور بچے جو ہیں وہ زیادہ ہیں؟ کیونکہ اس طریقے سے تعلیمی لحاظ سے اس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بہت ضروری سوال ہے لیکن قاضی صاحب کدھر ہیں؟ اس کا جواب وہ دینگے، ابھی قاضی اسد لیکن پہلے سردار صاحب! یہ لودھی صاحب کو ایک منٹ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، اس کو میں پھر کسی کال اٹنشن پر لے آتی ہوں یا اس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں بہتر ہو گا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کسی اور موشن پر آ جائیں تو یہ بہتر ہے۔ جی سردار حسین بابک صاحب، دا څه وائی، ساتھ ستر والا ممکن ده؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب! ہماری کوشش ہے کہ جن جن سکولوں میں سٹاف کی کمی ہوتی ہے، وہاں پہ ہم انہی ڈسٹرکٹس میں Rationalization policy کو Apply کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب، میرے خیال میں ہمیں یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ ہمارے صوبے میں اور سارے ملک میں آبادی میں اضافے کا جو تناسب ہے، وہ میں کہہ سکتا ہوں کہ انتہائی افسوسناک حد تک زیادہ ہے اور آج تک کوئی ایک حکومت بھی اس قابل نہیں بنی کہ وہ آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے سکولز Provide کرے یا ہاسپٹلز Provide کرے یا انفراسٹرکچر Provide کرے، اس کے باوجود ہماری کوشش ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے ہم انشاء اللہ Rationalization policy کو Adopt کرتے ہوئے وہ Apply کرتے ہیں اور جو Needs ہوتی ہیں جو مسائل ہوتے ہیں، ان کو ہم Combat کرتے ہیں، ان کا حل نکالتے ہیں۔

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

* 55 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں گورنمنٹ مڈل سکول انغاپور قائم ہے جس میں طلباء زیر تعلیم ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں گریڈ 15 کا ٹیچر گریڈ 16 کی آسامی پر عرصہ چھ سالوں سے بحیثیت انچارج کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی آسامی پر مقررہ گریڈ کے آفیسر / ٹیچر کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سرتاج خان سی ٹی گریڈ 15 گورنمنٹ مڈل سکول انغاپور میں مورخہ 15-08-2008 سے بطور انچارج اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(ج) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ فی الوقت 2853 ایس ای ٹی اساتذہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کئے جارہے ہیں جن سے مذکورہ سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی آسامی پر مقررہ گریڈ کے آفیسرز / ٹیچرز تعینات کئے جائیں گے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ میرا کوئسچن یہ ہے، بابک صاحب تو خیر بیمار ہیں، میں کہتی ہوں کہ ان کو زیادہ تنگ نہیں کرنا چاہیئے لیکن تھوڑا بہت میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ تین سال سے ہمارے پاس انچارج موجود ہے اور ہیڈ ماسٹر کی جگہ انچارج موجود ہے اور پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک ہمیں اس کا متبادل نہیں دیا ہے، تو تین سال ہو گئے ہیں اور تین سالوں سے یہ جواب آرہا ہے کہ ہم پبلک سروس کمیشن سے، کیا انہوں نے اس کو Reminder بھیجا ہے یا اس کیلئے کوئی انتظام کیا ہے یا یہ اسی طرح ہی چلتا رہے گا؟ جس سکول میں ہیڈ ماسٹر موجود نہ ہو تو ان بچوں کا کیا ہوگا، وہ انچارج اپنا کام کریگا یا ان کو سنبھالے گا؟ تو یہ تو غلط بات ہے، اس کو آپ کمیٹی کو ریفر کریں تا کہ اس کا پتہ چل جائے کہ انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو کوئی Reminder بھیجا ہے کہ نہیں بھیجا ہے؟

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ محترمہ نور سحر صاحبہ نے جو سوال اٹھایا ہے سر، اس میں منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں ذکر کیا گیا ہے سی ٹی ٹیچر کا، مطلب یہ ہے کہ ایس ای ٹی نہیں ہے، ہم نے سی ٹی ٹیچر کو ہیڈ ماسٹر بنایا ہوا ہے لیکن سر بدقسمتی یہ ہے، ضلع کرک کی میں بات کر رہا ہوں، کہ تین مہینے ہو گئے ہیں اور میں جس حلقے سے Belong کرتا ہوں سر، وہ پہاڑی علاقہ ہے، اس میں پی ٹی سی، سی ٹی اور بہت سے سکولز ابھی تک خالی پڑے ہیں، میرا تو یہ خیال تھا کہ چھٹیوں کے بعد سکولز کھلنے سے پہلے یہ ساری اپوائنٹمنٹس ہو جائیں گی، منسٹر صاحب سے میرا یہ سوال ہے کہ جن ضلعوں کے کیسز فائنل ہو گئے ہوں اور میرٹ لسٹ بنی ہو تو ای ڈی اوز کو انسٹرکشنز دیدیں کہ وہ ان کی اپوائنٹمنٹ کم از کم ایشو کر دیں تا کہ طلباء کا قیمتی سال ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب، یہ تو تھوڑا نیا کوئسچن ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی خاطر خواہ جواب مل سکے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: صحیح دہ جی۔ سپیکر صاحب! دا نور سحر بی بی سوال کړے دے او مونږ خو جواب هم ورکړے دے او زما یقین دا دے چه ما خو

Repeatedly د لته دا خبره او کړه چه چونکه د ایس ای ټی والا چه کومه خبره ده، انشاء الله هغه به حل شي۔ باقي چه ډسټرکټ کیډر چه کوم دی، د هغوی د پاره خو تقریباً ټولو ضلعو زمونږ په حکومت کښے دوه دوه پیرے، درے درے پیرے اپوائنټمنټس هم هلته شوی دی، میاں صاحب چه د کرک خبره کوی نو انشاء الله مونږ به ای ډی او ته ډائریکشن ورکړو، هغه به زر تر زره دا ډسټرکټ کیډر چه دی، دا به اپوائنټ کړی او نور سحر بی بی چه کومه خبره کړے ده، دا سکول زمونږه دا یو چه دے، دا تیار دے نو انشاء الله بیا هم که په هغے کښے د اضافی کمرو ضرورت وی یا نور پکښے داسے څه خبره وی نو هغه به انشاء الله مونږ برابر کړو۔

محترمہ نور سحر: زه دا وایمه چه دیکښے درے کاله اوشو او انچارج لګیا دے د هیډ ماسټر په پوسټ باندے کار کوی۔ آیا دا درسته ده چه درے کاله کښے یو هیډ ماسټر دوئ پیدا نکړو؟ دا څنګه پبلک سروس کمیشن دے چه درے کاله کښے، دا کمیټئ ته ریفر کړه سر، چه مونږه تپوس اوکړو پبلک سروس کمیشن نه چه آیا دوئ ورته څومره Reminders لیږلی دی؟

جناب سپیکر: دا بی بی! داسے ده کنه چه 22 تاریخ ئے Cut date ورته ورکړو، 22 تاریخه پورے صبر اوکړئ، که پبلک سروس کمیشن ټیچرز رااونه لیږل، هغے نه پس بیا کمیټئ کښے، هم دے هاؤس کښے بله ورځ خو 22 دے کنه، دوه ورځے دی، دوه ورځے صبر اوکړئ جی، او هره خبره کمیټئ ته لیږل هم زما په خیال څه ښه خبره نه ده، Overload کیږی۔ بل، Again نور سحر بی بی، سوال نمبر، بل سوال څه دے؟

Ms. Noor Sahar: Fifty six.
Mr. Speaker: Fifty six.

* 56 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ انغاپور ضلع بونیر میں ایک سال پہلے ہائی سکول کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے لیکن تاحال اس کو چالو نہیں کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء مڈل پاس کرنے کے بعد دیگر سکولوں میں مجبوراً داخلہ لیتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک انغاپور کے مجبور طلباء پر رحم کرکے مذکورہ سکول چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ انغاپور ضلع بونیر میں ہائی سکول کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے اور پوسٹیں 01-04-2011 سے منظور ہوچکی ہیں تاہم نئے اساتذہ کی تعیناتی ابھی نہیں ہوئی ہے۔

(ب) جی نہیں، اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ طالبانائزیشن کے دوران تباہ شدہ گورنمنٹ ہائی سکول تور ورسک کی ہائی سیکشن کا عملہ عارضی طور پر گورنمنٹ ہائی سکول انغاپور میں منتقل ہوا تھا اور تور ورسک اور انغاپور کی ہائی سیکشن کے طلباء کی پڑھائی جاری ہے اور طلباء دوسرے سکولوں میں داخلہ لینے پر مجبور نہیں ہیں۔

(ج) نئے تعمیر شدہ گورنمنٹ ہائی سکول انغاپور کی پوسٹیں مورخہ 01-04-2011 سے منظور ہوچکی ہیں اور انشاء اللہ عنقریب نئی منظور شدہ آسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کی جائے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، دلته اوګورئ دلته بیا هغه مسئله ده چه په 01-04 باندے دوئ وائی چه منظوری شوے ده د پوسټونو مورخه 01-04-2011 باندے، شپږ میاشتے بیا اوشوے، د منظورئ نه بعد هم شپږ میاشتے کیږی۔ یو خوا خلق بے روزګاره دی، چغے اوباسی او بل خوا 'ویکنټ' سیټونه پراته دی، د 01-04 نه بعد د دوئ پوسټونه ولے ضائع شو، په شپږو میاشتو کښے دوئ پوسټونه ولے Fill نکړل؟

جناب سپیکر: بس جی دیکښے هم هغه خبره ده چه 22 تاریخ بله ورځ دے، د دے نه پس، هم دغه 22 باندے به ورته۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا ډسټرکټ کیډر دی چه په دیکښے ایټا ټیسټ شوے دے، په دیکښے ظاهره خبره ده چه په یو ضلع کښے مثال پنځلس نوکرئ راوتے وی نو پنځلس سوؤ خلقو درخواستونه ورکړی وی۔ بیا هغه لسټونه تیارول او میرټ لسټونه تیارول نو هغه ټول هغے باندے خامخا دومره وخت لګی۔ بهرحال انشاء الله د بونیر ای ډی او ته به زه ډائریکشن ورکړمه چه د هغه ډسټرکټ کیډر

چه کوم دی، هغه هم زر تر زره Finalize کړی او دا چه کوم پوستونه خالی دی چه دا ډک کړی۔

جناب سپیکر: دا دے نوے پوسټنګ پالیسئ لاندے چه کوم راغلل؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه جی دا خوځنے د پالیسئ د لاندے دا ډسٹرکټ کیډر زمونږ چه کوم دی، د هغوی ټیسټ مونږ واغستو، دا هغه پوستونه دی۔

جناب سپیکر: بس ښه جی، دا انسٹرکشنز پکښے ښه دی جی چه دا ورکړئ۔ جی نور سحر بی بی، بل سوال؟

Ms. Noor Sahar: Question No. 57.
Mr. Speaker: Fifty seven.

* 57 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر کے پرائمری سکولوں چڑائی، جووڑ اور کاٹگلہ میں صرف دو دو کمرے ہیں، طلباء کی تعداد زیادہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے طلباء کی سہولت کیلئے وقتی طور کیا انتظامات کئے ہیں، نیز مذکورہ سکولوں میں طلباء کی سہولت کیلئے حکومت کب تک اضافی کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی برائے وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں، اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول چڑائی میں چار عدد کمرے ہیں۔ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 2 جووڑ میں پانچ کمرے ہیں جبکہ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 1 جووڑ میں اب صرف ایک کمرہ ہے، باقی بلڈنگ منہدم ہو گئی ہے جو کہ زیر تعمیر ہے اور بچوں کی پڑھائی کیلئے ٹینٹس کا انتظام کیا گیا ہے اور گورنمنٹ پرائمری سکول کاٹگلہ میں چھ کمرے ہیں۔

(ب) حکومت نے طلباء کی سہولت کیلئے وقتی طور پر ٹینٹوں کا انتظام کیا ہے۔ مالی وسائل کی دستیابی پر حکومت طلباء کی سہولت کیلئے اضافی کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

Ms. Noor Sahar: I am satisfied

جناب سپیکر: یو شپږ نور ئے هم دی بشیر بلور صاحب! ورپسے هم شپږ دی۔ دا زمونږه نور ورونړه-----

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔ رحیم داد خان صاحب کچھ فرماتے ہیں۔ جی!

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): یہ نور سحر نہیں، نور شام ہے۔

محترمہ نور سحر: دا څه وائی ؟

جناب سپیکر: وائی چه دا نور شام دے ، نور سحر نه دے جی۔ (قہقہہ)

محترمہ نور سحر: سر پکار د ه چه تاسو Appreciate کړئ چه ټول هاؤس کښے صرف زه کوئسچنے کومه نور خو څوک کوی هم نه ، چه ښه کار خو Appreciate کړئ ، لجسلیشن خو ، دلته مونږ راغلی یو دے د پاره۔

جناب سپیکر: بل سوال څه دے جی ؟

محترمہ نور سحر: د 57 خو ما Satisfied اووئیل سر۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری پکښے شته ؟

محترمہ نور سحر: نه جی ، Satisfied۔

جناب سپیکر: 58 ، دیکښے څه دی ؟

* 58 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈز کے سالانہ امتحانات کیلئے شہری اور دیہی علاقوں کے سکولوں کے اساتذہ کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اساتذہ کے خلاف امتحانات میں شکایات کی بناء پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ تین سالوں کے دوران صوبے کے تمام بورڈز کے امتحانات میں تاحال کتنے اساتذہ کے خلاف تادیبی کاروائی کی گئی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ امتحانات کیلئے شہری اور دیہی علاقوں کے سکولوں کے اساتذہ کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بعض اساتذہ کے خلاف امتحانات میں شکایات کی بناء پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران صوبہ بھر کے تمام بورڈز کے امتحانات میں اساتذہ کے خلاف کی گئی تادیبی کارروائی کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

محترمہ نور سحر: سر دیکښې دوئ وائی چه مونږه د بورډونو دا ما چه اووئیل چه خلاف ورزی ئے کړې ده، تاسو څه کړی دی؟ نو دوئ وائ چه مونږ Disqualify کړی دی۔آیا د دوئ د Misconduct د پاره دوئ سره څه رولز نشته، Misconduct rules دوئ سره نشته؟ که چرې دوئ سره نه وی نو ما دا رولز راوړی دی، آیا د دې په مطابق باندې دوئ صرف Disqualify کول کولے شی؟ دا سړے چه پاتې شو، یو کال دوه پس چه دے Disqualify شو، دے به بل ځائے کښې ډیوټی کوی، دے به بل ځائے کوی؟ یو بےایمانه سړے چه ته بل ځائے اولګوې نو د هغه به بیا ایمان صحیح شوے وی دوه کالو کښې؟ هغه به بیا هم هغه غلطی کوی۔ د دې په ځائے تاسو هغه باندے د Misconduct action ولے نه دے اغستے؟ دا رولز ما سره شته، د دې مطابق تاسو ته پکار ده چه دا تاسو ایکشن اغستے وے، دا زه سپیکر صاحب! درلیږمه۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر، اس میں ضمنی کوسچن یہ ہے کہ سات بورڈز کے امتحانات میں نگران اساتذہ نے بدعنوانیاں کی ہیں، انہوں نے جواب میں لکھا ہے جس کی بناء پر محکمہ نے ان کو تین سال، پانچ سال اور Forever کیلئے Disqualify کیا ہے مگر ان کی غلط حرکات کا ذکر نہیں ہے جی کہ انہوں نے کیا جرم کیا ہے؟ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ یہ جو پوری کھلی منڈیاں لگتی ہیں، ابھی آپ نے کئی دفعہ چینلز پر دیکھا ہوگا ٹیلی فون پر، اور یہ Blackmailing ہوتی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب ان کی حرکات کو سامنے لانے کیلئے اس کوسچن کو کمیٹی میں ریفر کرنے کے حامی ہونگے؟

جناب سپیکر: آنریبل سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! کمیٹی میں کسی بھی کوسچن کو ریفر کرنے کیلئے میرے خیال میں تو آپ ہی بہتر سمجھتے ہیں کہ تب ضرورت ہوتی ہے جب یہاں پر کوئی جواب نہ دے سکے اور یا Satisfy نہ کر سکے۔ جو کوسچن یہاں پر Raise ہو گیا ہے، وہ اسی حوالے سے ہے، کہنے کا مطلب ہے اگر کوئی ٹیچر امتحانی ڈیوٹی میں غفلت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کی سزا کیا ہے؟ یہاں پر بی بی فرما رہی ہیں کہ مطلب

Forever کر سکتے ہیں Disqualify وہ لائی ہیں۔ ہم ان کو صرف Conduct of Rules examination duty دینے سے، اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی سزا ہم Propose کر لیں یا ان کو دے سکیں۔ بہر حال جو ہم سمجھتے ہیں کہ جو غفلت ہے، جو کوتاہی ہے، ان کی مختلف ہم سزائیں دیتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اسی ٹیچر کو Forever disqualify کر لیتے ہیں ڈیوٹی کیلئے، یہ میرے خیال میں انتہائی سزا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر وہ Propose کرنا چاہیں تو وہ دیدیں۔ ہم دیکھ لیتے ہیں، اگر رولز میں کوئی گنجائش ہو تو انشاء اللہ ہم وہ بھی Follow کر لیتے ہیں۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، انہوں نے سب کو Disqualify کیا ہے، آیا سب کی غلطی ایک تھی، سب نے کوئی ایک ہی غلطی کی تھی؟ ہر کسی کا کیڈر الگ نہیں تھا دوسرے سے، کسی نے زیادہ غلطی نہیں کی، کیا یہ Misconduct میں نہیں آتا؟ انہوں نے سب کو Disqualify کر دیا ہے، یہ کہاں کے رولز ہیں؟ رولز ہمارے پاس موجود ہیں، آپ ان کو Misconduct کے ذریعے Terminate بھی کر سکتے ہیں، ان کیلئے اور بھی سزائیں انہوں نے رکھی ہیں، کئی کیڈر ہیں لیکن آپ نے سب کو ایک ہی کیڈر میں کر دیا کہ Disqualify کر دیا۔ یہ بندہ اگلے سال پھر وہی غلطی کریگا، اگلے سال پھر وہی غلطی، یہ بچوں کے Future کا سوال ہے، یہ کوئی گپ تو نہیں ہے کہ امتحان میں اس نے دھاندلی کر دی اور آرام سے گھر میں بیٹھ گیا، دو سال کے بعد وہ پھر ڈیوٹی پر آئے گا۔ اس کو آپ کمیٹی کو ریفر کر دیں جی، سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی! یہ تو General R.S.O. ہے، یہ اس پر شاید Apply نہ ہوتا ہو، انہوں نے اپنے رولز بنائے ہونگے۔ جی بابک صاحب! څه خبره پکښے نوے شته؟

<u>Minister for Elementary & Secondary Education</u>: Speaker Sahib! What I understand from the Question of the honourable MPA, is that under Board control rules and conduct rules, we can only disqualify forever or for certain area, for certain period. I think five years, three years, four years------

<u>Mr. Speaker</u>: Not more than that, any action has been taken?

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: او دا کوم Complaint چه دا بی بی کوی، بی بی تاسو که زما یقین دے اوریدلی وی نو دوئ دا خبره کوی چه دوئ به بیا دا غلطی کوی چه چا باندے چه مونږ Ban، هغه خلق چه مونږ پرے پابندی اولګوله چه هغه ډیوټی نشی کولے نو بیا به هغه غلطی د کومے غاړے کوی؟ او که In case د دوئ په نظر کښے سپیکر صاحب! ستاسو توجه زه، In case د دوئ په نظر

کبنے داسے یو سپرنټنډنټ وی، داسے یو Invigilator وی یا داسے یو Oral staff کبنے وی، که دوئ داسے کتلی وی چه داسے غلطے ترے Examination کبنے شوے دی، زمونږ نوټس کبنے د راولی، مونږ په هغے باندے ایکشن هم اغستے دے او بیا هم ورته دا یقین دهانی ورکوؤ چه انشاء الله رارروانه کبنے به ورته مونږ انشاء الله دغسے پابندی به پرے مونږ لګوؤ او سزا به ورته ورکوؤ۔

محترمه نور سحر: سپیکر صاحب! بیا به ئے ډیوټی اولګوی، درے کاله بعد به دا بیا ډیوټیانے اولګوی، بیا خو ته د هغے نه منع کولے نه شے چه ټائم پورا شی، خامخا به په ډیوټی لګی او چه بیا ډیوټی لګوئ نو دے به بیا هم دغه کار کوی ځکه چه هغه په دے کار اموخته دے۔

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that the Question may be referred------

جناب غلام قادر خان بېټنی: جناب سپیکر صاحب، په دے سلسله کبنے ما هم یو دوه خبرے کولے۔

جناب سپیکر: اودریږه اوس خو هغے د ووټنګ د پاره، مخکبنے نه پاڅیږئ چه دومره، جی۔

جناب غلام قادر خان بېټنی: سپیکر صاحب، ستا ډیره مهربانی۔ د دے بورډ ز داسے حال دے چه د ډی آئی خان بورډ چه کوم حال مونږه لیدلے دے، هلته کبنے د ماسټر ډیوټی په پیسو باندے لګی، پورا پورا سکولونه خرڅیږی پکبنے (تالیاں) پورا پورا هالونه پکبنے خرڅیږی، دا پته نه لګی چه قابل زنړکے(هلک) څوک دے او نالائق څوک دے؟ په دے باندے منسټر صاحب د خلقو په حال باندے رحم اوکړی۔ داسے خلق دی چه ټول عمر ئے ډیوټی لګی، هغه په پیسو باندے لګی، هغه په پیسو باندے لګی، دوئ ملاؤ وی سره۔

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے تعلیم ابتدائی وثانوی: د دے په جواب کبنے یوه خبره کوم او دا په دے هاؤس کبنے ډیر په ادب سره زه دا خبره کوم چه دا یو عادت زمونږه جوړ شوے دے، دا څه خبره شوه چه په بورډونو کبنے ډیوټئ چه دی، دا په پیسو خرڅیږی؟

ته ماله یو مثال راوړه او چه زه پرے ایکشن وانخلمه نو بیا د خبره کوی، دا خو هډو څه خبره نه ده، دا لا څه خبره ده چه په بورډونو کښے ډیوټیانے چه دی، دا په پیسو خرڅیږی، ته مثال راوړه، ته ثبوت راوړه او مونږه به پرے ایکشن واخلو۔ دا لا څه خبره شوه؟

ملک قاسم خان خټک: جناب سپیکر صاحب، دا ډیره اهمه خبره ده او دے له وخت ورکړئ چه په دے باندے تفصیلی خبره اوشی چه پته پکښے اولگی چه حقیقت څه دے؟ بوگس پرچے ئے کړے وی، ډیپارټمنټ ورته اولیکل چه د دے د انکوائری اوشی او دوئ وائی چه هیڅ قسم کرپشن نشته دے۔

جناب شاه حسین خان: محترم سپیکر صاحب، دا ضروری خبره ده او په دے باندے تفصیلی ډسکشن پکار دے۔

جناب سپیکر: نه په دے باندے که تاسو ټول، نه دا Written راکړئ جی، Written راکړئ په هغے باندے به ډسکشن اوکړو۔

ملک قاسم خان خټک: جناب سپیکر، دا خبره ډیره اهم او په دے باندے خبره پکار ده۔

جناب سپیکر: نه جی، اوس نوټس راغلو، تاسو په دے باندے ډسکشن دے وخت کښے نور نشئ کولے۔ نوټس راکړئ جی، راکړئ۔ بابک صاحب! بس نوټس پرے راغلو، اوس پرے څه خبره کوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یو منټ جی، نیم منټ خبره کوم، نیم منټ۔ سپیکر صاحب، دا داسے ده چه دا ملک قاسم صاحب او مفتی صاحب او بیا نګهت بی بی هم دومره په جلال کښے دوئ راپاڅیدل نو داسے هر ګز نه ده، داسے هر ګز نه ده چه مونږه به خدائے مه کړه په دے صوبے کښے یا په ډیپارټمنټ کښے که یو آفسر داسے وی چه هغه به غفلت کوی یا به هغه کرپشن کوی نو مونږه به ئے ملګریتا کوؤ۔ زما د خبرے مقصد دا دے چه مونږه ځان ته د قوم نمائندګان وایو او مونږه یو هم، نو پکار دا ده چه دوئ مونږه ته راوړی، زمونږه د حکومت ذمه واری دا ده چه مونږه د هغے خلاف کارروائی اونکړو، مونږه هغوی له سخته سزا ورنکړو نو بیا به د هغے مطلب دا وی چه مونږه ورسره خدائے مه کړه ملګری یو خو که داسے نه وی او جنرل داسے خبره کیږی چه هر سړے دا خبره کوی چه

دلته کرپشن دے ، هر سړے دلته کښے دا خبره کوی چه په دغه ځائے ورانے دے او ورانے ښائی نه، ورانے په ګوته کوی نه، په وران کارئ باندے ګوته نه ایږدی نو دا په موږه باندے به وحی کیږی ؟

جناب سپیکر: جی نوټس پرے راغلو۔ نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر ؟

محترمہ نور سحر: خو سر هغوی نشته۔

جناب سپیکر: راغلو، راغلو۔

محترمہ نور سحر: بنه جی راغلو، ټهیک شوه۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، دا ډیره اهم خبره ده او دوئ وائی چه تاسو ثبوت راوړئ، انکوائری رپورټ د اوګوری۔

جناب سپیکر: بس ټهیک شوه کنه جی، ملک صاحب! اوس کنه بس نوټس، محترمه نورسحر بی بی، کوئسچن نمبر ؟

Ms. Noor Sahar: Fifty nine.
Mr. Speaker: Fifty nine.

* 59 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں قائم بعض کالجوں میں طلباء وطالبات کی تعداد انتہائی کم ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پشاور شہر، مردان، بنوں، ڈی آئی خان اور مینگورہ میونسپلٹی کی حدود میں قائم کالجوں میں طلباء و طالبات کی Enrolment، گنجائش اور Percentage کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) سال 2010-11 میں مذکورہ کالجوں میں خالی سیٹوں کی گنجائش، کلاس وائز، شہر وائز کی مکمل تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے ؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) پشاور شہر، مردان، بنوں، ڈی آئی خان اور مینگورہ میونسپلٹی کی حدود میں قائم کالجوں میں طلباء وطالبات کی Enrolment، گنجائش اور Percentage کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ شہروں کے میونسپلٹی علاقے میں قائم گورنمنٹ کالجز میں مختص شدہ داخلہ سیٹوں کے مقابلے میں طلباء طالبات کی Enrolment بہت زیادہ ہے، لہذا ان علاقوں کے کثیر التعداد پاس ہونے

والے طلباء وطالبات کو ان کے گھر کی دہلیز پر اعلیٰ تعلیم کی سہولیات بہم پہنچانے کی خاطر محکمہ اعلیٰ تعلیم خیبر پختونخوا کی ہدایات کی روشنی میں منظور شدہ سیٹوں کی گنجائش سے زیادہ داخلے دیئے گئے ہیں اور داخلہ سیٹوں میں پچھلے سالوں کے مقابلے 2010-11 میں 100 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، لہذا ان کالجوں کی موجودہ سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید داخلوں کی گنجائش نہیں ہے۔

<u>Mr Speaker</u>: Any supplementary?

<u>محترمہ نور سحر</u>: یس سر۔ سر، میں نے منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن کرنا ہے کہ یہاں پر جو لکھا ہے کہ طلباء اور طالبات کی تعداد انتہائی کم ہے تو انہوں نے اتنا غلط جواب دیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے۔ نیچے انہوں نے لکھا ہے کہ ہماری گنجائش جو ہے، انہوں نے ڈبل کر دی ہے تو یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہ ایک جگہ یہ کہتے ہیں کہ درست ہے، کم ہے، دوسرا یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس زیادہ ہے؟ ایک تو یہ بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے سر کہ انہوں نے پرائیویٹ سکولوں پر پابندی لگادی ہے اور خود انکی جو تعداد ہے، یہ سکولوں میں پوری نہیں ہوتی تو آیا یہ بچے گلی کوچوں میں کرکٹ کھیلیں گے یا یہ پڑھیں گے؟ تو اگر انہوں پرائیویٹ کالجز پر پابندی لگائی ہے تو انکو پھر زیادہ Accommodation دینی چاہیئے اگر یہ Accommodation نہیں دیتے تو پرائیویٹ کالجوں پر، میں منسٹر لوکل گورنمنٹ سے بھی یہ ریکوسٹ کرتی ہوں کہ وہ مجھے ڈیٹیل دے دیں کہ پی ڈی اے کو انہوں نے کونسی ڈیٹیل دی ہوئی ہے کہ یہ Permission نہیں دیتے پرائیویٹ کالجز کو؟ تو جب ان کو Permission نہیں دیتے، یہاں پر تعداد زیادہ ہے، جگہ نہیں ہے تو باقی بچے کہاں پڑھیں گے، وہ گلیوں میں کرکٹ کھیلیں گے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت اورکزئی بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک بہت زیادہ اہم مسئلہ جو ہمیں پیش آ رہا ہے، ہمارے اس پورے خیبر پختونخوا میں، لیکن Specially پشاور میں ایسے علاقے ہیں جہاں پر جناب سپیکر صاحب، کچھ کالجز ایسے ہیں، قاضی اسد صاحب کی میں مشکور ہوں کہ چھ بجے کا ٹائم تھا لیکن آٹھ بجے پہنچ گئے لیکن چونکہ یہ ایجوکیشن سے متعلق بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بہت سے کالجز ایسے ہیں کہ جہاں پر سٹاف بہت زیادہ ہے لیکن ایسے کالجز بھی موجود ہیں کہ جہاں پر سٹاف کم ہے اور بچے جو ہیں، وہ زیادہ ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں آپکے توسط سے قاضی اسد صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جن کالجوں میں سٹاف زیادہ ہے، ان کالجز سے سٹاف کو اگر دوسرے کالجز میں، جہاں پر سٹاف کم ہے، اگر وہاں پر ان کی پوسٹنگ کر دی جائے تو بچوں کی تعلیم بھی Suffer نہیں ہو گی اور جو بچے ہیں، وہ اپنے

تعلیمی سفر کو جاری و ساری رکھ سکیں گے۔ تو آپکے توسط سے قاضی اسد صاحب اگر مجھے اس کا جواب دے دیں پلیز تو۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر!

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔اودریږئ هغوی مخکښې پاڅیدلی وو جی۔ جی عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا یو ډیره ضروری خبره ده او ډیر ضروری سوال دے چه زمونږه دے خور پیش کړے دے او دا مشکلات زمونږه د پیښور یعنی ټول خومره کالجونه چه دی، په هغے کښې مونږه ته دا مشکلات شته۔ د هغے غټه وجه دا ده چه زمونږه په ټرائبل ایریاز کښې چه خومره کالجونه، زمونږه Surrounding areas دی، لکه د درے کالج دے یا په باړه کښې چه کوم کالج دے یا په جمرود کښې چه کوم کالج دے، د Militancy په وجه باندے هغه کالجونه ټول بند شوی دی، د هغے ټول لوډ چه کوم دے، په پیښور باندے دے او په پیښور کښې بنیادی خبره دا ده چه زمونږه ماشومانو ته یعنی په کالجونو کښې داخلے ډیره په مشکله ملاویږی نو پکار دا ده چه دا یوه ډیره سیریس ایشو ده، په دے باندے حکومت ته مونږه دا خواست کوؤ چه یو خو د دوئ دا شفټونه چه کوم دی، دا ورته سیوا کړی او بل که هغوی ته د سټاف کمے وی، پکار ده چه ورته سټاف سیوا کړی جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ دا سپلمینټری سوالونه پرے ډیر شو، بس دا Last سوال دے۔

مفتی کفایت اللہ: میں بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، آپ کا۔ میں اس مسئلے کی ذرا بنیاد کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارے ہاں آبادی زیادہ ہے اور کالجز اس حساب سے بہت زیادہ کم ہیں تو جب ہم کالجز تقسیم کرتے ہیں تو پورے سال ہمیں پندرہ کالج اے ڈی پی میں ملتے ہیں اور وہ ہماری ضرورت کی بہ نسبت بہت زیادہ کم ہیں۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ برائے مہربانی ڈیپارٹمنٹ کو اختیار دے دیا جائے کہ جہاں ضرورت زیادہ ہو، وہاں کالج دے دیا جائے تو اچھا ہوگا۔ اگر اس کی تقسیم سیاسی

بنیادوں پر ہوگی تو پھر یہی ہوگا کہ کسی ایم پی اے کی ناراضگی کی وجہ سے ایک جگہ کالج دے دیا جائیگا اور میرٹ کے لحاظ سے کوئی اور جگہ اچھی ہوگی، وہ جو ہم تقسیم کرتے ہیں، پندرہ کالجوں کو پورے صوبے کے اندر، وہ ہماری کفایت نہیں کرتی اور ہمارے بچوں کی تعلیم اس طرح ضائع ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، سروے کے مطابق اگر کہیں کالج نہیں ہے تو وہاں کے بیس فیصد بچے دوسرے شہروں کو چلے جاتے ہیں، اسی فیصد بچے رہ جاتے ہیں تو ان بچوں کی تعلیم کا موقع ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کو سیاسی بنیادوں پر تقسیم نہ کیا جائے اور ضرورت کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے، تو مجھے امید ہے کہ محکمہ بہت زیادہ ترقی کرلے گا جی۔

جناب سپیکر: جی جناب قاضی اسد صاحب، آنریبل منسٹر فار ہائیر ایجوکیشن پلیز۔ آج کچھ شکل بڑی پروفیسروں والی لگتی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے شیو نہیں کیا کچھ دن سے، اس لئے تھوڑا سا شاید آپ کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج آپ پہچانے نہیں جارہے ہیں، کچھ بدلے بدلے سرکار نظر آتے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے نوٹ کیا۔ سر، اس میں پوزیشن یہ ہے کہ ہم نے Clarify کیا ہے کہ پچھلے سال جو ہماری Sanctioned seats تھیں، ان کو ڈبل کیا ہے پورے صوبے میں، اس کے باوجود کئی میونسپل ایریاز میں ایسے کالجز بھی ہیں کہ جہاں پر ہماری جو Sanctioned seats ہیں، اس سے زیادہ بچیاں اور بچے Apply کرتے ہیں تو سر، یہ ایک ایسا Phenomenon ہے، اس کو ہم سیکنڈ شفٹ بھی وہاں چلا رہے ہیں لیکن ڈیمانڈ بڑھ رہی ہے اور جو ہم سے ہو سکتا ہے، وہ آپ بھی سمجھتے ہیں سر کہ ابھی دو کالجز آپ کے حلقے میں ہم نے Operational کئے ہیں، ان کا آپ نے خود افتتاح کیا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ ان کی ہم تعداد بڑھا رہے ہیں لیکن اس چیز کو ہم کنٹرول تو نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن قاضی صاحب! اس میں پشاور کی بچیاں آجاتی ہیں اور وہ جب ادھر دیکھتی ہیں کہ ٹاٹ سکول اور چٹائی سکول تو ہم نے دیکھے تھے، چٹائی والا اور ٹاٹ والا کالج ہم نے نہیں دیکھا تھا کہ بچیوں کو، کالج کی بچیوں کو آپ چٹائی پر بٹھادیں، یہ کیا وجہ ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، انشاءاللہ نہیں بٹھائینگے۔ سر، اس کی وجہ کچھ 'پرچیز' میں Delay۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پشاور کی بچیاں آتی ہیں اور پشاور کی بچیاں واپس جاتی ہیں کہ ہم تو ٹاٹ پر نہیں بیٹھتیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، انشاء اللہ اس کو جلد از جلد ہم فرنیچرز فراہم کر دینگے۔

جناب سپیکر: یہ کب تک؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مجھے آپ تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی یہ عطیف صاحب جو کہہ رہے ہیں، اس کی Main وجہ یہ ہے کہ دو کالج انکی Periphery میں ہیں اور ان میں بچیاں شہر کی واپس جا رہی ہیں، یہ تو بنے اسی لئے تھے کہ شہر کی بچیوں کو ایڈمیشنز ادھر ملیں گے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی بالکل سر، انشاء اللہ انکی جو Deficiency ہے، میں اس کو، باقی نئے کالجز میں بھی اس کو ہم ختم کر رہے اور جو پرانے چل رہے تھے، ان میں بھی یہ Deficiency، اس دفعہ Expansion سے زیادہ جو ہمارا Existing infrastructure ہے، اس کو Strengthen کرنے لئے اپنے بجٹ میں ہم نے فوکس رکھا ہوا ہے، انشاء اللہ ہم دینگے، ہم آپ کے فرنیچرز کی کمی پوری کرینگے، لیبارٹریز کو Update کرینگے اور جو جو کمی ہے، وہ کر دینگے لیکن سر، اب۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن یہ ابھی ایڈمیشن کے دن ہیں، وہ گزرتے جا رہے ہیں، وہ ٹائم Lapse ہو رہا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں ابھی اپنے چیف پلاننگ آفیسر کو صبح ڈائریکشن دے دوں گا کہ مجھے فوری طور پر رپورٹ دے کہ ہم جس سے Bound ہیں فرنیچرز خریدنے کے، اگر ایسی کوئی Condition ہے تو ہم اوپن مارکیٹ سے لے لینگے لیکن یہ کمی آپ کی دور کر دینگے۔

جناب سپیکر: یہ بات ابھی ٹھیک ہوئی، یہ جو پاک جرمن، ابھی یہ بتا رہے ہیں کہ وہ ہماری گورنمنٹ کے اس کے تحت چل رہا ہے، اگر وہ پورا نہیں کر سکتے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، SIDB سر اس کو چلاتا ہے لیکن انکے اوپر پورے صوبے کی، چونکہ ہر آفس کی، ہر سکول کی ڈیمانڈ ہے، کئی دفعہ وہ پوری نہیں کر سکتے، تو ہمارے پاس اختیار ہے کہ اگر نہیں بھی ہے تو سر، میں اس کیلئے فائل 'موو' کرونگا کہ یہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: یہ عطیف خان کے ساتھ کل آپ چکر لگائیں گے، یہ ٹاٹ پر بیٹھے ہوئے بچے آپ دیکھ لینگے، کالج سٹوڈنٹس آپ ٹاٹ پر دیکھیں گے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں اس کیلئے معذرت چاہتا ہوں۔ میں سر، اس کو ٹھیک کرواؤں گا۔ اب سر مسئلہ یہ ہے کہ اب یہ جن کالجز کا وہ فرما رہی ہیں، نور سحر صاحبہ، اس کی ہم نے ڈیٹیلز دے دی ہیں۔ ان کالجز میں، اب یہ گورنمنٹ کالج ہے سر، اگر آپ کے پاس جواب ہو تو آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کالج پشاور میں 11-2010 میں فرسٹ ائیر میں ہمارے پاس 692 بچے ایسے تھے جن کو ہم ایڈمیشن نہیں دے سکتے تھے یا وہ زیادہ تھے ہماری گنجائش سے، اور کچھ ایسے کالجز ہیں جن میں سر گنجائش ہمارے پاس زیادہ تھی لیکن بچے اتنے آئے نہیں ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ تھا سر کہ گورنمنٹ کالج کی ایڈمنسٹریشن کافی عرصے سے اچھا کام کر رہی تھی، وہاں پر 'پوزیشن ہولڈرز' بچے بھی ہمارے پاس پشاور میں آ رہے تھے، اس پر بہت زیادہ پریشر ہے۔ Similarly سر، اب اگر آپ باقی دیکھ لیں تو کوئی ایسا کالج نہیں ہے کہ ہمارے سیٹیں بڑھانے کے بعد وہاں پر ہمیں یہ کمی آئی ہو کہ بچوں کو ہم نے ایڈمیشن نہ دیا ہو۔ یہ ڈیٹیلز اس میں سر لکھی ہوئی ہیں۔ جہاں تک نگہت بی بی بات کر رہی ہیں، مجھے ایسا کوئی کالج سر پتہ نہیں ہے کہ جس میں Specifically جس کا یہ ذکر کرنا چاہتی ہیں لیکن یہ صحیح بات ہے کہ ہمارے کالجز میں سٹاف کم ہے، اس کیلئے اب ہم نے Short cut سر یہ بنایا ہے کہ ہم لوکل فنڈ پر ٹیچرز کو Hire کر رہے ہیں کیونکہ کمیشن کے Recommendees کے آنے میں دیر لگتی ہے، ایڈہاک پر سر ہم بھرتیاں کرتے ہیں، اس پر بھی پورے سات آٹھ مہینے لگتے ہیں اور پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ایک Try تو آپ کر چکے، چھ سات سو تو آپ لے چکے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کے باوجود سر ابھی بھی ہمارے پاس کمی ہے۔

جناب سپیکر: Shortage ہے اور یہ Over staff colleges بھی ہیں، ایسے کالجز ہیں جن میں فالتو بیٹھے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر Sanctioned seats سے زیادہ اگر کہیں پر میں استاد رکھونگا تو ان کو تنخواہ میں نہیں دے سکتا، لہذا Over staff کہیں بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں بیٹھ سکتے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Sanctioned strength کے مطابق ہے لیکن کئی جگہوں پر Deficiency بہت زیادہ ہے، اس کو میں نئی بھرتی کے ذریعے پر کرونگا سر۔

جناب سپیکر: تو یہ کب تک کرینگے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ابھی جاری ہے کام، ہم نے Already شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بہت ضروری ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، یہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! گورنمنٹ کالجز میں گنجائش نہیں ہے اور پرائیویٹ کالجز کو آپ اجازت نہیں دینگے تو یہ بچے، بچیاں کہاں جائینگی؟

جناب سپیکر: نہیں گنجائش ہے لیکن انفراسٹرکچر نہیں ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، انہوں نے نیچے لکھا ہوا ہے کہ مزید گنجائش نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، ما په خپل ځانی په دیکښې وزیر اعلیٰ صاحب سره هم خبره کړې وه او قاضی صاحب سره هم مونږه ملاؤ شوی وو، د دے ایډمیشن په سلسله کښې خاصکر، سپیکر صاحب! ما تاسو ته وختی هم خبره اوکړه چه مونږه سره د بدقسمتئ د وجے نه زمونږه دا ټرائبل بیلټ مونږه سره ډیر نزدے دے او په دیکښې چه څومره کالجونه دی، هغه ټول بند دی د Militancy په وجه باندے، ما قاضی صاحب سره مخکښې هم خبره کړې وه، مونږه ورته دا وئیلی وو چه یره بهئ تاسو په دے کالجونو کښې، په ګورنمنټ کالج کښې یا په ډګری کالج حیات آباد کښې یا په سائنس سپیریئر کالج کښې جی سیکنډ شفټ چالو کړئ او په هغے کښې لکه په'مارننګ' شفټ کښې او په سیکنډ شفټ کښې لکه د هغوی په ایډمیشن کښې ایډمیشن فیس کښې لږ فرق وی او د هغے چه کوم دے هم هغه پیسے د هغه ماشومانو چه اغستلے کیږی، هغه هم هغه استاذانو ته تنخواګانے ملاویږی نو پکار دا ده چه حکومت د ورله اجازت ورکړی، دے کالجونو ته چه په دیکښې ماشومانو ته جی داخلے ملاؤ شی۔ ټول ماشومان-----

جناب سپیکر: سیکنډ شفټ شروع کړی؟

جناب عطیف الرحمان: جی؟

جناب سپیکر: تاسو څه وایئی چه سیکنډ شفټ شروع کړی؟

جناب عطیف الرحمان: او جی، مونږه وایو چه سیکنډ شفټ د چالو کړی د دغه ماشومانو د پاره۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! Possible ہے جی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر ہمارے پاس سیکنڈ شفٹ جاری ہے، اس کے باوجود سر یہ بہت Excessive pressure، ہر سال بچوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے، ہمارے پاس اب ایک Choice رہتی ہے سر، اس Avenue کو ہم Probe کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ کالج کی ڈیمانڈ، ساتھ ہی سائنس سپیرئیر کالج ہے سر، اس طرف بچے جانے کیلئے تیار نہیں ہیں، پریشر ہے تو گورنمنٹ کالج پشاور پر ہے یا حیات آباد پر ہے لیکن اتنا نہیں ہے جتنا گورنمنٹ کالج پر ہے کہ سر، مجھے کہیں کرائے کی بلڈنگ مل جائے یا کوئی سرکاری بلڈنگ مل جائے اور اور سٹاف Hire کرکے وہاں پر ان بچوں کا بندوبست کر دوں ورنہ سر میں نے اس کو بالکل Chock کر دیا ہے، بھر دیا ہے، اس میں کلاسز کی گنجائش نہیں ہے سر، میرے پاس۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: داسے نه کوئ چه په تې بریک کښے ورسره کښینئ تاسو او دا خبره ورسره-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل جی، چه څنګه تاسو وائی جی، جناب سپیکر صاحب! خو قاضی صاحب، عطیف الرحمن صاحب چه کومه خبره اوکړه جی، دا پریشر چه راغلے دے، خاصکر په د پیښور په سکولونو باندے چه ټرائبل ایریاز کښے هغه بند دی نو هغه کسان هلته کښے چه استاذان دی، هغوی د راولی د نوے استاذانو Hire کولو ضرورت خو نشته او په سیکنډ شفټ کښے د د هغوی خدمات واخلی او دا ماشومان چه هلته نه راځی، زمونږه سکولونو ته شفټ د ورکړی۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اسمیں----

جناب سپیکر: جی ایک منٹ، عطیف صاحب کی بھی سن لیں۔ جی عطیف الرحمٰن صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، دوئ خبره اوکړه چه یره مونږه، لکه حکومت د مونږ ته اجازت راکړی چه یره مونږه ورته یعنی په کرایه باندے بلډنګ واخلو۔ سپیکر صاحب، لکه د کرائے د بلډنګ د اغستو هډو ضرورت نشته، هم دغه کالجونو کښے د لکه د سیکنډ شفټ د چلاولو اجازت دوئ ورکړی او هم دغه پروفیسران چه کوم دی ، هغوی به ورته دغه کوی جی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Already Sir, سیکنڈ شفٹ چل رہی ہے۔ان کالجز میں سیکنڈ شفٹ کے باوجود یہ پوزیشن ہے اور میں اس کیلئے اب 'نائٹ' شفٹ چلالوں یا کوئی 'تھرڈ' شفٹ چلاؤں سر، تو اس کی Possibility ہے، میں اس پر بات کرنے کیلئے تیار ہوں کیونکہ سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ ایسا کریں، قاضی صاحب، آپ تھوڑا ٹائم دیا کریں، ان کے ساتھ بیٹھ کے، آپ Seriously زیادہ ٹائم نہیں دیتے، ان کے ساتھ بیٹھتے نہیں۔آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، چیمبر میں بیٹھ جائیں، یہ ایشو ادھر Sort out کرلیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بس سر، میں ایک آخری گزارش کردوں سر کہ جیسے ثاقب خان نے کہا کہ آپ جو کالجز بند ہیں Militancy hit areas میں، ان کے ٹیچرز یہاں لے آئیں سر، تو وہ چونکہ کالجز بند ہیں، تنخواہ ان کی وہاں سے Sanction ہوتی ہے سر، تو میں ان کو کسی اور کالج میں ٹرانسفر کروں گا، یہاں پر میرے پاس جگہ نہیں ہے۔قانونی اس کا مسئلہ ہے سر، اگر رکھوں گا تو کالج فنڈ پر میں Extra teachers hire کرسکتا ہوں، میرے پاس اگر Space ہو اور سر، اس کیلئے تو میں حاضر ہوں، میری عطیف خان کے ساتھ بڑی ڈیٹیل میں بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میں یہ سوچ رہا ہوں قاضی صاحب، اگر ہماری یہ Capacity ہے کہ ہم کالجز کو نہیں چلا سکتے تو ابھی جو HEC ختم کرکے یونیورسٹیاں آرہی ہیں، ان کو ہم کیسے چلائیں گے ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر Capacity ہمارے پاس، ان کالجز میں پریشر زیادہ ہے، ہم نے پشاور سٹی میں کالجز کی جتنی ڈیمانڈ ہے، اتنے بنائے نہیں ہیں۔مسئلہ یہ ہوا ہے سر کہ پشاور سٹی میں جتنے کالجز ہیں، ان کے ڈبل بھی کردیں تو پھر بھی اس کی ڈیمانڈ زیادہ ہوگی۔اور مفتی صاحب جس طرف اشارہ کررہے تھے سر، لیکن اب باقی ڈسٹرکٹس میں بھی تو ڈیمانڈ ہے، اب پندرہ کالجز ہیں تو ان پندرہ کالجز کی Feasibility اگر آپ پورے صوبے کی دیکھیں تو وہاں پر بھی تو ترجیحات میں شامل ہے سر کہ ان لوگوں کو بھی دینے

ہیں، چارسدہ میں بھی بنانا ہے، ہم نے ایبٹ آباد میں بھی بنانا ہے، سوات میں بھی بنانا ہے، سٹی پشاور میں بھی بنانا ہے، مردان میں بھی، یعنی یہ Competing demands ہیں سر، اوراس کو ہم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں کہ چیمبر میں After Session آپ بیٹھ جائیں، ان کے ساتھ تھوڑا، بی بی بھی، آپ بھی آئیں، آپ سب آئیں، ان کے ساتھ ادھر بیٹھ کر کریں گے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے سر۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب خلیفہ عبدالقیوم صاحب باقیماندہ اجلاس کیلئے؛ اکرم خان درانی صاحب 19-09-2011 کیلئے؛ کشور کمار 19-09-2011 کیلئے؛ محمد انور خان صاحب 19-09-2011 تا 20-09-2011۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر۔

جناب شاہ حسین خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: یرہ جی زما پہ خیال، ھاں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ما یو ریکویسٹ کړے وو۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔ او دریږہ دا یو کار دے جی، لکه دا لږ ختم کړو نو بیا پورہ، بشیر بلور صاحب۔ ادریږہ بس دا اوګورو چه هغوی څه وائی؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیرہ مهربانی سپیکر صاحب۔ دا چه کوم زہ یو قرارداد پیش کول غواړم سپیکر صاحب، او تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ چه دا 124 رول د Suspend کړے شی Under 240 او دے نه پس، دے باندے زمونږ سکندر خان

هم دستخط کړے دے ، لودھی صاحب هم پرے دستخط کړے دے ، حافظ اختر علی صاحب هم پرے دستخط کړے دے ، عباسی صاحب هم کړے دے او زمونږ سید ظاهر علی شاه هم پرے دستخط کړے دے-----

جناب سپیکر: تاسو هم دا خبره کوله که بل څه وایئ ؟

جناب شاہ حسین خان: هغه نورے خبرے دی۔

ملک قاسم خان خٹک: هغه بله خبره ده جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بنه هغه نورے خبرے دی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): نو صاحبه، ماته اجازت د راکړے شی چه دا قرار داد پیش کړم، تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ جی۔

Mr. Speaker: اودریږه یو منټ جی۔ Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Ministers / Members are allowed to please move their resolution.

قرارداد

(انتخابی اندراج میں توسیع)

سینیئر وزیر(بلدیات): Thank you very much, Mr. Speaker Sir۔ یہ صوبائی اسمبلی الیکشن کمیشن آف پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ 30 ستمبر کی تاریخ جو انتخابی اندراج کیلئے مقرر کی گئی ہے، اس میں تین مہینے کیلئے توسیع کی جائے۔اب تک کافی علاقوں میں فارم الف بھی تقسیم نہیں ہو سکے اور فارم نمبر 2 کل اساتذہ صاحبان کو ملے ہیں جو کہ وہ اب تقسیم کریں گے اور پھر گھر گھر جاکر تصدیق کریں گے اور جو بلاک نمبر دیئے گئے ہیں، ان میں ووٹر لسٹ دوسرے علاقوں کی دی گئی ہے جس سے مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ تمام سماجی ادارے، تنظیمیں، عوامی نمائندے اور یہ صوبائی اسمبلی تین مہینے توسیع کی سفارش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ عوام کے ووٹ صحیح طریقے سے رجسٹرڈ ہوں تاکہ الیکشن میں دھاندلی کو روکا جاسکے۔

میں ریکویسٹ کرتا ہوں اپنے تمام بھائیوں سے کہ مہربانی کر کے اس کو Unanimously accept کر لیں تاکہ یہ ہم وہاں بھجوا سکیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بھی پڑھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> سر یہ انہوں نے پڑھ لیا ہے، بس ہو گیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہو گیا؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر صاحب، زہ لږ دے حوالے سره یو خبره کومه۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ):</u> ډیره مهربانی سپیکر صاحب، دا دوئ پرے قرارداد پیش کړو، زمونږ ملګرو پرے، دا ډیر ضروری دے، تاسو دا اوګورئ زه دے پریس والا ته هم بنایم، دا نادرا والا له، الیکشن کمیشن نادرا والا له 76 کروړ روپئ ورکړی دی او د دے نه مخکښے چه کومه سروے شوے وه، الیکشن کمیشن Census باندے کړے وه، هغه سروے ئے ورکړے ده، هغه سروے هغوی په ځائے پریښے ده او چه کوم د دے نه مخکښے د بے نظیر انکم سپورټ سروے شوے ده، هغه ئے کړے ده او دا اوس زما حلقه PK-10 کښے ئے ورکړے ده، دا بالکل خالی ده۔ دا تاسو اوګورئ دا درے څلور ورکړی دی، دا بالکل خالی دی۔ نو لهذا دا کوم قرارداد راځی، دا اسمبلئ زمونږ پاس کوی، دا ډیر ضروری دے او د دے باره کښے مطلب دا دے تفتیش اوکړئ چه یره 76 کروړ روپئ نادرا له ورکړے دی الیکشن کمیشن او هغوی ورته Blank لیږلی دی، نو دا یو ډیره ضروری خبره ده، دا یو قومی فریضه ده، دا ډیر Important matter دے جی۔ ډیره مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا خو دے قرارداد کښے ذکر نشته د دے خبرے۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکښے خو نشته دا دوئ چه کومه خبره کوی۔ جی عالمگیر خان۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا قرارداد به پاس کړو جی، او دے باندے به بیا خبره اوکړو جی۔

جناب سپیکر: عالمگیر خان! هم دیکښے خبره کوئ؟

جناب محمد عالمگیر خلیل: یره جی هم دیکښے خبره کومه۔

جناب سپیکر: دا پیش کول غواړے، پیش کوئ که نه؟

جناب محمد عالمگیر خلیل: ما جی صرف یو دغه کولو، څنګه چه خوشدل خان اووئیل جی، زمونږ د پاوکی په فهرست کښے د ارباب دوست محمد خان ولد کرنل نیاز، ارباب خالد ولد کرنل نیاز د ارباب جهانګیر وریرونه دی، هغوی راغلی دی، پاوکی کښے جی 384 ووټونه، د حیات آباد د فیز II، د فیز III، د فیز IV دا د پاوکی لسټ کښے دی، هغه لسټونه ما ځان سره راوړی وو خو بدقسمتی دا ده چه ما نن نه دی راوړی۔ دا شاهین مسلم ټاؤن چه شاه ډنډ به ئے ورته وئیلو، 176 ووټونه پکښے د شاه ډنډ راغلی دی، نو زه په دے نه پوهیږمه چه دا کوم قسم نادرا ده او کوم قسم الیکشن کمیشن دے؟ نو څنګه چه بشیر خان اووئیل پکار ده چه د دے پوره او بل ئے دوه دوه کلی ئے یو ځائے کړی دی، دغه د ووټ په اندراج مو خبره کوله۔

جناب سپیکر: تاسو ئے پیش کوئ که نه بس دغه ټهیک دے؟

جناب محمد عالمگیر خلیل: دا ټهیک دے جی۔

جناب سپیکر: هم هغوی پیش کړو کنه جی، دا ستاسو د ټولو د طرف نه شو۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister and other Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

رسمی کارروائی

ڈینگی وائرس

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب! میں بہت شکریہ ادا کرتا، میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ وزیر صحت موجود ہیں اور وزیر صحت کی موجودگی میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورے ملک میں ڈینگی وائرس کی ایک وباء پھیل گئی ہے اور ہمارے صوبے کی طرف اس کا جو رجحان ہے، وہ بہت زیادہ ہے۔ اخبارات میں مختلف سروے آتے ہیں اس پر تو حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن یہ کہ مختلف اضلاع کے اندر یہ وائرس بہت زیادہ پھیل گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اس کا مداوا کرے۔ میں میڈیا کے ذریعے سے، جو میری اطلاعات ہیں، میں اس کو ناکافی سمجھتا ہوں اور کل جس طرح پنجاب کے اندر یہ پریشانی آ گئی ہے اور وہاں حکومت کے لوگ باوجود اتنی زیادہ محنت کرنے کے اس پر قابو نہیں پا سکتے، تو پھر کل ہم بھی پریشان ہو جائیں گے۔ کسی مصیبت کے آنے کے بعد رونا اور اس کیلئے بہت زیادہ پھر محنت کرنا، اس سے بہتر نہیں ہے کہ پہلے کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں اور اس بیماری سے اپنے آپ کو بچایا جائے؟ جناب سپیکر، کسی بیماری سے اپنے آپ کو بچانا اور احتیاطی تدابیر کرنا یہ سنت کے عین مطابق ہے۔ ہمیں جناب نبی کریم ﷺ نے صفائی قائم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اب اگر عوام کو بتا دیا جائے، بعض اوقات پانی کا پرابلم ہوتا ہے تو لوگ رات کو اپنی بالٹیوں اور گھڑوں میں پانی رکھتے ہیں تاکہ اگر صبح نلکے میں پانی نہ آئے اور کہا جاتا ہے کہ یہ وائرس اس صاف پانی سے پیدا ہوتا ہے، اب انہوں نے ایک اچھی نیت سے پانی رکھا اور وہ وائرس کی آماجگاہ بن گیا ہے اور اس میں جتنے لوگ آ جائیں گے تو وہاں پر اس کی آگہی اور شعور نہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ میں Suggest کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو حکومت کی سطح پر جو کچھ کیا جا رہا ہے، وہ ناکافی ہے، اس کو ہنگامی تو نہیں کہوں گا، جہادی بنیادوں پر لے لیں اور باقی تمام کاموں کو ذرا پیچھے کر کے لوگوں کے اندر شعور پیدا کیا جائے تاکہ لوگ احتیاطی تدابیر اختیار کریں، احتیاط کے لحاظ سے بھی لوگوں کو Mobilize کیا جائے اور دوائیوں کے اعتبار سے بھی لوگوں کو Mobilize کیا جائے اور ہر ہر ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے اندر گویا الگ ان کیلئے ایک سنٹر بنا دیا جائے تاکہ لوگ اگر وہاں جائیں تو پریشان نہ ہوں، اس وباء کا پہلے سے مقابلہ کرنا چاہیئے اور اگر ہم بعد میں کریں گے تو پھر ہمیں پشیمانی ہوگی۔ تو اس کو یہ کہا جائے گا "ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا" چونکہ وزیر صحت صاحب الحمد اللہ موجود ہیں، میں ان

کی موجودگی سے فائدہ اٹھاکر صوبے کے عوام کی ترجمانی کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیااقدامات کئے ہیں اور مزید وہ کیااقدامات کرناپسند کریں گے ؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! زما یو توجه دلاؤ نوټس وو جی۔

جناب سپیکر: په څه باندې ؟

ملک قاسم خان خٹک: هم دې باندې ما خپله جمع کړې وو۔

جناب سپیکر: نو هم ستا لیډر پیش کړو کنه، بس نور ترې څه غواړئ ؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! هم دې ډینګی باره کښې وو، پکار دې چه۔۔۔

جناب سپیکر: هاں جی، نو بس دا ایجنډه به پریږدو نو۔

ملک قاسم خان خٹک: پکار دا ده چه په ایجنډه باندې راغلې وې جی، دومره لوئې ضروری خبره د دې نه بله نه وه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: دا د انسان د زندګئ سوال دې جی۔

جناب سپیکر: تاسو چه اوس دا خبره اوشی دواړه به اوځئ، بهر به اوځئ، بیا به نه وئ دلته یو هم۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږ خو ناست یو۔

جناب سپیکر: چرته کښینئ؟ ماته معلوم یئ کنه، بیا وروستو، دا بې طریقې خبرې کوئ۔ یو سړی پیش کړو، هغه منسټر به ئې جواب ورکړی۔ د دې نه علاوه که نورې خبره وی، اوکړئ، د دې نه علاوه نورې خبره شته؟

ملک قاسم خان خٹک: شته پکښې، هم دې باره کښې۔

جناب سپیکر: نو بس اوشوه پرې کنه۔ جی منسٹر ہیلتھ، پلیز جواب دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ایک بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس د هغې نه پس چه د دې جواب ملاؤ شی۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ مفتی صاحب نے جس حوالے سے بات کی کہ ڈینگی وائرس ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ایک خطرناک چیز ہے اور اس کی روک تھام کیلئے ان کا جو سوال ہے یا جو بات ہے، وہ یہ ہے کہ حکومت نے اس حوالے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ اس حوالے سے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ دو تین Steps جو ہیں، جو اقدام ہیں جو کہ ضرورت ہے اس بات کی کہ اس کو کس طریقے سے روکا جائے؟ تو یہ ہے کہ جو سپرے ہو رہے ہیں Smoke spray جو کہ آجکل ہر جگہ پر کئے جا رہے ہیں، ایک اس کیلئے علاج تو یہ ہے۔ دوسرا یہ کہ Awareness program ہے جو کہ کل سے انشاء اللہ Launch ہو جائے گا اور تمام اضلاع میں ان کی جو حفاظتی تدابیر کے حوالے سے، اور اس میں کچھ چیزیں، جیسے انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کا جو صاف پانی ہے اور خاصکر میں یہ بھی کہوں گا اس کی جو پیداوار ہے، وہ صاف پانی ہے۔ اس کے حوالے سے لوگوں کو اور جو سپرے کے حوالے سے ہم لوگوں کی Awareness کر رہے ہیں کہ گھر کے اندر جو بھی پانی ہو تو اس کے اوپر کوئی کپڑا سا رکھیں تاکہ اس کے اندر یہ چیز پیدا نہ ہو سکے اور ساتھ ہی ساتھ پندرہ پرسنٹ، بیس پرسنٹ یہ کارروائی گورنمنٹ کر رہی ہے لیکن اس کا سب سے زیادہ بہترین علاج جو ہے، وہ احتیاط ہے اور اس کے حوالے سے لوگوں کو Awareness ہونی چاہیئے۔ اس کے حوالے سے ہماری ایک Awareness campaign کل سے شروع ہو رہی ہے تاکہ ہر بندے کو بتایا جا سکے کہ اس کی حفاظتی تدابیر کیا ہیں؟ دوسری بات جو انہوں نے کہی ہسپتالوں میں تو وہ Already تمام ہسپتالوں میں Isolation wards ہم نے قائم کر دیئے ہیں، جو بھی بندہ اس چیز کا شکار ہوتا ہے تو اس کو Isolation ward میں رکھا جاتا ہے اور اس کا کوئی علاج ہے نہیں As such، اس میں ایک دوائی ہم دے سکتے ہیں جس کو Panadol کہتے ہیں، وہی اس کو دی جا سکتی ہے کیونکہ اس کے اندر جو سب سے تکلیف دہ بات ہوتی ہے کہ اس میں بخار یکدم اوپر جاتا ہے اور پھر یکدم نیچے آتا ہے اور اس کے اندر جو انسان کی باڈی کے اندر White cells ہوتے ہیں، جس کو Platelets کہتے ہیں، ان کی کمی ہو جاتی ہے، تو تمام ہسپتالوں میں یہ Platelets provide کرنے کی ہمارے پاس وہ مشینیں نہیں ہیں، لہذا ہم نے جتنے بڑے ہسپتال ہیں، ان سب کے اندر Isolation wards بنائے ہیں تاکہ کوئی آدمی بھی اس سے متاثر ہو تو اسے Isolation ward میں لایا جائے اور یہ اس کے Symptoms ہیں کہ وہ اس طریقے سے ہوتا ہے اور جو حفاظتی تدابیر ممکن حد تک ہم کر سکتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ جیسے انہوں نے ذکر کیا پنجاب کا، اب پنجاب میں حفاظتی تدابیر تو ضرور کر رہے ہیں لیکن

آپ دیکھیں کہ اس کے اندران کا جو Ratio ہے، کس طریقے سے بڑھ رہا ہے؟ الحمداللہ الحمداللہ ہمارے صوبے میں تکلیف ضرور ہے لیکن وہ انشاءاللہ بہت، جو حفاظتی اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے، اس کے حوالے سے انشاءاللہ یہ ہوگا کہ ہم اس کو بہتر طریقے سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کیلئے کوئی اور چیز نہیں ہے، ویکسین وغیرہ کچھ نہیں ہے؟

وزیر صحت: ایسی کوئی دوائی نہیں ہے۔ہاں اس میں ایک۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر صحت: ایک منٹ اگر مجھے، یہ بہت تیز نہیں ہیں؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: (قہقہہ) وہ جلال میں۔۔۔۔۔

وزیر صحت: اس میں جو تحقیق ہوئی ہے، وہ ابھی تک پاکستان پہنچی نہیں، وہ بھی تحقیق کے مرحلے میں ہے کہ ایک اور نیا مچھر پیدا کیا گیا ہے کہ جو اس مچھر کے ساتھ Interact کرے گا اور اس کو Impotent کریگا اور آئندہ آنے والی جو نسل ہے اسکی، کیونکہ یہ ڈینگی وائرس ایسی چیز ہے کہ جسکا ابھی تک کوئی علاج دریافت نہیں ہو سکا، اس کیلئے مزید مچھر جو میں نے ابھی ذکر کیا، ایک اور مچھر پیدا کیا گیا ہے جو کہ اسکے ساتھ Interact کر کے اسکو Impotent کریگا، اس کی نسل کو، یہ نسل کشی آگے بڑھ نہیں سکے گی۔ وہ بھی چونکہ تحقیق کے مرحلے میں ہے، اس پر ابھی کام نہیں ہوا لیکن آج، As up today اس کا علاج صرف ایک Panadol ہے تاکہ آپ اس سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر: صفائی کے متعلق بشیر بلور صاحب سے پوچھیں گے۔ جی بشیر بلور صاحب، یہ اس کیلئے خصوصی کوئی صفائی مہم شروع ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈینگی کیلئے، ڈینگی وائرس کیلئے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی جی، میں ایک عرض کرتا ہوں، میں نے اس دن آپ اسمبلی میں موجود تھے اور میرے خیال میں میرے ایم پی ایز صاحبان کافی اس دن نہیں تھے، میں نے آج سے تین دن پہلے تمام ٹی ایم اوز کو، ڈی سی اوز صاحبان کو میں نے لکھ کر بھیجوادیا ہے اور میں نے ریکویسٹ بھی کی تھی اپنے تمام ایم پی ایز صاحبان سے، کیونکہ جہاں پر بھی اگر یہ سپرے نہ کیا گیا ہو، دیکھیں ایک دن میں سارا نہیں ہو سکتا،

ہر علاقے میں ایم پی ایز صاحبان اپنی نگرانی میں سپرے بھی کرائیں اور میں آپ کو یہ اب بتاؤں، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے کہا ہے، اسکا طریقہ یہ ہے کہ خدا نخواستہ اگر کسی کو بخار ہو تو تین دن چیک کریں اور وہ بخار زیادہ ہو تو پھر Paracetamol دیں اور اسکا کوئی علاج بھی نہیں ہے تو مہربانی کریں، یہ جو آپ سپرے کی بات کرتے ہیں، یہ بھی صرف پندرہ پرسنٹ جو ہے اسکو Safe کر سکتا ہے، باقی Eighty five percent جو ہے، جیسے کہ ہمارے منسٹر صاحب نے فرمایا، وہ اپنے گھروں میں خود، یہ گملوں میں پانی نہ ہو، جہاں پہ یہ پھول رکھیں، اس میں جیسے اس گلاس میں پانی ہو تو وہ نہ رکھیں، کوئی بھی پانی جو ہے، اب مجھے تو پتہ نہیں، یہ نہانے کے وقت بھی آپ پانی کو جو بالٹی میں رکھیں تو اس پر بھی ڈھکنا رکھیں۔ جہاں بھی ہے، پانی کو کھلا نہ چھوڑیں، صاف صاف پانی جو ہے، جو کپڑے دھونے کی جگہ ہو، وہاں پر بھی پانی جو ہے اسکو ڈھانپ کر رکھیں۔ تو یہ ایک ایسی تدابیر ہیں جس کے بعد خدا کرے گا انشاء اللہ، یہاں پر حالات تو اللہ کی بڑی مہربانی ہے، ہم خدا کے شکر گزار ہیں کیونکہ ہمیں اور بہت سی مصیبتیں ہیں، اللہ کی مہربانی ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے مگر میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ یہ سپرے سے زیادہ خود اپنے گھروں میں جو کرینگے، وہی ٹھیک رہے گا اور پھر یہ بھی اس میں ہے، جو بتایا گیا ہے، جو ڈاکٹرز سری لنکا سے آئے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے تقریباً بیس سال کے بعد اسکو پورا کنٹرول کیا ہے، یہ اتنی جلدی کنٹرول بھی نہیں ہوتا اور اس کیلئے زیادہ کوئی Harassment پیدا نہیں کرنی چاہیئے۔ جیسے میں نے ریکویسٹ کی کہ اگر تین دن تک ٹمپریچر High ہو تو پھر Paracetamol اسکا ایک ہی علاج ہے اور پھر ایک بات اور بھی، کہ آپ فریش جوس جو ہیں، اسکا استعمال کیا جائے تاکہ یہ جو White cells ہیں، یہ کم نہ ہوں اور یہ اپنی جگہ پر برابر رہیں۔ یہ White cells ایک دم کم ہو جاتے ہیں تو انسان جو ہے، وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی، میری طرف سے، میری تمام ایم پی ایز صاحبان سے درخواست ہے کہ جہاں پر بھی اگر سپرے نہیں ہو رہا ہے تو مجھے بتائیں، میں وہاں ٹی ایم او کو، ڈی سی او صاحب کو، ہم نے پیسے بھی ریلیز کئے ہیں، پیسوں کا کوئی پرابلم نہیں ہے، دوائی کا کوئی پرابلم نہیں ہے، تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ خدا ہمارے اس صوبے کو اس مصیبت سے بچائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب، یہ جو Awareness پیدا کرنے کیلئے اگر کوئی اشتہاری مہم چلائی جائے کیونکہ یہ شکریہ شکریہ کی مہم اگر ختم ہو جائے، جو اخباروں میں بڑے بڑے پوسٹرز لگتے ہیں۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جی جی۔

جناب سپیکر: اگر اسکی جگہ اسکی حفاظتی، جو جو ممکن ہو تو اسکو کیا جائے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میرے خیال میں منسٹر صاحب نے ڈیٹیل بتادی اور ہماری بھی کوشش ہو گی کہ ہم بھی یہ اشتہار کی باتیں نہیں، ہم Display کریں، مختلف بینز لگا کر کہ لوگوں کو شعور ہو کہ ہم نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا؟ جب تک لوگوں کو یہ پتہ نہ چلے کہ ہم نے پانی کو کیسے رکھنا ہے؟ اب صاف پانی ہے، کوئی بھی نہیں کہتا کہ صاف ہے، ہر ایک آدمی کہتا ہے جی گندے پانی میں مچھر زیادہ ہوتے ہیں، یہ جو ڈینگی ہے، یہ صاف پانی میں زیادہ نشو نما پاتا ہے اور زیادہ بچے پیدا کرتا ہے تو اس لئے میری ریکویسٹ ہے کہ صاف پانی کو یہ، منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے، میں بھی کوشش کرونگا، ہم یہ بینز لگائیں اور لوگوں کو یہ بتائیں کہ یہ کیسے-----

جناب سپیکر: وہ دیدیں، اخباروں میں اشتہار دیدیں، ٹی وی پر کچھ اسکی وہ کریں۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ کچھ کہنا چاہتی ہیں، بڑے عرصے کے بعد اٹھی ہیں۔ یہ ڈاکٹر صاحبہ-----

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: فرسٹ ڈاکٹر صاحبہ، یاسمین جسیم صاحبہ، یہ بڑے عرصے بعد اٹھی ہیں، آپ روزانہ اٹھتے ہیں، انکا بھی حق بنتا ہے ناکم از کم۔ جی ڈاکٹر صاحبہ۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: تھینک یو سپیکر صاحب، چه تاسو ماله ټائم راکړو جی، تھینک یو جی۔ زما نن یو ډیره اهمه بله یو ایشو ده-----

جناب سپیکر: یو پوتے لږ سیریس شئ جی، دا خبره واورئ۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: وایم چه دا هیلتھ منسټر صاحب نن ناست دے، د دوئ زه توجه دے طرف ته، یو ډیره Important issue ده، هغے طرف ته توجه غواړمه چه کوم نیشنل هیلتھ پروګرام وو، نن سبا چه کوم د National Programme for Family Planning and Primary Health Care دے، هغه ټول جی Run کوی by the LHW او LHSS، نو څلور میاشتو نه چه دا تاسو کوم دا ډینګی وائرس وایئ، دا ټول هیلتھ ایجوکیشن غواړی او دا ټول پروګرام چه مونږه Run کوؤ نو Through LHW او LHSS باندے کوؤ نو څه چل دے چه د څلورو میاشتو نه دے LHSS له او LHW له تنخواګانے نه ملاؤیږی او د هغوی د پاره بجټ نه دے

راغلے ؟ نو دا مونږه اوریدلی دی، دا بجټ د فیډرل گورنمنټ نه راغلے دے خو د هغوی دپاره اوسه پورے تنخواگانے نشته او د هغے په وجه هغه عاجزان خلق دی چه کومے جینکئ دا کار کوی، نو هغوی په قرضونو کښے انبنتی دی۔ بل دا دے چه کوم LHSS دی، چه کوم هغه Supervise کوی او هغوی کوم Vehicle use کوی نو د هغوی په قرضونو باندے پټرول او د هغے Repairing کوی نو د هغے د پاره هم د هغوی سره په بجټ کښے شته۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وجیہہ الزمان صاحب! آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں۔ وجیہہ الزمان صاحب، وجیہہ الزمان صاحب، تھوڑا بیٹھ جائیں۔ بڑا سیریس ایشو ہے۔ جی بی بی! آنریبل منسٹر فار ہیلتھ صاحب، یہ ذرا سنیں۔

<u>بیگم یاسمین نازلی جسیم:</u> نو زمونږ به هیلتھ منسټر صاحب ته دا خواست وی، نو زمونږ د پولیو پروگرام چه دے، پرون شروع شوے دے او بل دا نن سبا د ډینگی وائرس دے، هیلتھ ایجوکیشن دے، دا ټول د LHW په Through کیږی نو LHW عاجزانو ته تنخواه نه ملاویږی، په قرضونو کښے انبنتی دی نو زه به د هیلتھ منسټر صاحب ته دا ریکویسټ اوکړم چه د هغوی دا تنخواگانے ریلیز شی او هغوی ډیر په مشکله کښے دی او ما له زیات، ټولے LHSSs هم راغلے او LHWs چه دا پرابلم تاسو Solve کړئ نو مونږ به دا ټول د هیلتھ پروگرامونه ډیر په ښه انداز باندے سرته اورسوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Campaign، آپ کا مطلب ہے کہ یہ LHW Campaign والے لوگ اچھی طرح چلا سکیں گے۔۔۔۔

<u>بیگم یاسمین نازلی جسیم:</u> جی ہاں، یہی چلاتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اگر انکو تنخواہ، Salary مل جائے؟

<u>بیگم یاسمین نازلی جسیم:</u> نہیں Otherwise ملتی تو ہے لیکن وہ بڑے پرابلمز میں ہیں، آجکل انکی تنخواہیں نہیں ہیں اور ان سے سارے کام ہم لیتے ہیں، تو LHSSs جو ہیں، وہ Supervise کرتی ہیں اسکو، توانکے پاس گاڑیاں نہیں ہیں تو آپ انکا یہ پرابلم حل کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔ آنریبل منسٹر ہیلتھ، جی۔

<u>Mrs. Yasmin Nazli Jasim:</u> Thank you, thanks a lot.

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں ڈینگی پر کوئی بات ہے؟ نہیں اچھی تجاویز دے دیں، فالتو تقریر نہ کریں، ایک منٹ جی۔ قلندر خان لودھی صاحب، صرف تجویز دے دیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! میری تو آدھے منٹ کی بات ہے۔ یہ ڈینگی کے بارے میں جو آپ نے فرمایا، میں اسی کو Ditto کرتا ہوں کہ بہت اچھی بات ہے، اتنا کچھ نہیں ہے اشتہاروں میں، اشتہار دیئے جائیں، جیسے بلور صاحب نے بات کی، مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ احتیاط بھرتنی چاہیئے اور دوسروں کو بھی نہیں پتہ ہے، ہم نے تو سن لیا، ایک سو چوبیس یا سو ممبروں نے، تو ہماری پوری قوم، پورے صوبے کو پتہ چلے۔ اشتہار دیں گے، اشتہار پر خرچہ کچھ نہیں ہے تو اس سے لوگ Aware ہو جائیں گے اور اگر اشتہار کے ذریعے Awarenes دی جائے، اس کا نتیجہ اچھا نکلے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی نگہت بی بی! نگہت بی بی، مختصر تجویز دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اسی پر ہے اور پھر پوائنٹ آف آرڈر بعد میں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آفت ہے جو ہم لوگوں پہ، پورے پاکستان میں اور اللہ تعالیٰ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا سمیت پورے پاکستان کو بچائے رکھے، سر، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو احتیاطی تدابیر بتائی ہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ پر جو کتاب نازل ہوئی ہے، قرآن مجید سر، اس کے بارے میں یہاں سے یہ بات کرنا ضرور سمجھتی ہوں اپنے ایم پی ایز کو، اور میرے ایم پی ایز جو ہیں، وہ پھر دوسرے لوگوں کو یہ بتا سکتے ہیں کہ جناب سپیکر صاحب، اگر کسی بھی شخص کو، کوئی بھی شخص اس قسم کے اگر کوئی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو میں انکو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ سورۃ الرحمٰن اور سورۃ تغابن اگر یہ پڑھ کر ان پر پھونک دی جائیں اور انکو پانی پلا دیا جائے تو یہ کسی حد تک نہیں بلکہ بہت حد تک جناب سپیکر، یہ کامیاب علاج ہے اور ہمارا چونکہ قرآن مجید پر پورا یقین ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس چیز کو میں نے، قرآن مجید میں جس چیز، کسی بھی مطلب ہے اس کے لئے بھیجا ہے۔ تو اس میں شفا ہی شفا ہے۔ سورۃ الرحمان اور سورۃ التغابنً جو ہیں، وہ اسکا علاج ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین صاحب، شاہ حسین صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ان کے بعد۔

جناب شاہ حسین خان: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! مسئلہ دا دہ جی-----

جناب سپیکر: اودریږه دا ختم شی، دا Wind up کړو کنه۔

جناب شاہ حسین خان: مسئله دا ده جی چه زما د حلقے تاکوټ الائی روډ د تیرو اته میاشتو نه بند دے جی۔

جناب سپیکر: ډینګی ختم کړه، بیا پرے کوه۔

جناب شاہ حسین خان: ډینګی ختم دے جی، هغه ختم شو جی، هغه خو به دوئ جواب ورکوی۔

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب!

جناب شاہ حسین خان: جی زما روډ د تیراته میاشتو نه بند دے-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، ڈینگی کے بارے میں اگر کوئی بات کرنی ہے، یہ پہلے ختم ہو جائے۔ آپ بیٹھ جائیں، یار شاہ حسین صاحب! رولز کا ذرا خیال رکھیں، Proceedings کا خیال رکھیں، جو آپ کو چیئر نے ہدایت دی ہے، آپ بیٹھا کریں، آپ مجھے Dictation مت دیں۔ جی وجیہہ الزمان صاحب، وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس اہم موضوع پر یہ آنریبل منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، میں انکے نوٹس میں ایک بات لانا چاہونگا۔ آج کل اکثر Telephone messages میں آرہا ہے کہ جی ڈینگی کا جو علاج ہے، وہ پپیتا کے پتے جو ہیں وہ آپ ابال کر نچوڑ لیں اور اس میں یہ بھی آتا ہے کہ جی سیب کے جوس میں لیموں ڈال دیں تو اس سے افاقہ ہو جاتا ہے یا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تو میں چاہونگا کہ آنریبل منسٹر صاحب کوئی ایک واضح Message عوام کو یہاں سے دیں تاکہ انکو پتہ لگے کہ اسکی Protection کیا ہے اور اس سے کس طرح بچا جا سکتا ہے، آیا یہ چیزیں جو آرہی ہیں ان میں حقائق کتنے ہیں؟ Thank you very much, Sir۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی! بہت لمبا ہو گیا، صرف تجویز دے دیں جی، ناصرہ بتول صاحبہ، صرف تجویز دے دیں جی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب، میری یہ تجویز ہے کہ جیسے کہ بشیر بلور صاحب نے ڈی سی او کو ہدایت کی ہے، سپرے کی، صفائی کی، یہ نہایت ضروری ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب بھی اور ہیلتھ منسٹر صاحب بھی، ہم ایم پی ایز لوگ تو اپنی ذمہ داری نبھائیں گے لیکن یہ لوگ اگر خود سروے، جیسے خود Round کر لیں شہر کا، کم از کم پشاور کا ایک دن دو دن، خود اپنی نگرانی میں دیکھ لیں کہ کیسے سروے، صفائی ہو رہی ہے؟ تو یہ بہت اچھا رہے گا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب، ظاہر علی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ جہاں تک ڈینگی کے حوالے سے بات کی جاری ہے تو میں پہلے بھی اسکی وضاحت کر چکا ہوں، ہمارے بھائی وجیہہ صاحب نے جو بات کی ہے، اس کے حوالے سے تو یہ ہے کہ میڈیکل جو Terminology ہے، اس کے اندر As such اسکا کوئی علاج نہیں ہے، کوئی دیسی علاج ہو تو وہ میرے کم از کم علم میں نہیں ہے کہ وہ کس طریقے سے، ہاں اسمیں یہ ہے کہ جتنا Liquid زیادہ Inhale کرے بندہ، اس کیلئے وہ بہتر ہے۔ دوسرا سوال جو بیگم جسیم صاحبہ نے کہا ہے کہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: LHWs کی تنخواہوں کا؟

وزیر صحت: LHWs، اسکا یہ تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف جو Release آنی ہے اور انشاءاللہ Within ten to fifteen days یہ Release آجائے گی، اور وہ جو Release آرہی ہے، یہ میں بتاتا چلوں کہ وہ پورے سال کیلئے ناکافی ہے لیکن کم از کم یہ جو Backlog ہے، ہم نکال دیں گے اور یہ چیز ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Take up کی ہوئی ہے اور ہم Daily basis پر Monitor کر رہے ہیں۔ ابھی جو نتائج ہمارے پاس آرہے ہیں، اسکے اندر جو Backlog ہیں، چار مہینے میں ہم اسکو نکال دیں گے لیکن اس سے ہمارا سلسلہ آگے نہیں چلے گا، وہ ہم نے جو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Take up کیا ہوا ہے کہ جو انکی Responsibility ہے کہ یہ اس پروگرام کو Funding کرے تو We are taking this matter already۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ مل جائے گا، یہ ان لوگوں سے یہ سسٹم چل سکے گا؟ اس کے خلاف ڈینگی یا دوسرے Infected-----

وزیر صحت: نہیں یہ تو اس میں In fact جو رول ہے، وہ تو Health awareness کے حوالے سے ہے، وہ تو انکا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو ہیلتھ سے، جو تدابیر ہیں، حفاظتی تدابیر ہیں،-----

جناب سپیکر: Awareness کو پیدا کر دیا جائے۔

وزیر صحت: وہ Awareness کو، ہم تو مطلب شہروں میں بینرز بھی لگا دیں گے، Portraits بھی لگا دیں گے، اشتہارات بھی دے دیں گے لیکن جو ہماری رورل سائڈ ہے، اس کے اندر گھوم پھر کے، یہی لوگ پھریں اور یہ Health awareness کے حوالے سے لوگوں کا آگاہ کریں گے کہ اسکی حفاظتی تدابیر کیا ہیں؟ اس پر Already ہم کام کریں گے۔

جناب سپیکر: بس اسکی وہ Vast، بہت Vast تشہیر کی جائے جی۔

وزیر صحت: اور اس سلسلے میں ایک ہفتہ پہلے ایک پراونشل گورنمنٹ نے ہمیں 55 ملین روپے جو دیئے ہیں، جس پر ہم نے کچھ Equipments جیسا کہ جو Guns ہوتی ہیں، جس کے ذریعے سپرے کیا جاتا ہے، جو Smoke spray ہوتا ہے، اسکے ساتھ میڈیس، ہمارے پاس Already جو سٹاک تھا، وہ اس وقت ہم استعمال کر رہے ہیں، In the meanwhile جب یہ ختم ہو گا تو ساتھ ہی ہمارے پاس یہ چیزیں بھی آجائیں گی اور ہم تقریباً تقریباً اس پوزیشن میں ہو جائیں گے کہ ہر ڈسٹرکٹ کے جتنے بھی رورل ایریاز ہیں، چاہے اربن ایریاز ہیں یا رورل ایریاز ہیں، اس کے اندر یہ سپرے کر سکیں اور باقی ہسپتالوں کے حوالے سے میں پہلے بات کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب! خوشدل خان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: او د ریږئ جی، یو منټ۔ بس دا ایجنډه پاتے ده، هسے هم د لیجسلیشن بیا قیصے خو خوک نه غواړی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب! ډیره مننه ستاسو۔ یو ډیر Important point دے-----

جناب سپیکر: نہیں میں آج آپ کو دو بجے تک بیٹھاؤنگا، گیٹ بند کریں، کوئی بھی نہ نکلے ادھر سے، دروازے بند کریں۔ نہ آج بھوکے، Proceedings چلے گی، چائے ملے گی، اچھی چائے ملے گی۔

(تالیاں)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

گوشت کی غیر قانونی برآمد

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): مونږه دا اوریدلی وو چه د څاروؤ سمګلنګ کیږی کابل ته خو دا مونږه نه وو اوریدلی چه د غوښے سمګلنګ به هم کیږی۔ نن تقریباً یولس بجے زه خپله حلقه کښے ګرځیدمه، بډه بیرے تهانړے ته ورغلمه، بډه بیرے تهانړے سره یو ډیر لوئے Container ولاړ وو او ډیر خلق هم وو، نو ما وئیل چه راشه د تهانړے انسپکشن به هم اوکړم، وربه شمه ورکوز شومه نو نه ایس ایچ او وو او نور څوک نه وو، مطلب دا دے څه کسانو نه ما تپوس اوکړو چه دا Container تاسو څه کښے نیولے دے؟ وئیل چه دا پانچ بجے مونږ نیولے دے په انقلاب روډ باندے، او دیکښے دا اتهاره لاکھ روپو غوښه ده، ایف آئی آر تاسو درج کړے دے، دا یولس بجے وے او پنځ بجو، وئیل چه ایف آئی آر خو مونږه لا نه دے درج کړے چه مونږ ته خو دا پته هم نشته چه یره دا Relevant section کوم یو دے؟ په دے دوران کښے ایس ایچ او هم راغلو، ډی ایس پی صاحب هم راغلو، ما هغوی ته اووئیل چه یره تاسو هلته اوګورئ، که د دوئ سره څه پرمټے وی یا څه Legal څه داسے څه Documents وی نو دا تاسو پریږدئ غوښه ده چه هغه ما اوکتل، هغه Documents ئے ماله راکړل نو هغے Documents کښے صرف راهداری وه *تخت بھائی سے طورخم تک*، نور پکښے هیڅ هم نه وو۔ مطلب دا دے Illegalیو سمګلنګ روان وو هغه، بهرحال ما ایس ایچ او ته او ډی ایس پی ته اووئیل چه په دے باندے ایف آئی آر کټ کړئ Under the relevant law او زه ورنه لاړمه۔ په دیکښے تقریباً درے بجے ماته ډی ایس پی صاحب ټیلیفون اوکړو، زه لا په حلقه کښے وومه چه یره مونږه ډی سی او صاحب ملاؤ کړو، ډی سی او صاحب وائی چه ماته خو هیڅ هم پته نشته او دا ستاسو کار دے، خپل سیکشن لاء پرے اولګوئ، نو ډی ایس پی ماته اووئیل چه زه پرے کوم Section of Law اولګومه؟ ما ورته اووئیل چه It is not my duty،ما خو As a public representativeانسپکشن اوکړوAnd foundاو بل دا دے چه تاسو

ولے دومرہ ٹائم اولگولو؟ اوس درے بجے دی، ایف آئی آر نہ کټ کوئ، غوښنہ پرتہ دہ۔ خیر ما ډی سی تہ د هغه ځائے نہ ټیلیفون اوکړو خو هغه نہ اوچتولو، بیا ای سی او تہ مے هم اوکړو، هغه هم نہ اوچتولو، Responseئے نہ ورکولو۔ بیا حتیٰ چہ ما کمشنر اکبر خان صاحب تہ مے ټیلیفون اوکړو پہ موبائیل باندے، هغه تہ ما خبرہ اوکړہ چہ یرہ دا پوزیشن دے او دا درے بجے دی او خلق هم ټول ولاړ دی او ناست دی۔ خیر بیا ډی سی او صاحب ماتہ اووئیل چہ یرہ ما ورتہ اووئیل۔ نو میاں صاحب خو پہ دے باندے هغه بلہ ورځ ښہ پہ ډیټیل سرہ خبرے کړے دی، د محمد علی خان پہ پوائنټ آف آرډر باندے، لکہ اوس هم دوئ، اوس هم اول دا کتل پکار دی، زما دا ریکویسټ دے هاؤس تہ هم او تاسو تہ هم چہ پہ دیکښے انوسټی گیشن اوشی For the first چہ آیا دا ایف آئی آر ولے Immediately درج نہ شو؟ چہ پانچ بجے تا Container نیولے دے او تا تہ وائی چہ دا Illegal documentsدی، دہ سرہ پرمټ نشتہ، Valid document نشتہ دی نو پکار دا دی چہ ایس ایچ او یا تھانړے والا Legally bound to register case against such personsاو هغه ئے پہ Custodyکښے اغستے وے۔ دویمہ دا دہ چہ دوئ تہ دا هم لا پتہ نشتہ دے چہ یرہ د کوم لاء لاندے بہ کیږی؟ دریمہ خبرہ دادہ چہ یرہ چہ کوم ځائے کښے دا حلالہ کیږی، ماتپوس اوکړو نو هغه پهندو روډ باندے چرتہ دا Butcher Houseدے، یو Illegalدے، پکار دہ چہ پہ هغے باندے چھاپہ اووهلے شی، هغه بند کړے شی او د هغے خلاف انکوائری اوشی نو زما دا دغه دے چہ یو خو دا ایف آئی آر ولے Delayشو؟ دوئ ولے ایف آئی آر درج نہ کړو، آیا دا څہ Negotiationئے کولو یا څہ خبرہ ئے کولہ؟

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان(ایڈوکیٹ): دویمہ خبرہ چہ کوم ځائے کښے دا حلالہ کیږی، د اتھارہ لاکھ روپو غوښہ چہ دے ځائے نہ کابل تہ ځی نو مونږ تہ پانچ سو روپئ کلو باندے دلتہ خرڅیږی نو دا وجہ دہ۔ نو مهربانی د اوکړی دیکښے د پورا تفتیش اوشی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز سے کون جواب دیگا؟ جی کون وزیر صاحب؟ جی میاں صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بل که نوے خبره وی نو، خو هم دغه یو خبره ده نو۔

محترمه نگهت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! د پولیس باره کښے ده۔

جناب سپیکر: ځه هغه پولیس والا به بیا اوکړئ۔ جی میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین وزیر (اطلاعات): ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، دے خوشدل خان ډیر Valid point اوچت کړے دے او رشتیا خبره ده چه هغه بله ورځ پرے ډیره تفصیلی خبره شوے هم ده او دا په مختلفو شکلونو کښے، مطلب دا دے چه د ځاروؤ په شکل کښے او د غوښو په شکل کښے سمگلنگ کیږی او نن ماته محمد علی ورور دا خبره اوکړه چه هغه بله ورځ تاسو اسمبلئ کښے کومه خبره کړے وه نو اوس هم هغه طریقے سره هر څه جاری دی او روان دی۔ زه دلته نه یم خبر د پولیس ذمه وار کسان چه نن په اجلاس کښے دلته څوک شته او که نه، خو د انتظامیے ملگری ټول موجود دی او دا ډیره عجیبه خبره ده چه مونږ دے ځائے نه دا خبره کړے ده، دا مونږ د دے د پاره نه ده کړے چه تش د نمود و نمائش په بنیاد باندے کړے ده، نه، مونږه صرف ملگری مطمئن کړی دی مونږ په رشتیا د زړه نه محسوسوؤ چه او د دے صوبے د عوامو سره ظلم کیږی۔ که داسے پولیس والا وی چه وائی چه زه ئے رکاولے نشم نو بیا هغه پولیس د جواب ورکړی، د هغوی په ځائے باندے بیا نور خلق شته دے، که انتظامیه کښے داسے خلق وی چه هغوی وائی چه زه د خپل سیټ نه ټهیک کار نشم اغستے، هغوی د جواب ورکړی، د هغوی نعم البدل شته دے، دا غفلت نشی برداشت کیدے، دا ډیره عجیبه خبره ده چه د ایف آئی آر درج کیدو د پاره به یو معزز ممبر خبره کوی او په ریکارډ به ټول شے موجود وی او په هغے کښے هم دوئ چل ول کوی۔ د دے مطلب خو دا شو چه دوئ ورسره هم ملاؤ دی۔ بالکل د انکوائری د پاره مونږه دلته ستاسو د احکاماتو په بنیاد اووه ورځو کښے دننه دننه د دے خبرے د انکوائری دلته رپورټ پیش کړی چه د دے ایف آئی آر درج شوے ولے نه دے، دا غوښه د چا وه، د چا په گاډو کښے وه، کومو خلقو سره وه او دا د کومو خلقو په لاس کښے وه او چرته روانه وه؟ چه دا ټول چه کوم دے نو دلته پیش کړی چه د دے اسمبلئ د ملگرو هم اطمینان اوشی او د عوامو هم اطمینان اوشی، دا د

دے د پارہ او زہ یو ځل بیا جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت هغه محمد علی صاحب چه دلته کومه خبره کړے وه، مونږ د زړه نه کړے ده، یو ځل بیا مونږه پولیس ته هم یادداشت ورکوؤ چه د دوئ ډیوټی ده، انتظامیے ته هم یادداشت ورکوؤ، بالکل سمگلنگ روان دے او سمگلنگ پہ دے طریقه باندے روان دے چه دا ممکن نه ده چه دے ځائے کښے به د چا خوښه نه وی او لاره باندے به دوئ ځی او دولس دولس گاډی به ځی او دوئ ته به پته نه لگی۔ که د دے نه مخکښے یو میاشت او دوه میاشتے مخکښے د دے خبرے نوټس اغستے کیدو او دیکښے رکاوټ پیدا کیدو، نن پکښے ولے رکاوټ نه پیدا کیږی؟ لهذا زه ډیر پہ شدت سره دا خبره بیا پہ دوباره وایمه او که د دے نه پس هم دا خبره وی نو بیا به پہ بل شکل کښے د دے تپوس کیږی چه بیا به وایو چه دا افسران د دے قابل نه دی چه دوئ د دے ځائے حفاظت اوکړے شی۔ نو زه پہ ورورولئ هم ورته وایمه او ډیر پہ مهذب انداز کښے چه زما د خپلے صوبے خلقو ته تکلیف دے نو زر تر زره د پہ دے عمل اوشی چه سمگلنگ بند شی، غوښه د خلقو ارزانه شی او د خلقو دا تکلیف ختم شی۔

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب۔ جس طرح وزیر صاحب نے ہدایت دی ہے تو گورنمنٹ خود فوری انکوائری کرے، وزیر صاحب کی ہدایات کے مطابق گورنمنٹ خود اس کی فوری انکوائری کرے اور فوری رپورٹ پیش کرے۔ میرے خیال میں ایک پندرہ منٹ کیلئے بریک کرتے ہیں، پھر اس کے بعد آپ بھی Fresh ہو جائینگے۔ پندرہ منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(ایوان کی کارروائی چائے کے وقفے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Wajih-u-Zaman Sahib, to please move his privilege motion No. 159 in the House. Wajih-uz-Zaman.

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 5 اگست کو میں نے گورنر ہاؤس سیکرٹریٹ میں Call کی اور وہاں پہ ایک ریسٹ ہاؤس بک کرنے کی خواہش ظاہر کی، کرناک ہاؤس، رحیم

یار خان سے میرے مہمان آ رہے تھے اور اللہ کا فضل ہے کہ سولہ سترہ سال Consecutive میں اسمبلی میں آ رہا ہوں اور یہ کوئی غالباً Second time میں نے یہ Facility مانگی تھی ان سے۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ جی Availability ہے، 13 تاریخ کیلئے میں نے بکنگ مانگی، انہوں نے کہا کہ ایم ایس صاحب جب آئینگے تو وہ اس کو Approve کرینگے لیکن آپ فکر نہ کریں ہم نے کیس Put up کر دیا تو میں نے کہا کہ یار مجھے صحیح بتائیں، یہ نہ ہو کہ میرے مہمان وہاں آ جائیں اور یہ نہ ہو، تو انہوں نے کہا کہ روزے ہیں تو روزوں میں اتنا رش نہیں ہے تو ہو جائیگا۔ وہاں کوئی اسلام صاحب تھے، ان سے میری بات ہوئی۔ اس کے بعد دوبارہ میں نے فون کیا، دو تین دن بعد، انہوں نے کہا جی کہ ایم ایس صاحب عمرے سے واپس آ چکے ہیں لیکن ابھی کیس Put up ہو گیا، آپ فکر نہ کریں اور جس دن میرے مہمان وہاں پہنچے اور میں نے فون کیا تو انہوں نے کہا کہ جی میری تو آپ سے بات ہی نہیں ہوئی اور ایم ایس صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ میرے نوٹس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے اور 30 تاریخ تک بکنگ وہاں پر Show کی اور میرے مہمان وہاں رحیم یار خان سے نتھیا گلی جا کے واپس آ گئے۔ اس پر جو میری سبکی ہوئی اور جو مجھے Embarrassment کا سامنا ہوا تو اس میں یہ دو آدمی تھے جن سے میری بات ہوئی، ایک اسلام صاحب تھے اس میں، ایک طارق صاحب تھے، تو انہوں نے بڑے غیر مہذب اور غیر ذمہ دارانہ رویے سے یہ حرکت کی تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ ان کو Punish کیا جائے، میرا مقصد صرف یہ ہے کہ آئندہ کم از کم کسی آنریبل ممبر کے ساتھ اس قسم کا مذاق نہ کیا جائے۔ تو یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ ان کی کھچائی ہو سکے۔ Thank you very much, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب! وجیہہ الزمان صاحب نے جیسے بات کی ہے، میں ان کو تسلی دیتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا پرابلم ہو تو انشاء اللہ میں معذرت بھی چاہتا ہوں اور آپ کو کوئی ایسی تکلیف ہو تو اس کیلئے معذرت خواہ ہوں اور انشاء اللہ آئندہ آپ کو ایسی کوئی تکلیف بھی نہیں ہو گی۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> یہ بندے آئیں سر، جواب تو دیں نا۔ (شور) سر، کم از کم یہ بندے سامنے آ کے سر، پیش تو ہوں، اپنی غلطی کا۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں افتخار صاحب، آپ نے سنا ہے؟

وزیر اطلاعات: او جی، چونکه بشیر خان او مونږ په یوه بله اهمه مسئله کښې مصروف وو نو، دا ځکه مونږه دواړه (قہقہہ) نو زه پرے اوس لږ لږ پوهه شوم چه د دے غریب مطلب دا دے چه خپل د بکنګ په حساب خبره وه او د ده مطلب دا دے چه خبره منلے شوے نه ده او لازم خبره ده چه د ایم پی اے خبره نه منلے کیږی نو پریویلج خو د ده جوړیږی۔ بالکل جی، کمیټئ ته د لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the privilege motion is referred to the concerned Committee.

(Applause)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: ‘Call Attention Notices’: Malik Badshah Saleh, to please move his call attention notice No. 593 in the House.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! ایک منٹ کیلئے مجھے ٹائم دیں جناب۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں تھوڑا سا، جی۔

جناب بادشاہ صالح: ډیره مهربانی، شکریه جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایک منٹ کیلئے جی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ جی۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ تین سالوں سے حلقہ PK-92 ضلع دیر میں زکوۃ کی رقم تقسیم ہو رہی ہے لیکن ابھی تک کسی مقامی زکواۃ کمیٹی کے چیئرمین وغیرہ کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے، ہمیں یہ پتہ تک نہیں ہے کہ زکواۃ غریبوں میں تقسیم ہوتی ہے یا نہیں؟ اکثر ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ زکواۃ کی رقم ضائع ہو رہی ہے، لہذا محکمہ زکواۃ کو ہدایت کی جائے کہ کم از کم ہمارے حلقوں میں جتنی بھی زکواۃ کمیٹیاں ہیں، ان کے چیئرمینوں کے نام دیئے جائیں اور زکواۃ لینے والوں کے نام و پتہ بھی حوالہ کریں۔

جناب سپیکر صاحب، کله چه زکواة دا دریم څلورم کال دے چه د زکواة دا کمیټیانے جوړے شوے دی او خاصکر زما د کلی کمیټی هم جوړه شوے ده خو زه افسوس کوم چه د زکواة پیسے د حکومت خلاف استعمالیږی۔ ما خو بار بار د منسټر صاحب په نوټس کښے هم دا خبره راوسته چه دا پیسے راځی او زمونږه او ستا خلاف استعمالیږی، ته په دے باندے څه عملدرآمد او څه ګروپونه جوړ شوی دی او دوه کسان چه یره دوئ هم مخالف دی، زمونږه مخالف هغه پیسے راغونډی کړی یو ځائے ته، د یو سړی په نوم چیک اوباسی جی او بیا هغه پیسے خپل مینځ کښے تقسیمیږی۔اوسه پورے یو غریب ته دا پیسے اونه رسیدے، زما په حلقه کښے ما ته ښه صحیح پته لګیدلے ده، علم راته شوے دے او خلقو سره ملاؤ شوے یم۔ په دے باندے د حکومت غور اوکړی چه دا شے ولے، خپل ذاتی شے دے، خپله منسټری ده او د حکومت خلاف ولے دا استعمالیږی، په دے باندے عملدرآمد ولے نشی کیدے، څه تکلیف دے څه مسئله ده جی؟ او جی دا دوئ ته زه وایمه چه په دے یو نیمه خبره خو سړے الله پاک هم نه معاف کوی، د غویبو په شی باندے چه د غریبو مال ضائع کیږی او دوئ پرے پوهیږی چه هغوی روټئ نه مومی، د هغوی کپړا نشته، د هغه خلقو پیسے هم ضائع شی نو خدائے پاک ګورے بیا داسے خلق چرته هم نه معاف کوی، د هغه ډیر سخت عذاب دے او کله چه ئے پکښے انسان اونیولو نو بیا ترے نه خلاصیږی نو منسټر صاحب ته خو ما ډیر ریکویسټ کړے دے، زه بیا هم ورته درخواست کوم چه دے باندے-----

Mr. Speaker: Honourable Zarshed Khan, Minister for Zakat & Ushr. Honourable Zarshed Khan.

جناب زرشید خان (وزیر زکواة وعشر): جناب سپیکر سر، دا کوم معزز رکن چه دا کال اټینشن نوټس اوچت کړے دے نو دا دوئ د دیر بالا خبره کوی نو د دوئ په حلقه کښے په ټوله ضلع کښے، دیر بالا زمونږ لوکل کمیټئی مکمل هم دی او Operational هم دی او د دوئ په حلقه کښے 42 کمیټئی دی، هغه Operational دی، هغه کار کوی او ما دوئ سره دا خبره کړے وه چه تاسو د هغے لسټونه غواړئ چه د هغے لسټونه زه درکړم او تاسو د مستحقینو لسټونه غواړئ چه

چاته هغوی امداد ورکړے دے په دے وخت کښے نو هغه لستونه به هم درته درکړم، تاسو یو یو چیئرمین سره ملاؤ شئ، تاسو هغه مستحقینو نه هم تپوس اوکړئ او چه کوم ځائے کښے هم تاسو ته څه مسئله بنکاری، نو هغه ډیپارټمنټ خبر کړئ، ما خبر کړئ، زه به د هغه خلاف ایکشن واخلم خو زما خیال دے چه دوئ داسے خبره اوکړه چه دوئ سره هلته کښے زما په خیال په دیر بالا کښے د ملیانو صاحبانو پارټئ هم شته نو هغه داسے ځنے چیئرمینان دی چه هغوی دوئ وائی چه یره ګنی زمونږه خلاف خلقو ته ئے ورکوی، نو زه خو دا وایم چه یو خو دا مونږه د سیاسی مقاصدو د پاره خو نه استعمالوو، مونږ وایو چه د غریبانانو استحقاق دے، چه کوم مستحق وی هغوی ته د زکواة اورسی خو باید چه دوئ وائی چه داسے ګنی هغوی دیانتدار خلق نه دی، نو دوئ د هغوی دغه ما ته رااولیږی که هغوی داسے څه Violation کړے وی او داسے څه خبره وی نو هغه کمیټیانے مونږه بدلولے هم شو، Any time بدلولے شو او دوئ د ورسره رابطه اوساتی اوزه به چیئرمینانو ته هم هدایت اوکړم چه خپلو ممبرانو سره رابطه اوساتی۔

جناب سپیکر: نو هغوی ته هدایت اوکړه او دوئ ته ئے لستونه ورکړئ، نو که هغے کښے لکه چه څنګه تاسو اووئیل-----

وزیرزکوۃوعشر: دوئ ته به زه لستونه ورکړم، دوئ به د هغوی سره رابطه اوکړی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ حافظ اختر علی صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: دوئ به مونږ ته هغه لستونه راکوی-----

جناب سپیکر: بیا خو دلته ئے دومره ښه ایشورنس درکړو نو خا مخا به کوی جی، هغوی خو درته، حافظ اختر علی صاحب، جی۔

حافظ اختر علی: شکریہ جناب سپیکر صاحب،

Mr. Speaker: 611, 611 please.

حافظ اختر علی: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقے PK 28 مردان کے گاؤں شموزئی اور گاؤں پرانا مٹہ شدید بارش اور سیلاب کی وجہ سے شدید متاثر ہوئے

ہیں اور عوام الناس کو مشکلات کا سامنا ہے جبکہ حکومت کی طرف سے اقدامات ناکافی ہیں، لہذا لوگوں کی تکلیف کے ازالہ کیلئے حکومت فوری نوٹس لے۔

جناب سپیکر صاحب، دا په 9 ستمبر باندے دا واقعه شوے ده او اوسه پورے تقریباً لس دولس ورځے تیرے شوے لیکن افسوس دا دے چه اوسه پورے هلته کښے نه د بجلئ هغه نظام پورا بحال شوے دے، نه د واټر سپلائی هغه نظام پورا بحال شوے دے او په لارو په کوڅو په روډونو کښے کهنډرات او په هغے کښے غټے غټے کندے جوړے شوی دی او خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچیز سے کون جواب دیگا؟

حافظ اختر علی: او تر اوسه پورے جناب سپیکر صاحب، ډی سی او صاحب، ډی آر او صاحب باوجود د دے چه مونږه ورسره د رابطے کوشش کړے دے لیکن هغوی بالکل څه Responseنه دے راکړے، لهذا زما به ستاسو په وساطت سره د حکومت نه دا مطالبه وی چه هغوی ډی سی او ته، ډی آر او ته فوری هدایات ورکړی او هغوی د د دے نوټس واخلی چه د دے تکالیفو ازاله اوشی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین وزیر (اطلاعات): بالکل جی، دا اختر علی خان صاحب چه څه خبره کوی، ډی سی او صاحب او د هغوی انتظامیے ته بالکل هدایات دی، د دوئ چه څه شکایات دی چه هغه لرے کړی او زر تر زره په هغے باندے عمل اوکړی۔ زه جی د دے خبرے سره یوه وړه خبره کومه۔ تاسو باندے به ناوخته هم وی خو یو خبره ډیره تیزه چلیدلے وه د الطاف حسین په حواله باندے او هغوی یوه خبره داسے کړے وه چه هغه په ټوله میډیا کښے چلیدلے وه، خاصکر د اسفندیار ولی خا ن په حواله او د عوامی نیشنل پارټئ په حواله، نو نن د هغه اړخه معذرت راغلے دے او دا خبره ئے کړے ده چه ما سره څه ثبوت نه وو، ما دا خبره کړے ده، نو زما په دے خبره باندے که د اے این پی ملګرو ته څه تکلیف رسیدلے وی، زه په هغے معذرت کوم نو دا ډیر، دا په دویم الفاظو کښے د معذرت الفاظ دی او ورسره د معافئ خبره ده، مونږه داسے جذبه، دے ته په ښه نظر ګورو چه په سیاست کښے یو تلخی پیدا شوے وه، دے سره چه کوم دے نو په کراچئ کښے

به امن ته تقویت هم ملاویږی او دلته به زمونږه نور هم نزدیکت پیدا کیږی او آئنده د پاره هم دغه رنګ رویه پکار ده چه که چرته داسے یو خبره اوشی چه هغه بے ثبوته وی او د هغے څه دلیل نه وی نو د هغے معذرت هم پکار دے او واپس اغستل هم غواړی، نو الطاف حسین چه دا کار کړے دے، ډیر ټهیک کار ئے کړے دے او آئنده د پاره هم داسے کار پکار دے۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: Positive gesture ئے کړے دے۔ ثاقب الله خان، پلیز کال اټینشن 618۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

I want to draw the attention of the Government towards a very public important issue regarding strike of Patwaries in the wake of demanding commission by the revenue and other officers. Due to the strike, transaction of the land revenue is badly affected and the general public is suffering.

جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیر اهم خبره ده جی او زه په دے نه پوهیږمه سر چه دلته مونږه اوس ژړا اوکړو او که خندا اوکړو جی؟ ژړا ځکه راځی سر چه په دے محکمه مال کښے کرپشن باندے دے ایوان کښے زمونږه ممبرانو، که هغه د ټریژری بینچز نه وو او که د اپوزیشن بنچز نه وو، درے ورځے په هغے باندے سر بحث شوے دے۔ بیا د هغے نه پس سر تاسو مهربانی اوکړه او ستاسو په چیئرمین شپ کښے کمیټئ ته خبره لاړه، میټنګز اوشول او په هغے کښے ایشورنسز راغلل چه مونږه پلان جوړ کړو او د هغے نه پس په دے پلان باندے به عمل کوؤ او انشاءالله دا به ښه شی خو سر دا پنځمه ورځ ده، پنځمه ورځ، مونږه ته حلقے والا ملګری راتلل چه یره زمونږه کیسونه دی، زمونږه نورے مسئلے دی، پټواریانو هړتال کړے دے جی، مونږه تپوس اوکړو چه پټواریانو په څه باندے هړتال کړے دے؟ پته اولګیده دا چه د پټواریانو نه تحصیلدارانو او نائب تحصیلدارانو دا ډیمانډ کړے دے چه یو پرسنټ کمیشن چه مخکښے به اغستو هغه ډبل شو، دوه پرسنټه به راکوئ او دے نه بغیر ګرداور له به یو Extra percent ورکوئ، درے پرسنټ، دا کمیشن به ورکوؤ او دا خبره کوی سر چه دا ځکه ورکوؤ چه مونږه نه خلق، دلته به مونږه په فکس ټائم باندے راځو د هغے

پیسے به هم برابروؤ او مونږ نه خلق ډیمانډ کوی۔ جناب سپیکرصاحب، پینځه ورځے هړتال کیږی، دا خبره هر چا ته پته ده، دا زه چه کله خبر شوم ما دے خپل ورونړو سره ډسکس کوله چه یره دا بنه ده چه هغوی ټول ترے خبر دی۔ بیا سر نن یو ډیر عجیبه کار اوشو، یو ځل میټنګ اوشو، په هغے کښے د هغوی Compromise اونه شو نو زمونږ چه د پبلک طرف نه یا د چا انتقالونه وو یا موټیشن وو چه هغه به راتلو نو هغه به Sign کیدو نه، هغه به هم داسے کیدو، هغے باندے نن جی یو اجلاس اوشو او دا ډیره عجیبه غوندے خبره جی زه درته وایمه جی۔ *انجمان پٹواریان اور قانون گویان مال، ضلع پشاور* بخښنه غواړم زما اردو لږه کلابی ده جی خو سر دا ریزولیوشن دے، هغوی خپل مطالبات کړی دی، په دے باندے سر، *کاپی برائے اطلاع اور ضروری کارروائی: صوبائی وزیر مال صاحب، سینئیر ممبر بورڈآف ریونیو، سیشن جج پشاور، سینئیر سول جج پشاور، سیکرٹری بورڈآف ریونیو، کمشنر پشاور، تحصیلدار پشاور، سی آئی ڈی، سپیشل برانچ، مقامی پریس، صدر انجمن پٹواریان۔* بیا دوئ لیکی جی چه مونږه د نائب تحصیلدارانو، دیکښ دا وائی چه *ہم نائب تحصیلداران کے رویے سے سخت نالاں ہیں اور انکے ناجائز مطالبات سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔* ما سره یو کس ته وئیل، زمونږه د حلقے پټواریان هم، نو ما وئیل چه خدائے اومنه دومره راسره ښیګړه اوکړه چه دا ریکارډ کړه او ماله ئے لږ راوړه۔ راته ئے وئیل چه په اسمبلئ کښے، ما وئیل چه دا زما ایمان به وی، انشاءالله په اسمبلئ کښے به درته ښایم۔ بدقسمتی دا ده چه را ئے نه وړو۔ سر، معلومات اوکړئ د ملګرو نه د پیښنور ضلع او دیکښے سر دا بل یو ډیر ضروری خبره ده، دا هم اوګورئ جی، هغوی ورله الټی میټم ورکړے دے چه مونږه به پنځه ورځ خو دا اوکړو، *از مورخہ 20 ستمبر 2011 تا 20 ستمبر 2011 جس کے دوران تمام پٹواریان بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھ رکھیں گے اور جملہ عدالتوں میں شہادت نہیں دیں گے۔ اگر اس دوران پٹواریوں کی شنوائی نہ ہوئی اور مذکورہ نائب تحصیلداروں نے عرض کی تو پھر قلم چھوڑ ہڑتال کریں گے اور مورخہ 23 ستمبر تا 26 ستمبر اگر کسی بھی، پھر بھی ہوا تو مکمل، پورے صوبے میں ہڑتال کریں گے۔* دا جی یو ډیډ لائن ئے هم ورله ورکړے دے۔ سر جھګړه په څه ده چه پټواریان وائی چه کوم یو پرسنټ کمیشن دے، هغه منو او دا درے پرسنټ نه

منو؟ سر، اوژاړو او که اوخاندو؟ دا په تحصیل کښے، دا په پیښور کښے روان دے، د پینځو ورځو نه هړتال روان دے، ورکښے ریزولوشنز پاس کیږی، خپل افسر پسے پټواریان لیکی چه مونږه به دا کار کوؤ، مونږه خبرے کړے دی او مونږه سر دلته ناست یو، درے ورځے دلته دغه اوکړو سر، تاسو چه کله سپیکر چیئر کوی یو میټنګ سر هغه ډیر هائی لیول میټنګ وی، د هغے نه پس څه چل اوشو جی، مونږه به عوام ته سر څه جواب ورکوؤ؟ د کرپشن دا حال دے، د کرپشن چه مامخ هغے کښے جلسے کیږی لګیا دے-----

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> اووئے۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> هغوی په زوره خبره کوی لګیا دے، په زور د خلقو نه غواړی۔ دا درے پرسنټ---

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر!

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Abbasi Sahib, please, kindly let me finish it. Please let me finish it ji.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جی آپ بولیں، پرواہ مت کریں۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> تھینک یو، سر۔ آپ بولیں سر لیکن ڈسٹرب مت کریں سر۔ سر، خبره داسے ده جی چه که دا حال شی په یو وطن کښے د کرپشن چه په هغے کښے جلسے او جلوسونه، په هغے کښے هړتالونه څکه کیږی چه د عوامو چمړا به څنګه اوکاړو؟ نو زمونږه د Existence او د دے ایوان فائده څه شوه؟ میاں صاحب خبره اوکړه مخکښے چه دا خو مونږه نمود د پاره او شوشا د پاره خو دا خبرے نه کوؤ، انتظامیه زمونږه دا خبرے سیریس ولے نه اخلی؟ چه یو میټنګ چیئر کیږی او هغه سپیکرصاحب چیئر کوی، په هغے کښے ایشورنسز وی، دا وړومبئ نه، په دیکښے مخکښے هم یو دوه درے ورځے د دوئ Negotiations شوی دی۔ په دے ایوان کښے میاں صاحب، زمونږه نور منسټرانو، د اپوزیشن ملګرو، مونږه ټولو په دے درے ورځے بحث کړے دے او مونږه په دے درے ورځو باید خالی ټائم ضائع کړے دے سر۔ سر، تاسو کسان رااوغښتل، هغه میټنګ خالی دغه دے چه د دومره لوئے خبرے نه پس هم پینځه ورځے هړتال کیږی او نه تحصیلدار Suspend کیږی، نه ورسره نائب تحصیلداران Suspend کیږی، نه پټواریان

Suspend کیږی، نه ډی او آر Suspend کیږی، هغه نوره انکوائری خو پرېږدوئ سر، زمونږه دے ایوان ته د راتلو فائده څه ده سر؟ چه هغه Basic corruption دے، هغه نور خو ډیویلپمنټ کار کول نه کول، چاله بنیګړه کول نه کول، هغه Basic function چه زمونږه د ایوان یو 'یونائیټډ' آواز وو، هغه نه پوره کیږی سر، اخر کوؤ به څه سر؟ دا داسے بد حال راغلو چه مخامخ Negotiations کیږی، هغه په کاغذونو کښے راځی او هغه کاغذونه هر چا ته ځی، ایکشن پرے نشته دے جی۔ زما ریکویسټ دا دے سر، زه به ریکویسټ کوم د خپلو مشرانو نه، منسټر صاحب به، چه څوک هم جواب راکوی سر، زما ریکویسټ دا دے چه د دے ځائے نه Strict action اوشی، کمیټیانو ته به ئے نه پرېږدو سر او په هغے د مونږه د تعمیل تپوس اوکړو چه دوه ورځے، درے ورځے پس تعمیل اوکړی چه څو پورے انکوائری پوره شوی نه وی چه مونږه دا کسان، چه دا څوک هم Involve دی، پکار ده چه پته خو اولګی چه دا څوک ئے ترے غواړی؟ دا خو سر زمونږه بدنامی ده، د دے حکومت بدنامی ده، د دے ایم پی اے ګانو بدنامی ده، که هغه د اپوزیشن دے او که هغه د ټریژری بنچز دے۔ دا حال سر چه په دغه ورځو کښے هړتال روان دے ورپسے به کیږی، هغوی یو شیډول ورکړے دے چه یو پرسنټ منو، درے پرسنټ نه منو، خدائے ته به هم جواب ورکوؤ که نه به ورکوؤ؟ سر زه خو پوهیږمه نه، ما خو سر کښے هم وئیلے دی سر چه په دے خبره پوهه نه شومه چه اوژاړمه او که اوخاندمه؟ ریکویسټ مے دا دے سر چه څه هم کوئ، چه څه هم کوئ سر، میاں صاحب ته مے هم ریکوسټ دے، دے نورو مشرانو ته هم، چه څه هم کوئ سر،آرډر د دے ځائے نه ورکړئ چه د هغے د تعمیل تپوس اوشی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: دا کال اټینشن دے، په دے بحث نه شی کیدے۔ دا د ټریژی بنچز نه به میاں افتخار حسین جواب۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اټینشن باندے بحث نه شی کیدے۔ میاں افتخار حسین۔

جناب عطیف الرحمان: دا یوه خبره خو سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، نشی کیدے ، خبره پرے نه شی کیدے۔ دا میاں افتخار حسین۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! میں بھی اس بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھہریں، پہلے تو گورنمنٹ کو سن لیں نا کہ وہ کیا، اگر اچھی سی وہ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی۔ داسے ده چه ثاقب صاحب چه کومه خبره په گوته کړے ده، بالکل سره د ثبوتونو ده او چه کله میټنگ هم پکښے اوشی او بیا د ډیمانډ خلق هم معلوم وی او هغوی وائی چه مونږ نه فلانکی فلانکی خلقو د Percentage سیوا ډیمانډ کړے دے او مونږه ورکولے نه شو، دا هم عجیبه خبره ده چه پټواریانو له ئے دومره ښه خبره کړے دے چه هغوی ورکولے نه شی گنی هغوی خو د سړی ځرمن اوباسی او بل له ئے ورکوی، نو دا هم ډیره ښه خبره ده چه هغوی لکه دغه ځائے کښے ، خدائے خبر چه څنگه به ئے دا ایمانداری کړے وی خو د دے هر څه نه باوجود هم چه کومو خلق دوئ په گوته کوی او دوئ وائی چه دا فلانکے تحصیلدار، ډینگرے تحصیلدار نو دلت ایس ایم بی آر صاحب دوئ که ناست وی یا که نه هم وی ناست، چونکه قلب حسن صاحب هم نشته نو هغه تحصیلداران یا نائب تحصیلداران چه چا ډیمانډ کړے دے چه هغه فوری Suspend شی او د دے (تالیاں) د دے مطلب دے چه په لسو ورځو کښے د ننه د ننه مونږه ته رپورټ راکړی چه رشتیا څوک وائی؟ که چرته دا خبره رشتیا وه چه دے تحصیلدارانو داسے ډیمانډ کړے دے ، دا داسے خو د سره حکومت نه دے او نه چه کوم دے د هر سړی د خواهش مطابق به چلیږی، زور به ئے د چا نه اوځی، بدنامیږی به څوک او بدمعاشی به پکښے څوک کوی؟ د دے خبرے گنجائش نشته، هاں که تحصیلدار ته چا ډیر معتبر سړی وئیلے وی نو هغه به هم ښکاره شی ځکه چه مونږه نه غواړو چه په دیکښے د داسے څوک پټ شی چه گنی هغه به ډیر غټ سړے وی او هغه به په دے غلط کار کښے ملوث وی او هغه د پټ شی۔ بالکل مونږه د دے خبرے ملگری یو چه که غل غل دے نو غل ته د غل سزا پکار ده، که رشوت خور دے رشوت خور ته د رشوت خوری سزا پکار ده۔ د دغه تحصیلدارانو په Through که نائب تحصیلدار نیغ په نیغه مجرمان وی نو د هغوی خلاف به کارروائی کیږی۔ که د هغوی نه بره کسان مجرمان وی د هغوی

خلاف به کارروائی کیږی او که په دے پټواریانو کښے داسے خلق وی چه د دے خبرے د پاره ئے انجمن جوړ کړے وی چه خامخا د Blackmailing په بنیاد کوی نو د دے ټول انکوائری به کیږی او چه د دے هر یو رزلټ راغلو نو د هغے په نتیجه کښے به بیا مونږه کارروائی کوؤ۔ فی الحال چه د کومو خلقو نومونه اغستے کیږی نو هغه د چه کوم دے ، بلکه زه وایم چه هغه Suspend شی او په دے باندے چه کوم دے نو هغوی عمل اوکړی، په دے باندے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تهینک یو میاں صاحب۔ دا بنه ډائریکشن ئے ورکړو، د میاں صاحب ډائریکشن، Ten days time تاسو ورکړو کنه جی؟

وزیر اطلاعات: او جی۔

جناب سپیکر: Ten days کښے د بالکل دلته Reply راشی۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر! په دے باندے زه هم د رشتیا خبره کول غواړم، سپیکر صاحب! ماله اجازت راکړی؟

جناب سپیکر: په څه باندے؟

وزیر آبکاری و محاصل: هم په دغه موضوع باندے۔

جناب سپیکر: بس دا خو ختمه شوه۔

وزیر آبکاری و محاصل: زه خو هم په دے باندے څو خبرے کول غواړم۔

جناب سپیکر: نه تاسو به داسے نه کوئ، تاسو به ډائریکشن ورکوئ، د ګورنمنټ د طرف نه به-----

وزیر آبکاری و محاصل: هغه خو میاں صاحب ورکړو کنه جی۔

جناب سپیکر: بس هغے باندے، جی-----

وزیر آبکاری و محاصل: په هغے کښے شته کنه، دے باندے دا کومه خبره زمونږ ورور ثاقب ورور چه اوکړه، زه خو جی اول Appreciate کومه، زمونږ د ګورنمنټ او زمونږه د اسمبلئ خاصه ده چه غلطی که هر ځائے کښے وی نو که د اپوزیشن د طرف نه نشاندهی کیږی نو د ټریژری بنچ د طرف نه هم نشاندهی کیږی، دا یو بنه

روایت دے جی خو خبرہ جی دا دہ چہ څنګه ډائریکشن ورکړو، زمونږه آنریبل منسټر جناب میاں صاحب په دیکښے خو جی Understood خبره ده چه کوم قرارداد ثاقب صاحب پیش کړو د انجمن پټواریانو، هغے کښے خو ئے دا Admit کړه چه One percent مونږ ورکولے شو، نو د رشوت خبره خو هغوی Admit کوی لګیا دی، نو مونږ دلته د پټواری سر وینځلو ته نه یو راغلی، پټواری هم دا څرمن، څنګه چه میاں صاحب اووئیل چه د خلقو نه اوباسی، One percent به هغه د کوم ځائے نه ورکوی؟ هم زمونږ د خلقو نه به ئے اوباسی نو دے حده پورے لکه د کرپشن انتها ده۔ دویمه جی خبره دا ده چه دا خو داسے حساب اوشو چه هغه پښتو کښے متل دے چه په غل باندے چورټ پیښ شو، دا خو هغه حساب شوے دے۔ اوس دوئ څرګند شو، خپله ئے څرګند کړل، Document په ریکارډ راغے نو د دے صحیح انکوائری پکار ده او صحیح د دے منطقی انجام پکار دے جی۔ د پټواریانو جی ځان له یو خبره ده، د تحصیلدار نائب تحصیلدار ځان له، زمونږه حکومت د پاره خو دلته د ټکرا ون پټواری یو عذاب جوړ شوے دے، د ټول حکومت د پاره د بدنامئ باعث دے چه دغه پټواری څوک نه شی لر کولے او دلته مونږ به څه انصاف چا بیا سره کوؤ چه دغه یو پټواری دومره Powerful وی چه هغه نه شو خوځولے د دے ټکرا ون نه نو مونږ به دے خلقو ته نور حساب څه ورکوؤ؟ نو زه بالکل Appreciate کوم، د میاں صاحب هغه هم او زه وایم چه سخت نه سخت کارروائی پکار ده او زر تر زره پکار ده چه کم از کم زمونږه په حکومت چه دا دهبه لګی چه دا پاکه شی۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. The honourable Minister for Zakat and Ushr, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

زکواۃ منسٹر صاحب! یہ جو آپ Introduction سے پہلے Consideration چاہتے تھے، مبارک ہو آج آپ کی Consideration آ گئی ہے۔

جناب زرشید خان (وزیر زکواۃ وعشر): تھینک یو، جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میں اس میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس چیز پہ؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس بل کے متعلق۔

جناب سپیکر: نہیں تو آپ لوگوں نے اس میں امنڈ منٹس تو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ تو Principles of the Bill ہیں۔ سر، امنڈ منٹس تو میں نہیں لایا، Principles of the Bill کے متعلق میں بات کر رہا ہوں، اگر مجھے ٹائم دے دیں، میں مختصراً بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی پہلے ان کی طرف سے ریکویسٹ تو آجائے نا، موشن تو وہ 'موو' کریں نا۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواز کواۃ وعشر، مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

جناب محمد زرشید (وزیر زکوۃ وعشر): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخواز کوۃ وعشر بل، 2011 کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pukhtunkhwa Zakat and Ushr Bill, 2011 may be taken into consideration? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

ابھی بولیں جی، Consideration Stage شروع ہوئی جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور بیٹھا سر میں اس وجہ سے تھا کہ یہ چند باتیں میں آپ کے ساتھ اور ہاؤس کے ساتھ Share کرنا چاہتا تھا۔ سر، میرا اس میں مقصد یہ ہے کہ یہ جو بل ہے، اس کو جب یہاں پہ لائے ہیں تو وہ جو 1980 کا آرڈیننس تھا، یہ اس کی تقریباً Ditto copy ہے۔ گزارش سر میری یہ ہے کہ اس کے Financial implications ہونگے، ہمارا ٹیلی کام سیکٹر ہے، اس کی Collection ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ کر رہی ہے اور زکواۃ جو ہے سر، اگر اس میں بھی ہم دیکھیں، یہ جو فیڈرل گورنمنٹ Collection کرتی تھی تو اس میں یہ ہوتا تھا کہ زیادہ تر جو Share ہوتا تھا، آپ کا کراچی سے، لاہور سے، ان جگہوں سے آتا تھا۔ ابھی سر جب Collection ہمارا صوبہ کرنا شروع کر دے گا تو میں تو سر یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے اس کو فنانس کے ساتھ Take up کرنا چاہیئے کیونکہ ٹھیک ہے 18^{th} amendment کے نیچے یہ محکمے Devolve ہو رہے ہیں لیکن اس طریقے سے سر ٹیلی

کام جو ہے، وہ ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے کیونکہ PTA جو ہے، وہ Controlling authority ان کے پاس ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے اور منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے فنانس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے Financial implication کو دیکھا ہے؟ اور اگر نہیں دیکھا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ پہلے بجائے اس کے کہ ہم اس کو جلدی میں پاس کریں، پہلے بیٹھ جائیں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ کل کو ان کیلئے اور حکومت کیلئے مسائل ہوں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! کہ ماتہ اجازت وی نو زہ بہ پرے یو منٹ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: پہلے مفتی صاحب پھر آپ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے درخواست بھی کی ہے جناب وزیر سے کہ آپ اس میں جلدی نہ کریں، اس کو اگر تھوڑا مؤخر کر دیا جائے تو کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، یہ پہلے وفاقی محکمہ تھا اور اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد یہ Devolve ہو گیا اور یہ اختیار آ گیا ہے ہمارے پاس، صوبے کے اندر، اب یہ قانون سازی ہو رہی ہے اور یہ موقع بہت اہم ہے، جب پاکستان بن گیا تھا تو اس وقت اس قسم کی قانون سازی ہو رہی تھی یا اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد جب صوبوں کے پاس اختیار آ گیا تو یہ بہت اہم ہے۔ یہ بات میں نے بابک صاحب کے اس بل کے وقت بھی کہی تھی کہ جلدی نہ کی جائے اور اب بھی کہہ رہا ہوں۔ یہاں ایک پرابلم ہے، ہمارے پاس ایسی کوئی ایجنسی نہیں ہے جس ایجنسی کے ذریعے ہم حقیقی طور پر زکواۃ وصول کریں یا عشر وصول کریں۔ آپ سپیکر صاحب، حیران ہونگے اگر ہماری قوم صحیح طور پر زکواۃ دینا شروع کر دے اور عشر دینا شروع کر دے تو اس صوبے کا ایک فرد بھی غریب نہیں رہے گا۔ اب کیا کیا جاتا ہے؟ ہمارے پاس کوئی ایجنسی نہیں ہے تو مجبوراً محکمہ زکواۃ یہ درخواست کرتا ہے محکمہ مال سے، اور محکمہ مال کے لوگ پٹواریوں کے ذریعے زکواۃ اور عشر وصول کرتے ہیں۔ جب پٹواری زکواۃ وصول کرتا ہے تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ ہم جانتے ہیں۔ آج ثاقب اللہ خان میں Appreciate کرتا ہوں، اس نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ پٹواری زور آور آدمی ہے، وہ زکواۃ وصول کرنے کی جسارت ہی نہیں کرتا اور عشر وصول کرنے کی، اور جب کوئی آدمی انتقال کیلئے آتا ہے اور وہ اس کا دوست ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اتنے پیسے تو آپ دے دیں ہماری فیس، اتنے پیسے تو آپ ہمیں حلوہ اور مٹھائی دے دیں اور اتنی فیس آپ دے دیں کہ ہم کلکٹر صاحب، کہ کلکٹر صاحب ہم سے زکوۃ اور عشر مانگ رہا ہے۔ تو وہ لوگوں کی حرام آمدنی کو العیاذ باللہ

عشر کا نام دیکر اسے Collect کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، ایسا ہے جیسا کہ شراب کی بوتل پر روح افزا کا لیبل لگا دیا جائے۔ میں بحثیت ایک عالم دین اور دین کے ایک طالب علم کی حیثیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ قطعاً نہ عشر ہے نہ قطعاً وہ زکواۃ ہے۔ جب ایک پٹواری اپنے پٹوار خانے میں بیٹھ کر ایک آدمی کو Blackmail کر کے جو مال لیتا ہے، اس کو وہ عشر کہہ کر اپنے کلکٹر کے سامنے اپنے نمبر بناتا ہے اور اپنا فرض منصبی پورا کرتا ہے، اس کو کس طرح زکواۃ کہا جائے گا، اس کو عشر کس طرح کہا جائے؟ یہ خالصتاً شرعی اصطلاحات ہیں اور ہمیں اس کو اسی طرح دیکھنا چاہیئے۔ میں یہ عذر بھی کرتا ہوں کہ جس دن یہ پیش ہوا، میں اس دن موجود نہیں تھا اور میں بھی کوئی ترمیم نہیں لا سکا، میں نے آج اسرار اللہ خان سے پوچھا ہے کہ میں ترمیم تو نہیں لا سکا تو اس پہ میں بات کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ یہ Consideration Stage کے بعد آپ Principles of the Bill پر بات کر سکتے ہیں۔ میری اور کوئی گزارش نہیں ہے، میں اصلاح کرنا چاہتا ہوں، میں خیر خواہی کرنا چاہتا ہوں اور میں درخواست کرنا چاہتا ہوں معزز وزیر باتدبیر سے کہ اگر اس کو مؤخر کر دیں اور اس کیلئے کوئی یونیفارم پالیسی بنا دیں اور اگر ایک اچھی چیز سامنے آجائے تو یہ سب کیلئے بہتر ہو گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ ثاقب اللہ خان صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: یو دوئ، ایک چیز میں ذرا ہاؤس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ لیجسلیشن ہم آخر میں رکھتے ہیں جو آدھے سے زیادہ ہاؤس خالی ہو جاتا ہے۔ اس ادارے کی سب سے بڑی اور Prime اور جو Important مقصد اور جو Performance ہے، وہ ہے لیجسلیشن، تو اگر آپ لوگ اجازت دے دیں اور کوئسچنز آور کے بعد ہم لیجسلیشن کو Priority میں ڈالیں تو کیسا رہے گا؟ آپ اگر اجازت دیتے ہیں ہاؤس، ہاں جی، اگر، اگر کوئسچنز آور کے بعد فوراً لیجسلیشن ہم رکھیں تو ہاؤس کیا کہتا ہے؟ اجازت دیتے ہیں آپ؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب! ایجنډا خو جی د رولز مطابق دغه کیږی، هغه به تاسو رولز کښې، زما خو دا یو-----

جناب سپیکر: هم دوئ نه تپوس کوم، که هاؤس اجازت راکوئ د Relax کولو، هغه به Day to day کوؤ۔ ہاں بس ابھی ابھی اس پہ مزہ نہیں آرہا، سارے ممبران صاحبان Participate نہیں کر سکتے، بہت زیادہ نکل چکے ہیں۔ Any how آپ بسم اللہ کریں جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زما سر په دے بل باندے یو دوه Reservations دی، هغه زه دے هاؤس سره او آنریبل منسټر صاحب سره Share کول غواړمه جی۔ سر،دا ړومبے خبره، زه به بخښنه سر اوغواړمه ځکه چه د یو تیزئ سره ما د دے بل Browsing کړے دے نو کیدے شی ما Miss کړے وی۔ د سپریم کورټ یو Judgement دے سر، سپریم کورټ Judgement دا دے چه که فرض کړه یو سړے خپل زکواة خپله ورکوی نو هغه که کومے فقه نه وی، هغه نه به زکواة نه کټ کیږی۔

جناب سپیکر: نه به کټ کوی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه سر، دا دغه دے د هغے به یو Affidavit ورکوئ بینک ته ورکوئ، زیات بینک نه کټ کیږی یو خو سرما چه د دے بل Browsing کولو نو ما ته هغه شے زما نظر ته نه دراغلے چه کله دا سے یو بل راشی چه د سپریم کورټ زوړ Judgement پروت وی او هغه فیډرل ګورنمنټ Honour کړے هم وی نوبیا زمونږه د دے لیجسلیشن څه Status دے جی؟ دا زما یو کوئسچن دے سر، تاسو که وروستو رولنګ راکوئ په هغے باندے، که فرض کړه په دیکښے هغه Cover شوے وی نو زه بخښنه غواړمه هغه منسټر صاحب نه که Cover شوی وی، زه بخښنه غواړم، زه خپل پوائنټ واپس کوم خو سر، هر یو Financial transaction کښے Cost effectiveness ډیر زیات ضروری شے دے چه کوم زمونږ Administrative cost دے یو Revenue generate کولو د پاره هغه څومره دے؟ دا د Common sense خبره ده جی، دا Cost effectiveness تاسو خپله کاروبار کښے دغه کیږی، خپل کاروبار کښے هم ګورو دا د Revenue generation یو Main principle دے جی چه څنګه زما ورور سینیئر ورور اسرار خان خبره اوکړه چه د دے Financial implications مونږه Study کړی دی سر، اکثر چه دے دا بینکونه، دا پرائیویټ، انټرنیشنل بینک شو، نیشنل

بینک شو، هغوی به کټ کولو، زمونږ پیسے به هغے کښے راوتے۔ اوس چه کله که تاسو دسپریم کورټ Judgement consider کړئ نو تقریباً تاسو که دے خائے کښے اکثر تپوس کوئ، زمونږه په ادارو کښے Trust deficit ضرور دے او هغه په یو ورخ، هغه Vacuum په یوورخ باندے سر تاسو پورا کولے هم نه شئ۔ زما دا یره ده چه دا بل راشی نو زمونږ چه کوم Administrative cost دے، هغه به زمونږه Revenue generation نه دیکښے کم وی، Administrative cost به زیات وی، Revenue generation به کم شی نو الټه به زمونږه نقصان وی۔ په دے وخت کښے زه وایمه چه ټیلی کمیونیکشن سیکټر، ما په بجټ تقریر کښے دا وئیلی وو چه د دے پکار دا دے Collection مونږه اوکړو چه درے پرسنټ چه کوم چارجز دی یا دوه پرسنټ چه کوم زمونږه Collection charges دی چه هغه مونږ ته راشی خو په دے مینځ کښے هغه وخت زمونږ مشر ناست دے، هغه وئیل چه نهCost effectiveness داسے نه دے، په دغه لفظونه کښے به ئے نه وی وئیلی، Face به ئے بل وو خو مونږه هغه ورکوؤ لګیا دے ځکه چه آئی پیز هلته Gateway، هر څه کراچئ کښے دی او مونږ ته هلته نه فائده زیاته ده۔ زمونږه Collection باندے چه چرته مونږ ته پرافټ دے نو هغه سر مونږه ورکړے دے چه هغه د دوئ کوی او Three percent مونږ نه ځی خو چرته چه زمونږ پرافټ Doubtful دے چه مونږ ته پته هم نه لګی، فقه جعفریه خو تاسو ترے اوښکله، بیا چه نور څومره دی، Minorities ورکښے راځی نه، بیا چه نور څومره دی زیات سر زما خپل دا Claim دے،کیدے شی زه غلط یم، منسټر صاحب به ما ټهیک کړی چه زیات زکواة Saving account یا Profit account نه کټ کیږی چه کوم بینک کښے وی، په زمکو مکو باندے دومره پیسے نه Generate کوی چه څومره دے باندے، خو هغے کښے تاسو بیا خپل د Province سټډی چرته شته دے جی چه څومره Accounts دی او هغے کښے Saving accounts څومره دی؟ زیات کاروباریان چه کوم دی، د هغوی Account Current account وی، په هغے باندے خو زکواة Deduction نشته دے، Saving account باندے شته دے، Saving accounts دومره نشته دے، Saving account زیات چه دے، تاسو که Statistics دنیا کښے اوګورئ نو

هغے کښے به هغه ریټائر پرسنز زیات وی، د هغے کسانو به وی چه فکسډ انکم والا وی، د سیلری کسانو به وی، هغه د کاروباریانو به Saving account ډیر وړوکے وی نو Deduction تاسو به څه نه کوئ؟ زکواة به څه نه اخلئ جی؟ زما ریکویسټ دا دے جی چه که دا آنریبل منسټر صاحب فنانس منسټر صاحب سره کښینی که تاسو دا فنانس کمیټئ ته ورکوئ، سپیشل کمیټی جوړوئ چه دا Financial implications خو اوګورئ کنه جی، که فرض کړه یو کار دے مونږه ترے دا طمع کوؤ چه هغه به مونږ له Generation کوی د Revenue او د هغے Administrative cost زیات دے نو دا دے صوبے د پاره ښه وی جی، نو دا ریکویسټ دے ، دا لږ تاسو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه، اودریږه منسټر صاحب واورو کنه جی چه هغوی څه وائی؟ جی آنریبل منسټر صاحب۔

<u>وزیرزکواۃوعشر:</u> ډیره مهربانی سر۔ دا زما درے آنریبل ممبرانو صاحبانو چه کومه خبره اوچته کړه نو زه وړومبے د ګنډا پور صاحب او هغوی ته هغه خبره واضحه کومه چه هغوی وائی چه Collection که دا زمونږ صوبے ته راشی نو بیا به مونږ ته چه کوم دے نو تاوان کیږی ورکښے ، Collection چه کوم دے نو مونږه په مرکز کښے پاتے شوے دے ، Collectionبه اوس هم مرکز کوی ځکه چه زیات زکواة چه کوم دے نو هغه د پنجاب نه او د کراچی نه، سندھ نه راځی نو مونږه په دے باندے هغه هغوی مجبوره کړی دی، مونږه دومره Lobbying هلته کړے وو چه دا به په مذهبی امور کښے یو Cell وی او زکواة به هلته راځی او بیا به چه کوم دےنو چه کومه زمونږه فارموله ده، د اتهارهویں ترمیم د لاندے این ایف سی ایوارډ د لاندے نو په هغه فارموله باندے به داتقسیمیږی، نو هغه هغوی مونږ سره منلے ده او هلته Cell قائم شوے دے نو که دا مونږه خپله اخلو نو زمونږه د زکواة دغه ډیر کم دے ، لکه زمونږ تقریباً څه 6.40 something دے او مونږه اوس اخلو 13.49 او دا به دے فارمولے سره نور 14.61 شی، نور به هم زیات شی او بیا بله یو Importantخبره پکښے درته دا کوم چه د نورو صوبو نه فنډونه ټول Lapse شوی دی، هغلته کښے Lapsed fundاوس څلور اربه روپئ

په مرکز کښې پرتې دی او زمونږ د صوبې نه يو ټکه هم نه ده Lapse شوې ، زمونږ کاکردګی ښه ده هغه Lapse او د هغې پيسې به هم مونږ ته ملاويږی او مونږ ته به په دې خپله فارموله باندے هم پيسې ملاويږی نو مونږ ته هيڅ نقصان په ديکښې نه کيږی۔

جناب سپیکر: تقسيم کښې خو مونږه تکړه يو خو راغونډولو خبره کوی۔

وزیرزکواۃوعشر: جی د راغونډولو جی، زه راځم د ريمه خبره-----

جناب سپیکر: چه راغونډولو کښې به څه کوؤ ؟

میاں افتخار حسین(وزیراطلاعات): محترم سپيکر صاحب!

جناب سپیکر: اودريږه مياں صاحب۔ ښه جی۔

وزیرزکواۃوعشر: دے دوه آنريبل ممبرانو صاحبانو دا دغه کول غواړمه چه د ثاقب صاحب دا خبره وه چه يره د دے فنانشل دغه به زيات وی او دا Generationبه کم وی، نو زه هغوی ته دا خبره کوم چه چونکه دا هغلته نه مونږ ته، څنګه ما خبره اوکړه نو مونږه ته دا پيسې زياتې ملاويږی، زمونږ پراونس ته زياتې ملاويږی او زمونږه Financial implicationهغه دومره زيات نه دے ، هغه ډير کم دے نو زمونږ سټاف هم کم دےاو مونږ سره چه څومره زمونږ ه کوم Set upدے نو هغه ټول Volunteerدے ، زمونږ چيئرمينان زمونږ دغه چه کوم دی نو هغه ټول Voluntarilyمونږ سره دی۔ بل د ريونيو ډيپارټمنټ تاسو خبره اوکړه چه ريونيو ډيپارټمنټ نو دا د آرټيکل 6 لاندے د دے عشر Collection چه کوم دے نو دا به ريونيو ډيپارټمنټ کوی ځکه چه ريونيو ډيپارټمنټ سره دا سټاف موجود وی، هغه ته د پټی پته وی، هغه د ګرداورے پته وی، هغه ته د فصل پته وی، ځکه چه دا عشر چه کوم دے نو په فصل باندے وی چه هغه ته دا اندازه لګی چه هغه ګرداوری اوکړی چه فلانکی سړی تماکو کرلی وو، فلانکی سړی ګنے کرلے وو، فلانکی سړی غنم کرلی وو او د دومره چه کوم د هغے تعداد دے دا د هغے برابر دے نو هغه، داد 90sء نه مخکښے په 80sء کښے چه دا آرډيننس راغے نو تر 90sء پورے داProvinces سره وو، نو هغه وخت به دا Collection د عشر چه به وو نو دا به زکواة ډيپارټمنټ کولو او د ريونيو ډيپارټمنټ سټاف به مونږ

سره په Deputationباندے وو، تحصیلداران به وو، نائب تحصیلداران به وو، هغه به د زکواة ډیپارټمنټ سره وو خو د 90sء نه پس دا چه کوم دے نو په 95ء کښے چه مرکز ته بیا لاړو نو هغوی بیا دا ریوینو ډیپارټمنټ ته دا Collection حواله کړو او هغه سټاف واپس لاړو۔ نو دا اوس هم د ریونیو ډیپارټمنټ ذمه واری ده چه هغوی به Collection کوی او دا جی دا Collection چه کوم دے نو ریوینو ډیپارټمنټ تاسو تاریخ اوګورئ نو چه څومره پورے د زکواة ډیپارټمنټ دے نو دا ټول Collection ریونیو ډیپارټمنټ کړے دے، هغه وخت کښے چه ورته هرڅه وئیلو، هره محکمه ئے ورته وئیله خو دا به ریونیوډیپارټمنټ کولو او دا به یا زکواة ته یا بیت المال ته راتلو، نو دا جی-----

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، اود ریږه-----

وزیر زکواۃ وعشر: بل جی دا-----

جناب سپیکر: څه قانونی، څه Legal implicationکیا ہے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس میںShariah آئی ہے، میں بل سے پڑھتا ہوں جیسے انہوں نے کہا کہ Collectionفیڈرل گورنمنٹ کریگی،یہی میں سمجھا ہوں ایسا ہے سر، اس میں ہے سر، And whereas Shariah enjoins all Muslims who are sahib e nisab to pay, and the Government of Khyber Pakhtunkhwa to arrange for the proper collection, disbursement and utilization of Zakat and Ushr. یہ سر اس کے Preambleمیں ہے، تو سر، یہ کیسے کہتے ہیں کہ Collectionفیڈرل گورنمنٹ کرے گی؟ یہ بل کا جو ہے، جو ہم پڑھ رہے ہیں یہ-----

جناب سپیکر: Main theme, main themeمیں یہ ہے کہ پراونس کریگا۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: ہاں نا سر، مطلب Preambleکا یہی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ For the proper collection، توجب آپ نے Collectionکردی تو It meansکہ آپ ہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو وہ جو آپ کی میٹنگ والی باتیں ہیں، وہ تو اپنی جگہ ہونگی لیکن آپ نے جو کاغذ لایا ہے، اس کے Preambleکو دیکھیں کہ Headlinesکو دیکھیں، Collection تو آپ نے اس میں رکھی ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: اودریږه جی دا میاں صاحب هم پکښے څه وائی چه د ده هم لږ واورو بیا به۔۔۔۔۔
مفتی کفایت اللہ: ما سپیکر صاحب! دا خبره کوله۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اودریږه جی، مونږه هغه کټ کړو مینځ کښے کنه جی، هغه اسرار خان پاڅیدو۔ جی
میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، یو خو ټیکنیکل خبره ده او بل دا سے ده چه زه چونکه د آئی پی سی په حساب باندے په دے میټنگونو کښے ناست یمه او د سی سی آئی په حواله باندے هم په دے باندے Decisionپروت دے او دا په دے بنیاد دے چه درے صوبو متفقه طور دا Decision اخستے وو نو څلور واړو صوبو دا اومنله چه که هر چاته نقصان او تاوان دے خو چه په زړه طریقه څنګه تقسیم کیدو، هم هغه رنګ تقسیم به کیږی، Collection به چه په هر دغه وی خو دا به سټیټ بینک ته ځی او سټیټ بینک به ئے پخپله زړه طریقه باندے تقسیموی ځکه زمونږ په حصه کښے فرق نه راځی، بلکه زمونږه حصه به زړه په زړه باندے وی۔ که چرته دا مونږ Collection هم کوؤ او بیا پخپله تقسیم کوؤ نو دا لکھونو او زرګونو ته راکوزیدو او اوس کړونو او په اربونو کښے دے، په دے لحاظ باندے هغوی زمونږه ریکویسټ د درے صوبو منلے دےاو په هغے بنیاد باندے اوس د سی سی آئی د فیصلے مطابق بیخی دا به د سټیټ بینک په Throughباندے تقسیمیږی او په هغه فارموله به تقسیمیږی لکه چه څنګه مخکښے وو او زمونږ پکښے زیاته حصه د خپل دغه نه زیاته رسیدله، هم هغه رنګ به راکوی۔ چونکه زه خپله پکښے موجود ووم نو ماوئیل چه زه د دوئ په علم کښے راولم که دوئ پرے بیا ټیکنیکل څه خبرے کوی نو بالکل دوئ پرے کولے شی۔
جناب سپیکر: جی زمین خان۔
جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! دے دغه کښے خو زه دا ګزارش کوم جی چه دا Chapter-IIاوChapter-IIIچه کوم دے نو دا د زکواۃ او د عشر د

او د دے د Assessment متعلق دے نو په دیکښے خو باقاعده Collection دوئ ورکړی دی چه یره Assessment به څوک کوی او Collection به ئے څوک کوی؟ نو باقاعده دیکښے لیکی چه دا به ریوینو ډیپارټمنټ کوی او عشر ډیپارټمنټ به ئے کوی، نو دا پراونشل ډیپارټمنټس دی نو دا خو بیا فیډرل گورنمنټ نه کوی، دا خو مونږ بیا پخپله کوؤ، نو دے دغه کښے خو غلطی ده، دا پکار ده چه کمیټئ ته لاړه شی او دا Scrutinize شی او Proper دغه شی چه دا ټهیک بل را شی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! چه څنگه منسټر صاحب Relevant Minister Sahib او آنریبل میاں صاحب خبره اوکړه جی، سر! زه هم دا خبره چه کوم دے دا Second کوم جی چه دا دے بل کښے بیا Clarification پکار دے سر، دا سر، دے بل کښے Clarification پکار دے۔ یو بل زه تپوس کومه جی، چه کله 18th amendment را تلو جی، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا که منسټر صاحب Agree کیږی او سبا ته ئے ډیفر کړو، تاسو پرے کیبنټ خپلو کښے لږ، منسټر صاحب باندے Depend کوی، که گورنمنټ دوئ دا درے څلورتنان چه دا کوم۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږه اول منسټر صاحب نه تپوس اوکړو کنه جی۔ هں آنریبل منسټر صاحب۔۔

وزیر زکواۃ و عشر: جی دیکښے داسے څه بنیادی دغه نشته بلکه دوئ دعشر خبره کوی جی، عشر خو د مخکښے نه هم د پراونس ذمه واری ده چه هغه به Collect کوی Through Revenue Department، خو چه کوم د Banks نه یا د نورو دغه نه کوم Deduction کیږی نو هغه به مرکز کوی ځکه چه هغه سټیټ بینک Deal کوی نو هغه په مرکز کښے به پاتے شی، هغلته کښے مذهبی امور کښے به د هغوی د پاره خپل Cell وی او هغوی به کوی۔ بیائے پراونس ته په خپله فارموله

باندے ورکوی او پراونس چه دلته کښے کوم پراونشل کونسل وی، زمونږ مرکز کښے خو پراونشل کونسل ختم شو، مرکز کښے خو ډیپارټمنټ ختم شو، دلته کښے چه کوم پراونشل کونسل جوړ شی نو هغوی بیا فیصله کولے شی، هغوی ټولے فیصلے کولے شی، بااختیاره دی بالکل۔ څنګه چه مفتی صاحب وئیلی وو چه ماسره ډیر ښه ښه تجویزونه دی نو مونږ به د دوئ تجویزونه 'ویلکم' کوؤ زمونږ پراونشل کونسل چه کوم دے نو هغه د دے مجاز دے، هغوی ته دا اختیار دے چه هغوی د دیکښے Reformsاوکړی، هغوی د عشر Mechanismکښے هم Reformsکولے شی، هغوی نور هم چه کوم دے نو دا څومره هیډز دی نو په دیکښے هم هغوی Reformsکولے شی۔ هغه به باقاعده دے د پاره دا اداره چه هغوی دا فیصلے اوکړی، اول به مرکزی کونسل کولے اوس به پراونشل کونسل کوی خو صرف هغه انصاف اوشی چه دا بل پاس شی، درے واړو صوبو چه کوم دے د آرډیننس په شکل کښے راوړے او پاس کړے ئے دے۔

جناب سپیکر: نه زه اوس په دے باندے هغه یم کنه چه شے Importantدغه دے، غلطی تاسو هم کړے ده چه تاسو امنډمنټس نه دی راوړی، زه خپله د دے Favour کښے یم چه Haphazardکښے په پښتو سترګو قانون سازی نه ده پکار خو تاسو هم لږ هغه وخت کښے Lightاغستے دے ګنی هغه بله ورځ خو منسټر صاحب د Introduction په ځائے Consideration ته بوتلو۔ اوس بیا خو دا ده چه منسټر صاحب، منسټر صاحب۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب هم ناست دے چه زه کوم عرض کومه، هغه دا دے چه که دا بل مونږه درے ورځے وروستو پاس کړو نو دیکښے څه نقصان دے، که داسے غټMajorنقصان وی، بیا مونږه هم په شا شو او که نه دومره Majorنقصان نه وی نو دوئ د لږه مهربانی اوکړی۔

جناب سپیکر: نه نه، هغه خو زه هم ورته ستا، اودریږه میاں صاحب څه وائی جی۔

وزیراطلاعات: زه جی وزیر صاحب ته خواست کوم، دا دومره ثقیله خبره ده، دا ټول ملګری هم محسوسوی، تاسو هم محسوسوئ، نو په یو ورځ څه فرق نه کیږی، که دیکښے څه کمے بیشے وی، لاء والا رااوغواړئ، د هغوی نه د Vetکړی،

هم په سبا ورځ باندے او زه هغوی ته ریکویسټ کومه چه مطلب دا دے دا خو زمونږ ښیګړه ده، که بیخی زمونږه ټهیک وی نو هم به دوئ ته وایو چه زمونږ دا خو ټهیک وو، که کمے وو پکښے نو هغه کمے به ترے اوباسو، که دا ریکویسټ وزیر صاحب منی نو دا به مناسب وی جی۔

جناب سپیکر: تهینک یو۔ زرشید خان۔

وزیر زکواۃ وعشر: جی جی۔

جناب سپیکر: تاسو جی----

وزیر زکواۃ وعشر: زه خو میاں صاحب چه کومه خبره اوکړه نو هغے سره زه Agree کوم، ټهیک شوه، که د یو خبرے وضاحت اوکړم-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، خو نه بیا به داسے کوئ کنه، لږ به کښینئ او لږ Preparation به کوئ، Clause by clause۔

وزیر زکواۃ وعشر: جی جی۔

جناب سپیکر: یو یو Clauseبه تاسو لږ پخپله دغه کوئ، داسے نه هاؤس به کوی Clause by clauseخو چه لږ دوئ تیارے خو اوکړی کنه، لږ تیار به راشی۔ دا بله ورځ ته ډیفر شو جی، It is deferred for، کله، کومه ورځ ته ئے کړو، کله ئے کړو؟ کله ته منسټر صاحب بل-----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! دا داسے ده جی چه دا وړے خبرے دی، یو څو او لاء والا ته چه ذمه واری حواله کړئ هم سحرله ئے ورله ورکړی، هم سحرله به ئے اوکړی جی، تابه هم پکښے اوغواړی مفتی صاحب! تابه هم اوغواړی۔

جناب سپیکر: Gap به، Gapبه راځی۔ *نہیں، کل آپ لوگ بیٹھ جائیں، آپ لوگ اگر تیار ہوئے تو کل لے لیں گے، اگر تیار نہ ہوئے تو پرسوں لے لیں گے۔*

وزیر زکواۃ وعشر: *قانون کی روسے-----*

جناب سپیکر: زرشید خان! خبره In principleټول یو کوئ۔

<u>وزیرزکواۃ وعشر:</u> جی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو کښېنئ خپلو کښے ، په یو افهام وتفهیم سره چه که تاسو سبا تیار کړو خو سبا به ئے واخلو که نه وی په بله ورځ ئے واخلو ، ستاسو خپل هاؤس دے او ستاسو خپلے فیصلے دی۔

<u>وزیرزکواۃ وعشر:</u> جی مہربانی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, thank you, it is deferred for the next day.

مجلس قائمہ برائے آبپاشی کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Speaker:</u> Malik Tamash Khan, MPA/ Chairman of the Standing Committee No. 16 on Irrigation, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House, under rule 185 (1) of the Rules of Procedure. Tamash Khan Sahib.

<u>Malik Tamash Khan:</u> Mr. Speaker, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 16 on Irrigation Department with regard to Question Nos. 96, 101 and 111, referred on 13th January, 2009, may be extended till date.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Chairman of the Standing Committee No. 16 on Irrigation, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say ‘aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے آبپاشی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Malik Tamash Khan, Chairman Standing Committee No. 16 on Irrigation, to please present before the House the report of the Committee.

<u>Malik Tamash Khan:</u> Thank you, Mr. Speaker. I beg to present the report of the Standing Committee No. 16 on Irrigation Department in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands presented. The sitting is adjourned till 6:30 pm. of tomorrow evening. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 20 ستمبر 2011ء شام ساڑھے چھ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)